نواب صدیق حسن خاں بھوپالی رح

کی

معرکۃ الآراء تصنیف

الداء والدواء

:- باہتمام :-

منیجر: محمد سعید "مکتبۃ التوحید"

غفار منزل ایکس ٹینشن جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

تقسیم کار:
ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶

بسم الله ارقيك والله يشفيك من كل داء يؤذيك

لله الحمد والمنة کہ درین زمان سعادت و برکت اقتران رسالہ نافعہ مؤلفہ عالم فاضل عامل کامل جناب مولوی سید محمد صدیق حسن صاحب مغفور مسمّٰی بہ

الداء والدواء

زیر اہتمام

منیجر محمد سعید، مکتبۃ التوحید غفار منزل ایکسٹینشن جامعہ نگر نئی دلی ۲۵

تقسیم کار: مسجد اہلحدیث نمبر ۲۲۳۴ عقب جی بی روڈ دہلی ۶

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَا اَنْزَلَ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْقَائِلِ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ لِاَرْضِ الْاِیْمَانِ سَمَاءٌ **امابعد** اس مختصر تحریر میں بعض ادعیۂ ماثورہ و اعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے جنکا تعلق عوارض و آفات سے حیات میں تا ممات ہے مجھکو اپنے مشائخ حدیث و علماء دین سے انکی اجازت حاصل ہے یہ وہ احوال ہیں جو صغار و کبار بنی آدم کو اکثر عارض ہوتے رہتے ہیں اور وہ اسقام ہیں جنسے عافیت کمتر حاصل ہوتی ہے اللہ تعالی نے جسطرح ہر مرض کیلیے ایک دارو نازل کی ہے اسیطرح ہر بیماری کے لیے ایک دعا بھی اتاری ہے دفع امراض و آلام و اوجاع و اسقام کے لیے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں دوا یا دعا سو کتب حدیث شریف میں طب نبوی مذکور ہے لیکن لوگ اپنی بے شوری و ضعف ایمان کی وجہ سے اسپر عمل نہیں کرتے ہیں اطباء کی طرف رجوع لاتے ہیں طب ایمانی کو چھوڑ کر طب یونانی میں گرتے ہیں اسی لیے انکو تجربہ اسکے نفع کا نہیں ہے لیکن دعا کی طرف اکثر خلق کا اعتماد ہوتا ہے

از طرف خاکسار فقیر محمد اسحاق | وفقہ اللہ لاحسن الاعمال والاوقات

گذارش

بزرگان اہل علم و عمل و علمای صاحب بصیرت و ادراک کی خدمت میں گذارش ہی کہ اعلی حضرت جناب مولوی سید محمد صدیق حسن خان صاحب جنت آشیان نی یہ رسالہ الداء والدوا نہایت عمدہ و جامع تالیف فرمایا اسکی دعائیں اور تعالیق و تعاوید بلا شک و شبہہ تیر بہدف ہیں۔ الحق کہ اکثر علمای ذوی العقول کی کتب معتبرہ سی ان دعاؤں کو اخذ فرمایا ہی کسی مسلمان کو ان اعمال پر عمل کرنے میں نہ دقت و دشواری ہی نہ حجت اسلیی کہ تمام ترکیبیں کلام مجید و سنت نبوی سے اخذ کی گئیں اور اکثر مسلمان قرآن مجید تو پڑھے ہی ہوتی ہیں لہذا کچھ دشواری بہی نہیں۔ جناب مرحوم نے جیسا کہ خود آخر کتاب میں تحریر فرمایا ہی جناب مولوی محمد یعقوب صاحب مغفور مہاجر مکہ معظمہ سی اور دیگر مشائخ و علما سی اجازت ان اعمال کی حاصل فرمائی ہتی اور یہ بہی تحریر فرمایا ہی کہ اکثر انہیں خود انکے تجربہ کیے ہوئے ہیں۔ اگرچہ وقت تالیف کے حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اعمال کی اجازت اپنی اولاد و احفاد کو دی ہتی اور یہی آخر کتاب میں تحریر بہی فرمایا تہا۔ مگر طبع کتاب کے بعد ایک موقع پر اس خاکسار کو بہی بکمال شفقت اجازت خاص عنایت فرمائی ہتی چونکہ اس کتاب کو چھپے ہوے ۲۴ برس گذر گئے اور اب اسکی نسخے بہت کمیاب ہیں اسلیی خاکسار نے نظر بہ اجازت خاصہ و نفع عام اس رسالۂ نافعہ کو بصرف زر کثیر و اہتمام و اقتضای طبع بار دگر چھپوایا ہی اور تمام مؤمنین و مؤمنات کو اجازت عامہ دیتا ہوں اللہ تعالی شافی مطلق و مؤثر بر حق اسکی تاثیرات سے سب کو محفوظ

فہرست مقاصد کتاب الداء والدواء

وقت لحوق عوارض کے اطفال وغیرہم کو گنڈے تعویذ وغیرہا تلاش کرتے پھرتے ہیں اور کوئی جاہل فقیر یا عابد بے علم انکو ایسی دعا بتا دیتا ہے جو ماثور نہیں ہی بلکہ اسمیں شرک ہوتا ہی سو جنکو اعلی درجہ کا احسان یہی کہ انسان رقیہ نہ کرے اور نہ کرائے کیونکہ اسپر وعدہ دخول جنت کا بلا حساب حدیث صحیح میں آیا ہے لیکن اکثر خلق متوکل علی اللہ نہیں ہوتی ہی اسلیے شارع نے رقیہ کو جائز رکھا ہے مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو اور عربی زبان میں مفہوم المعنی ہو لہذا مشائخ واہل علم نے اس طرح کے رُقے ذکر کیے ہیں اور خلق میں انکا نفع دیکھا گیا ہے میں بھی بچوں کی بیماری میں اکثر ان اعمال کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں مذکور ہیں استعمال میں لاتا ہوں مجھکو انکی اجازت بھی مولوی محمد یعقوب مرحوم مہاجر مکہ معظمہ نواسۂ شاہ عبد العزیز دہلوی سے حاصل ہی وقس علی ہذا حضرتؐ نے فرمایا ہے اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اِلَیہِ اَنفَعُھُم لِعِبَادِہٖ اور ارشاد کیا ہی اِذَا مَاتَ ابنُ آدَمَ اِنقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِن ثَلَاثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَو عِلمٍ یُنتَفَعُ بِہٖ اَو وَلَدٍ صَالِحٍ یَدعُو لَہٗ اور علماء کا اجماع ہی کہ نوافل علم افضل ہیں نوافل عبادت سی اسلیے کہ نفع علم کا متعدی الی الناس ہوتا ہے اور نفع عبادت کا قاصر علی العابد رہتا ہے بناءً علے ہذا میںنے اس رسالہ مختصر میں بعض ادعیہ ورقے کو جو مجھے پہونچے ہیں اور بعض اعمال کو جو صحیح طور پر علمای ربانیین سے ثابت ہوئے ہیں لکھا ہے تا گھر میں یہ رسالہ موجود رہے اور وقت عوارض وآفات کی بحول اللہ وقوتہ اس سے نفع لیا جاے میں ان اعمال وادعیہ کی اجازت اپنی اہل بیت واولاد واحفاد کو دیتا ہوں لیکن انکو یہ چاہیے کہ براہ سہل انگاری اس تعامل کو لہو ولعب نہ ٹہیرالیں بلکہ ساتھ حسن عقیدت وکمال ادب وحضور دل کے ہر رقیہ ودعا کو اسکے موقع پر موافق ترتیب وقاعدۂ مقررہ کے بلا کم وکاست استعمال میں لائیں +

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج + ترا زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند +

پھر اللہ تعالیٰ کو شافی و کاشف سوء وضر و نافع سمجھیں اور جو گنڈے و تعویذ یا وشمانی نکالی ہیں یا ان کو حروف ابجد یا ہندسے میں لکھا ہے یا انمیں اسماء غیر اللہ سے استعانت لیجاتی ہے یا وہ واسطے کسی ضرر یا امر ناجائز کے مستعمل ہوتے ہیں اس سے محترز رہیں شرجی رح نے فرمایا ہے جمعت فی ذلک ما نقل عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وعن الصحابۃ وعن جماعۃ من العلماء والاولیاء مما جرب وصح بحمد اللہ تعالیٰ والمسئول من اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان ینفع بذلک من استعملہ فی طاعۃ اللہ ونفع المسلمین وان یحجب نفعہ عمن استعملہ فی ضر احد من الناس اجمعین انتہی

اس رسالے میں اول ان اعمال کو ذکر کیا ہے جو اللہ و رسول کے کلام میں آئے ہیں پھر علما و مشائخ کے اعمال کا بیان کیا ہے یہ رسالہ ایک مقدمہ پانچ باب اور ایک خاتمہ پر متضمن ہے اور اسکا نام **اَلدَّاءُ وَالدَّوَاءُ** رکھا ہے مرض دو طرح کے ہوتے ہیں ایک قلبی دوسرے قالبی دل کی بیماری اوصاف مہلکات سے ہوتی ہے وہ دس مرض ہیں جیسے حسد و غضب و کبر و حرص و عجب و ریا وغیرہ انکا بیان اور انکے علاج رسالہ لسان العرفان میں مذکور ہیں بدن کی بیماری غالبا اکل و شرب سے ہوتی ہے اسکو شہوت طعام کہتے ہیں اسی کا نتیجہ شہوت فرج بھی ہے اسکا بیان مع علاج کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے لیکن وہ علاج شرعی ہے اور عرفی علاج ایسے امراض کا وہ ہے جو حشائش و عقاقیر سے اہل طب کیا کرتے ہیں اس جگہ جس علاج کا ذکر ہوگا وہ ادعیہ و اعمال سے ہوگا نہ مجاہدہ و ریاضت و طب سے کہ اس کا محل دوسرا ہے واللہ المستعان

مُقدمہ اس بیان میں کہ دُعا نافع ہوتی ہے اور دُعا کرنے کا حکم شرعاً ثابت ہے

حدیث نعمان بن بشیر میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے الدعاء ہو العبادۃ ثم تلا وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین

اخرجہ ابن ابی شیبۃ وصححہ الترمذی وابن حبان والحاکم انس کا لفظ نزدیک ترمذی کے رفعاً یہ ہے الدعاء مخ العبادۃ آیت و حدیث دونوں دلیل ہیں اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہے اور ترک دعا استکبار ہے ابن عمر رفعا کہتے ہیں من فتح لہ فی الدعاء منکم فتحت لہ ابواب الاجابۃ رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی جسکو توفیق دعا کی ملتی ہے اسکے لیے دروازہ اجابت کا کھل جاتا ہے سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر رواہ الترمذی وصححہ ابن حبان دوسرا لفظ یہ ہے لا یرد القدر الا الدعاء الخ یہ دلیل ہے اسپر کہ دعا دافع بلا ہوتی ہے اگرچہ اس بلا کے اترنے کا حکم ہو چکا ہو اس باب میں اور احادیث بھی آئی ہیں آیہ کریمہ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب بھی اسی پر دلیل روشن ہے وللہ الحمد عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یغنی حذر من قدر والدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل وان البلاء لینزل فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامۃ اخرجہ الحاکم والبزار والطبرانی والخطیب معلوم ہوا کہ دعا بھی ایک قدر و قضاء الٰہی ہے اللہ کبھی کسی بندے کے لیے ایک حکم مقید جاری کرتا ہے کہ وہ دعا نہ کریگا لیکن جب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس بلا کو اس دعا کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء اخرجہ الترمذی و ابن حبان واحمد والبخاری فی التاریخ وابن ماجۃ وصححہ الحاکم واقرہ الذہبی وجہ مکرم ہونے دعا کی یہ ہے کہ دعا دلیل ہے اللہ کی قدرت اور بندے کے عجز پر یا اس لیے کہ دعا مغز عبادت اور عین عبادت ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعاً آیا ہے من لم یسأل اللہ یغضب علیہ رواہ الترمذی وفی روایۃ من لم یدع اللہ غضب علیہ رواہ ابن ابی شیبۃ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ پکارنا بندے کا اپنے رب کو اہم واجبات و

اعظم مفروضات سے ہے کیونکہ واجب ہونے میں تجنب کی غضب خدا کی کسی کا خلاف نہیں
ہے آیات کتاب اللہ بھی اسی پر دلیل ہیں ادعونی استجب لکم امن یجیب المضطر اذا دعاہ
ویکشف السوء واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان
شوکانی رح نے فرمایا ہے فان ھذا التعلیل بالقرب ثم الوعد بعدہ بالاجابۃ یقطع کل معذرۃ
ویدفع کل تعلۃ انتہی حدیث انس میں فرمایا ہی لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد
اخرجہ ابن حبان وصححہ والحاکم والضیاء فی المختارۃ اسمیں نہی ہے ترک دعا سے اور بشارت
ہے اس بات کی کہ ہمراہ دعا کے کوئی ہلاک نہیں ہوتا ہے پھر حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہی
جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اسکی دعا وقت سختی وکرب کی قبول کری تو وہ حالت رخا میں
بہت دعا کیا کرے رواہ الترمذی اکثر لوگ مصیبت کے وقت تو دعا کیا کرتے ہیں اور حالت
امن وصحت ورفاہیت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اسلیے انکی دعا جلد قبول نہیں ہوتی حدیث
ابوہریرہ میں دعا کو سلاح مومن وستون دین ونور آسمان وزمین فرمایا ہے رواہ الحاکم دعا
کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جسطرح ہتھیار سے مقابلہ دشمن کا کرتے ہیں اسی طرح دعا
سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے پھر تیسری حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنا
مونھ سامنے اللہ کے واسطے دعا کے اتنا وہ نہیں کرتا لکن اللہ اسکا سوال پورا کرتا ہی یا تو
تعجیل کرتا ہے یا اسکے لیے ذخیرہ کر رکھتا ہے رواہ احمد بہر حال اثر دعا کا ضائع نہیں جاتا خواہ
یہاں قبول ہو یا آخرت میں ذخیرہ ہو وللہ الحمد **ف** یہ بیان دعا کا تمام ہوا رقیہ سو جابر کہتی
ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ
رواہ مسلم یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں رقیہ کژدم کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے
نہ خصوص سبب کا اور حدیث عوف بن مالک اشجعی میں فرمایا ہی لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک

رواہ مسلم اور نظر کا عمل خود حدیث ابن عباس میں نزدیک مسلم کے آیا ہی مگر ابن مسعود نے
کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک رواہ ابو داؤد مراد اس سی
وہ رقیہ وتمیمہ ہی جسمیں شرک ہو تمیمہ کہتے ہیں تعلیق خرزات کو بچے کے گلے میں واسطے دفع نظر
وغیرہ کے پھر ہر تعویذ کو تمیمہ کہنے لگے مجازاً تولہ ایک نوع ہے سحر کی جس سی درمیان بی بی و
میاں کے محبت پیدا ہو اسی طرح حدیث جابر میں نشرہ کو عمل شیطان فرمایا ہی رواہ ابو داؤد
حاصل یہ ہی کہ جو رقی جاہلیت واہل کفر وشرک کے ہیں وہ ممنوع ومنہی عنہ ہیں اون کا ذکر
کتاب دعایۃ الایمان میں کیا گیا ہے اور جو رقے اسلام کے ہیں اور قرآن وحدیث
صحیح سے ثابت ہیں یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں اور انمیں استعانت بغیر اللہ نہیں
ہے وہ بلاشک جائز ہیں خود حضرت صلعم نے اس طرح کا رقیہ حسنین علیہما السلام کے لیے کیا
تھا اور سب سے بہتر رقیہ قرارت سورۂ فاتحہ واخلاص ومعوذتین ہے تفصیل اس مسئلے
کی ہمنے کتاب دلیل الطالب میں لکھی ہے شرجی رح نے فائدہ ہشتاد وہشتم میں کچھ اوفاق
اسماے الٰہی کے بھی حروف مقطعہ وہندسہ میں ذکر کیے ہیں اس نظر سے کہ وہ اسماے الٰہی
ہیں انکا نفع یقینی ہی لکن اس وجہ سی کہ یہ طریقہ کتب سنت میں نہیں آیا ہے اور بعض اوفاق کا
تعلق مراعات کواکب سبعہ سی بیان کیا ہی اسلیے ترک انکا فعل سی افضل ہی تاکہ علم نجوم کے
لوث سے طہارت حاصل رہے یہی حکم خطوط رمل کا ہے اور انتساب جفر کا طرف اہل بیت
رسالت کے صحت کو نہیں پہنچا الحاصل جو علم ایسا ہے کہ اخذ اسکا مشکوٰۃ نبوت سی نہیں
ہے اس سی گو دنیا میں نفع متصور ہو لکن درحقیقت وہ ضرر محض ہی اعمال آیات واحادیث
میں اللہ پر توکل اور اللہ سے استعانت ہوتی ہی اور رمل وجفر ونجوم میں غیر اللہ پر توکل ہوتا
ہے اور مدارک غیوب سے مدد لیجاتی ہی خالی ہونا ان اشیاء کا انواع شرک جلی یا خفی سے

شکل ہو ایمان سی چیز کو اشتباہ میں ڈالنا کوئی عقل نہیں ہی بلکہ المؤمنون وقافون عند الشبہات

باب اول بیانمین فوائد تلاوت قرآن کریم اور بعض سور و آیات فرقان عظیم کی

شیخ احمد شرجی حنفی یمنی رح نے کتاب الفوائد فی الصلوٰۃ والعوائد میں لکھا ہے اسمیں شک نہیں ہے
کہ تلاوت قرآن شریف کی بہت سی عبادات سی افضل ہی ترمذی نی ابن مسعود سی رفعاً روایت
کیا ہی مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ الٓمّٓ حرف ولکن الف
حرف ولام حرف ومیم حرف مراد حرف سی اس جگہ حرف بسیط منفرد ہی نہ کلمہ وھذا اجر کبیر
وثواب عظیم وللہ الحمد ابن عباس نی کہا ہے تم قرآن پڑہا کرو جس دل نی قرآن یاد کر لیا اسکو
عذاب نہ ہوگا۔ اور صحابہ قرآن کا مصحف میں پڑہنا دوست رکھتے تھے اسلیے کہ اسمیں نظر کی
عبادت زیادہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ ہر دن قرآن میں نظر کرتے اور کہتے یہ کتاب ہے
میرے رب کی بندے کو ضرور ہے کہ جب اسکے پاس کتاب اسکے سید کی آئے تو ہر دن
اسمیں نظر کرے اور جس بات کا حکم ہو اسکو بجا لائے اور جس بات کو منع کیا ہو اس سی
بچے امام ابن ابی الضیف نی کتاب بلغۃ المسافر میں کہا ہی عبادات میں سی اتنا ہی کافی ہے
کہ قرآن کی تلاوت کری اور سات بار حَسْبِيَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ صبح وشام کہہ لیا کری اسلیے کہ جو عبادت اسکے سوا ہے اسمیں حضور قلب شرط ہی اور
تلاوت قرآن کے بارے میں یوں آیا ہے کہ یہ اعظم قرب ہے فہم کے ساتھ ہو یا بے فہم
اور جو کوئی حسبی اللہ کہتا ہے اللہ اسکی فکر کو دور کر دیتا ہے صادق ہو یا کاذب بعض علماء
نے حضرت کو خواب میں دیکھا پوچھا قرآن خواں کو کتنا ثواب ملتا ہے۔ بہت سی چیزیں دنیا
و آخرت کی گن کر بتائیں کہا ساتھ حضور قلب کی یا بے حضور فرمایا بفہم او بغیر فہم حدیث
ابو سعید میں آیا ہے جسکو مشغول کیا قرآن نی میرے ذکر و سوال سی میں دونگا اسکو بہتر اس سے

جو سائلین کو دونگا اور بزرگی اللہ کے کلام کی ساری کلام پر ایسی ہی جیسی بزرگی اللہ کی
ساری خلق پر رواہ الترمذی انتھی کلام الشرجی رح ابو امامہ باہلی رفعاً کہتے ہیں تم قرآن پڑہا کرو
کہ وہ دن قیامت کے اپنے لوگوں کا شفیع ہو کر آئیگا اخرجہ مسلم یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر
کہ قرآن کریم شافع اصحاب قرآن ہوگا مراد اصحاب سی وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف پڑہا کرتے ہیں
صحاح ستہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سی مرفوعاً روایت ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ وسیاتی بیانہ انشاء اللہ تعالیٰ

فضل بسملہ

حدیث ابو ہریرہ میں رفعاً آیا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَا یُبْدَءُ فِیْهِ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَ اَجْذَمُ رواہ ابو داؤد
والنسائی وابن ماجۃ علما نے کہا ہے اَے مقطوع البرکۃ اور یہ بھی آیا ہی کہ جس دعا کی اول میں
بسم اللہ ہوتی ہے وہ دعا پھیری نہیں جاتی علی مرتضی نے ایک شخص کو بسم اللہ لکھتے ہوے
دیکھا تہا کہا جَوِّدْهَا فان رجلا جودھا فغفر لہ یعنی اسکو خوب بنا کر لکھ ایک شخص نی اسکو خوب
بنا کر لکھا تھا وہ بخشدیا گیا ابن عباس نے کہا ہے لوگ ایک آیت کتاب اللہ سی غافل ہیں حالانکہ
وہ سوا حضرت کے کسی اور پر نہیں اتری مگر سلیمان علیہ السلام پر ابن مسعود نی کہا ہی جو شخص
چاہے کہ وہ زبانیہ دوزخ سی نجات پائے وہ بسم اللہ پڑھے ہر حرف کی عوض ایک زبانیہ سی نجات پائیگا
حکایت قیصر روم نے عمر بن خطاب کو لکھا تھا مجھکو درد سر رہا کرتا ہے تھمتا نہیں کوئی دوا
بھیجدو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ اسکو بھیجی وہ جب سر پر رکھتا تو درد تھم جاتا جب اتار لیتا
تو پھر ہونے لگتا اسکو تعجب ہوا دیکھا تو کلاہ میں بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھا تہا نہ اور کچھ اسنے
کہا ما اکرم ھذا الدین واعزہ شفانی اللہ بایۃ واحدۃ منہ پھر وہ سچا پکا مسلمان ہو گیا
حکایت خالد بن ولید نے ایک قلعہ کفار کا محاصرہ کیا تھا اہل حصن نے کہا تمکو یہ اعتقاد
ہے کہ دین اسلام حق ہے بھلا ہمکو کوئی نشانی دکھاؤ کہ ہم مسلمان ہو جائیں کہا اچھا تم میرے

پاس سم قاتل لاؤ وہ ایک پیالے میں زہر لائے انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور
اسکو پی گئے کچھ اثر نہوا صحیح سالم کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے کہا بیشک یہ دین حق ہے
کے سب اسلام لے آئے **حکایت** بشر حافی رحمہ اللہ نے ایک پرچہ کاغذ پر بسم اللہ لکھی ہوئی
زمین پر پڑی پائی اسکو اٹھالیا انکے پاس سوا دو درہم کے کچھ نہ تھا خوشبو خرید کر کے
اس پرچہ کاغذ کو معطر کیا خواب میں حق سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھا فرمایا یا بشر طیبت
اسمی لاطیبن اسمك فی الدنیا والآخرۃ شیخ احمد بونی رحمہ اللہ نے لطائف الاشارات میں لکھا ہے
اِنَّ شَجَرَۃَ الوُجُودِ تفرعت عَنْ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وان العوالم کلہا قائمۃ بہا
جُملۃً وتفصیلاً فلذلك من اکثر من ذکرہا رزقہ اللّٰہ الھیبۃ عند العالم العلوی
والسفلی ومن علم ما اودع فیہا من الاسرار واکتبہا لم یحترق بالنار انتہی **حکایت**
ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ جو کوئی ساری بسم اللہ چھ سو پچیس بار لکھکر اپنے ساتھ رکھیگا
اللہ اسکو ہیبت عظیم دیگا کوئی شخص اسکو ستا نہ سکیگا باذن اللہ تعالیٰ شرجی کہتے ہیں
وجربت ذلك وصح وللہ الحمد میں کہتا ہوں دارقطنی نے ابن عمر سے رفعا روایت
کیا ہے کان جبریل اذا جاءنی بالوحی اول مایلقی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن پاک کی بلکہ ہر سورت قرآن کی عثمان رضی اللہ
عنہ نے حضرت سے حال بسملہ کا پوچھا تھا فرمایا ھُوَ اسم من اسماء اللّٰہِ وما بینہ وبین
اسم اللّٰہِ الاکبر الا کما بین سواد العین وبیاضہا من القرب رواہ ابن ابی حاتم والحاکم
والبیہقی وابو ذر الہروی والخطیب البغدادی عن ابن عباس شعبی نے بسملہ کو اسم اعظم
الٰہی کہا ہے بخاری کا لفظ جابر سے یہ ہے اِسْمُ اللّٰہِ الاعظم ھو اللّٰہ الا تری انہ فی جمیع
القرآن یبدأ بہ قبل کل اسم علی مرتضیٰ رفعا کہتے ہیں اذا وقعت فی ورطۃ فقل بسم اللہ الخ

ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم فان اللّٰہ تعالیٰ یصرف بہا ما یشاء من انواع البلایا
رواہ ابن السنی والسیوطی فی الدر المنثور عن ابن عباس نجوم مطلوبہ

فضل سورۃ فاتحہ

اس سورت میں جو فوائد و منافع ہیں انکا حصر کرنا ممکن نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے
وما یدریك انہا رقیۃ ایک جماعت اہل علم نے اسکے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کیے
ہیں جو شخص اسکی قرارت پر مداومت رکھتا ہے وہ عجائب دیکھتا ہے ہر امید پاتا ہے ابو سعید
بن المعلی رفعا کہتے ہیں اَلفَاتِحَۃُ اعظم سُورَۃٍ من القرآن ھی السبع المثانی والقرآن العظیم
رواہ البخاری یہ تصریح ہے جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے
بڑی سورت قرآن میں یہی فاتحہ ہے اب کسی اور سورت کو مثل فاتحہ کے عظیم کہنا زیبا نہیں
ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم ہے کیونکہ ثواب اور شے ہے اور
عظم منصوص جو اس سورت کے لیے ہے وہ اور شی ہے اسکا ثواب بقیہ سورتوں سے اعظم تر ہے
حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو فاتحہ زیر عرش سے دیگئی ہے رواہ الحاکم وقال
صحیح الاسناد یعنی سورہ بقرہ ذکر اول سے اور طہٰ وطواسین وحوامیم الواح موسیٰ علیہ السلام سے
دیئے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہے شرف پر اس سورت
کے یہ مزیت دوسری سورت کو نہیں ہے حدیث انس میں اسکو افضل قرآن فرمایا ہے رواہ ابن حبان
وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم اہل علم نے اس سورت کے تیس نام ذکر کیے ہیں یہ دلیل ہے کمال شرف پر

رقیہ درد چشم وغیرہ بسورہ فاتحہ

درمیان سنت صبح و فرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا درد چشم پر پڑھنا فی الفور باذن خدا
صحت بخشتا ہے بلکہ کچھ درد چشم پر منحصر نہیں ہے اور اوجاع کو بھی نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ شرجی

کہتے ہیں وقد جربتُ ذٰلک مرارًا وصح والحمدُ للہ والشانُ کلہ فی حُسنِ الظنِّ من الوجیع
والعازم اسی طرح اکتالیس بار پڑھنا اسکا حق میں مسافر کے واسطے سلامت پھرنے کے
مجرب ہے اسی طرح اگر کوئی شخص مقید اسکو ایک سو گیارہ بار پڑھکر ہر دس بار کے بعد قیدی پر
پھونکیگا تو وہ قید اس سے جدا ہو جائیگی باذن اللہ تعالی وقد جربہ من کان مقیدًا وعلیہ
ترسیم فانفک المقید وخرج ونجی من غیر تعب بلطف اللہ وبرکتہ ہذہ السورۃ فقیہ صالح
بن محمد نے کہا ہے جسکو ڈر پیاس کا ہو اور وہ وقت صبح کی فاتحہ پڑھکر اور دونوں ہاتھوں
پر دم کرکے مونھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرے تو اسدن اسکو پیاس نہ لگیگی اور بعض علمانے
کہا ہے جو شخص ہر سحر فاتحہ اکتالیس بار ہمیشہ پڑھا کریگا اللہ اسپر بغیر تعب و مشقت کے
فتح باب کریگا باذن اللہ اسکے سوا اور فوائد بھی بہت ہیں جنکا ذکر بضمن دیگر فوائد انشاء اللہ تعالی
آئیگا انتہی میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے الفاتحۃ شفاء من کل داء یہ لفظ بعموم خود
شامل ہے شفاء ہر داء قلب وقالب کو وللہ الحمد لکن اعتقاد صحیح وحسن ظن درکار ہے وباللہ التوفیق

رقیہ طاعون بفاتحہ

ملتان میں ایک بار وبا آئی شیخ لیتمی نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ
ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو اور اسپر دم کرو چنانچہ اکتالیس بار پڑھکر دم کیا اللہ نے شفا دیدی
اسکو فتاوی صوفیہ میں مجربات سے لکھا ہے وللہ الحمد ابن القیم رح نے لکھا ہے کل داء لہ دواء و
انا احسنت المداواۃ بالفاتحۃ فوجدت لہا تاثیرا عجیبا فی الشفاء وذلک انی مکثت بمکۃ
مدۃ یعترینی ادواء لا اجد طبیبا ولا مداویا فقلت یا نفسی دعینی اعالج نفسی بالفاتحۃ
ففعلت فاری لہا تاثیرا عجیبا وکنت اصف ذلک لمن یشتکی الما شدیدا فکان کثیر
منہم یبرؤن سریعا ببرکۃ الفاتحۃ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ جو اثر و فضل جس آیت یا حدیث

کا کتاب و سنت سے ثابت ہے اسکی لیے اجازت شیخ کی حاجت نہیں ہے وہ بے اجازت بھی
تاثیر کرتی ہے اجازت خاص ان اعمال کے لیے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دیے ہیں
ابن القیم نے کہا ہے وقد یختلف الشفاء لضعف ہمۃ الفاعل او لعدم قبول المحل ان یتداوی
بکتابۃ الفاتحۃ او ان یتداوی بقراءۃ الفاتحۃ فکذلک یختلف الشفاء لضعف ہمۃ القاری
او لتغییر القاری فی المخرج والصفات او لعدم قبول المحل والا فالآیات والادعیۃ فی نفسہا
نافعۃ شافیۃ انتہی امیری تجربے میں یہ بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض و الم قلبی و قالبی میں تخلف
نہیں کرتا ہے وللہ الحمد

سورۂ بقرہ

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جسمیں یہ سورت پڑھی
جاتی ہے اخرجہ مسلم لکن دوسری حدیث سہل بن سعد میں یوں آیا ہے کہ تین دن تک پھر
اس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو رواہ ابن حبان ابو امامہ باہلی کا لفظ
رفعًا یہ ہے کہ ان اخذہا برکۃ وترکہا حسرۃ ولا یستطیعہا البطلۃ رواہ مسلم مراد بطلہ سے
جادوگر ہیں الحاصل قراءت اس سورت کی شیطان و آسیب و جادو کو گھر سے دور کرتی ہے جس
گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایک بار اسکو روزانہ پڑھ لیا کرے
پھر اس گھر میں کوئی بلا نہ رہیگی یہ سورت حضرت کو کتب انبیاء متقدمین سے دیگئی ہے حدیث
معقل بن یسار میں فرمایا ہے اعطیت البقرۃ من الذکر الاول رواہ الحاکم فی المستدرک

آیۃ الکرسی

اسکو حدیث ابی بن کعب میں اعظم آیت کتاب اللہ فرمایا ہے اخرجہ مسلم دوسری روایت
میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی

ایک زبان اور دو لب ہیں یہ تقدیس کرتی ہے اللہ کی نزدیک ساق عرش کے اس زیارت
کو احمد و ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ
شیطان اسکی پڑھنے والے کے پاس نہیں پھٹکتا حدیث ابوہریرہ میں اس کو سید آیات
قرآن کہا ہے رواہ ابن حبان وصححہ والترمذی وقال غریب حاکم کا لفظ النسی رفعاً یوں
ہے۔ سورہ بقرہ میں ایک آیت ہی جو سردار ہے آیات قرآن کی وہ جس گھر میں پڑھی جاتی
ہے شیطان وہاں سے نکلجاتا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے شوکانی فرماتے ہیں فی اثبات السیادۃ
لھذہ الآیۃ علی جمیع آیات القرآن شرف عظیم فان سید القوم لا یکون الا اشرفھم
خصالاً واکملھم حالاً واکثرھم جلالاً انتھی یہ سورت کسی مال یا ولد پر پڑھی نہیں جاتی لیکن پھر
کبھی شیطان اسکی پاس نہیں آتا رواہ ابن حبان عن ابی ایوب الانصاری رفعاً اسکو ترمذی
نے حسن ونسائی نے صحیح کہا ہے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سے بھاگتا ہے پڑھنے
والے کے پاس نہیں آتا حدیث ابوہریرہ میں آیا ہے کہ شیطان نے انسی کہا تھا کہ تو اسکو پڑھ
فانہ لا یزال علیک من اللہ حافظ ولن یقربک شیطان حتی تصبح حضرت نے سنکر فرمایا
قد صدق وھو کذوب اخرجہ البخاری میں کہتا ہوں مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے
تھے شیطان نیند میں اکثر ڈرجاتا تھا جب سے مینے رات کو اسکا پڑھنا لازم کیا تب سے بالکل
میں خواب میں نہیں ڈرتا ہوں اور نہ خواب پریشان اس کثرت سے دیکھتا ہوں وللہ الحمد
حضرت نے فرمایا ہے من قرأ آیۃ الکرسی عند کل صلوۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت
رواہ النسائی الحمد للہ تعالی کہ میں بعد ہر نماز فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ علیہا السلام
پڑھا کرتا ہوں امام سیوطی رحمہ نے فضائل میں اس آیت شریفہ کے ایک مصنف مفید لکھا ہے
اسمیں ذکر کیا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو ہزار بار بعد نماز عصر کے دن جمعہ کے جاوے خالی میں

پڑھیگا وہ اپنے دل سے ایک ایسی حالت پائیگا جو معہود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا کریگا
وہ قبول ہوگی اور جو شخص اسکو تین سو تیرہ بار پڑھیگا اسکو بے قیاس خیر حاصل ہوگی اور جب
حرب میں یہ اتنی ہی بار پڑھی جائیگی وہ لوگ غالب رہیں گے شرجی فرماتے ہیں اس عدد میں
ایک سر عظیم ہے انبیاء مرسلین کا عدد یہی تھا اصحاب طالوت بھی اتنی ہی تھے جنکی حق میں اللہ نے کہا
ہے کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ حضرت کے اصحاب بھی دن بدر کے اسی قدر
تھے جو اضعاف کفار پر اس دن غالب آئے فمن قرأ ھذہ الآیۃ وغیرھا من الآیات
والاسماء کالفاتحۃ لم یحط احد بما یحصل لہ من الخیرات والفوائد باذن اللہ تعالی

آیتین آخر سورہ بقرہ

یعنی آمن الرسول تا آخر سورہ یہ کسی گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتیں پھر وہاں شیطان
آئے رواہ الترمذی عن النعمان بن بشیر وقال حسن غریب وصححہ ابن حبان واخرجہ
النسائی والحاکم وصححہ ابو مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے جو کوئی انکو رات میں پڑھے یہ اسکو کفایت
کرتی ہیں اخرجہ اصحاب الصحاح الستۃ یعنی اس رات سارے آفات سے یا قرب شیطان سے
یا قیام لیل سے کافی ہیں یا فضل واجر میں بسند میں شوکانی نے فرمایا ہے ان الاولی حملہ علی جمیع
ھذہ المعانی لان حذف المتعلق مشعر بالتعمیم کما تقرر فی علم المعانی حدیث ابوذر میں آیا ہے کہ حضرت
نے فرمایا ہے یہ مجھکو اس خزانے سے ملی ہیں جو نیچے عرش کے ہے تم انکو سیکھو اور اپنی بیبیوں اور بچوں کو سکھاؤ کہ
یہ قرآن ونماز و دعا ہیں رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری اسکو ابو داؤد نے مراسیل میں جبیر
بن نفیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے مطلب یہ ہوا کہ نمازی نماز میں تالی تلاوت میں داعی دعا میں پڑھے

سورہ انعام

جب یہ سورت اتری حضرت نے تسبیح کی اور فرمایا اسکے ساتھ اتنی فرشتے آئے کہ افق بھر گیا اخرجہ الحاکم

من جابر وقال صحیح علی شرط البخاری یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ یہ ساری سورت ایک بار میں اتری ہے

سورۂ کہف

حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے جو شخص اسکو شب جمعہ میں پڑہیگا مابین ہر دو جمعہ اسکی لیے نور چمکے گا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد دوسری روایت میں بجائے شب جمعہ یوم الجمعہ آیا ہے یہی ٹھیک ہی مطلب یہ ہی کہ اثر و ثواب اسکا تمام ہفتہ نمایاں رہیگا ولله الحمد تیسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی دس آیتیں آخر سورۂ کہف کی پڑہیگا اگر دجال نکلیگا تو اسپر مسلط نہو گا اخرجہ الحاکم والنسائی وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم حدیث ابو الدرداء کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جو کوئی دس آیتیں اول سورۂ کہف کی یاد کرلیگا وہ فتنۂ دجال سی محفوظ رہیگا اخرجہ مسلم وابو داؤد والترمذی اور حدیث ترمذی میں تین ہی آیت اول کو فرمایا ہے ترمذی نے کہا هذا حدیث حسن صحیح مسلم و ابو داؤد میں کہا ہے مِنْ اٰخِرِ الْکَهْفِ انمیں کچھ منافات نہیں ہی اسلیے کہ عمل زیادت پر واجب ہی اور اول و آخر مین یوں جمع ممکن ہی کہ دس اول سورت کی اور دس آخر سورت کی پڑہے اور جسکو تحصیل کمال منظور ہو وہ دن جمعے کے یا شب جمعہ میں پوری سورت پڑھے میں کہتا ہوں یہ سورت جبکہ فتنۂ دجال سی محفوظ رکھتی ہی اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہی کہ آدم ابو البشر کے عہد سے لیکر تا قیام ساعت نہو گا تو پھر جو فتنہ کسی اور دجال کا ہے اس سی بالاولی محفوظ رکھیگی حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے يَكُونُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ يَاتُونَكُمْ مِنَ الاَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ رواہ مسلم ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ دجاجلہ قریب تیس نفر کے ہونگے چنانچہ اس عدد

میں سے اس تیرہ سو سال کے اندر بہت سے گذر گئے اس زمانے میں بھی بعض دجاجلہ دیکھے گئے اللّٰھم احفظنا غرضکہ واسطے حفظ فتنۂ دین بلکہ فتنۂ دنیا کے تلاوت و قراوت اس سورت کی بحمدﷲ تعالی مجرب و صحیح ہے ولله الحمد والمنة

سورۂ طٰہٰ وغیرہا

حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو طٰہٰ و طواسین و حوامیم الواح موسیٰ سے دئیی ہین رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

سورۂ یٰسٓ

اس سورت کی برکت ظاہر اور اسکی فضیلت مشتہر ہے معقل بن یسار رفعًا کہتے ہیں قرآن کا دل یٰسٓ ہے کوئی شخص اسکو بارادۂ دار آخرت نہیں پڑہتا لکن بخشدیا جاتا ہے تم اسکو اپنے مُردوں پر پڑہو اخرجہ النسائی وابو داؤد وابن ماجۃ وابن حبان وصححہ واحمد والحاکم وصححہ ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے جو اسکا لب و خالص ہو سو یہ سورت لب لباب و خالص کتاب ہی مُردوں پر پڑہنے کو اسلیے فرمایا ہے کہ اسمین ذکر احیاء موتی و نفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت تخفیف کی ہی مُردوں پر حدیث انس میں ایک بار پڑہنا اسکا برابر دس بار قرآن پڑہنے کے آیا ہے اخرجہ الترمذی وقال حدیث غریب حدیث جندب میں فرمایا ہے کہ جو کوئی اسکو رات میں ابتغاء لوجہ اللہ پڑہتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے رواہ ابن حبان وابن السنی شرحی فرماتے ہیں بعض احادیث میں آیا ہی یٰسٓ لما قرئت له یعنی اسکو جس مطلب کے لیے پڑہو وہی مطلب حاصل ہو ایک فائدہ اسکا یہ ہی کہ جس کام کے لیے اکتالیس بار پڑہی جائے وہ ضرور پورا ہو کوئی سا بھی کام کیوں نہو سہیلی نے شرح سیرت میں ذکر کیا ہے کہ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں رفعًا روایت کی ہی کہ جو کوئی یٰسٓ

پڑھیگا اگر خائف ہی تو امن میں ہوجائیگا اور اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا اگر بھوکا ہے تو
شکم سیر ہوجائیگا اس طرح کے بہت سی خصال ذکر کیے ہیں دارمی نی بسند صحیح عطا سے روایت
کی ہی کہ مجھی حضرت سے یہ بات پہونچی ہی مَن قرء یٰسٓ فی صدر النهار قضیت حاجتہ بعض
نے کہا ہی جو کوئی اس سورت کو اول روز میں پڑھیگا وہ شام تک فرحان وشادان
رہیگا اور جو اول شب میں پڑھیگا وہ صبح تک فرح ومسرور رہیگا بعض علمانے کہا ہے
اس سورت میں ذکر رحمن کا چار جگہ اور ذکر جلالہ کا تین جگہ آیا ہے اسی طرح سورۂ تبارک الذی
میں سو جو شخص اس سورت کو پڑھے اور ذکر رحمن پر پہونچی تو ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے
اور جب ذکر جلالہ پر پہونچے تو بائیں ہاتھ کی انگلی عقد کرے اور جب سورۂ تبارک پڑھے تو
ذکر رحمن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور ذکر جلالہ پر انگلی بائیں ہاتھ کی کھولدے جو کوئی ایسا کریگا
اسکی حاجت قضا اور اسکی دعا مستجاب ہوگی لکن اللہ سی ڈری اور سوا خیر کے کچھ دعا نہ کرے
ورنہ اسکی برکت سی محروم رہیگا یہ عقد وفتح خنصر کا لگاتار ہو انتہی کلام الشرحی رحمہ اللہ

سورۂ فتح

حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے آج کی رات مجھپر ایک سورت اتری ہی وہ مجھکو دوست تر ہے
اس چیز سے جسپر سورج نکلا ہی پھر انا فتحنا پڑھی اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی مراد یہ ہی کہ دنیا
وما فیہا سی محبوب تر ہے شوکانی نی فرمایا وفی ذلک فضیلۃ عظیمۃ لہذہ السورۃ انتہی کلامہ

سورۂ ملک

حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہی قرآن
کی تیس آیت اسنے ایک شخص کی شفاعت کی یہاں تک کہ وہ بخشا گیا اخرجہ اهل السنن
وابن حبان وھذا لفظ الترمذی وقال حدیث حسن وصححہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد

ایک روایت ابن حبان اس لفظ سی ہے کہ یہ سورت استغفار کرتی ہے اپنے صاحب کے لیے
یہانتک کہ وہ بخشا جاتا ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہی کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہی عذاب قبر سی نجات
دیتی ہی میں چاہتا ہوں کہ یہ دل میں ہر مومن کی ہو رواہ الحاکم وقال ھذا اسناد عند الیمانیین
صحیح ترمذی کا لفظ فقط اتنا ہے وددت انها فی قلب کل مومن وقال حدیث حسن غریب ہے
ابن مسعود نے کہا یہ سورت توراۃ میں ہی من قرأها فی لیلۃ فقد اکثر واطاب حاکم نے کہا
یہ صحیح الاسناد ہے نسائی کا لفظ یہ ہے جو شخص اسکو ہر رات پڑھتا ہے اللہ اسکو عذاب قبر سی بچاتا ہے
حکایت امام یافعی کہتی ہیں بعض اولیاء زبید نے کہا ہی میں ہمراہ ایک جنازے کے قریب
مغرب نکلا جب لوگ دفن کرکے پھرے رات ہوگئی تھی مینے ایک شخص کو کتے کی صورت دیکھا
کہ قبر میں گھسا پھر ہانپتا ہوا تعب کے ساتھ نکلا داہنی آنکھ اسکی کانی تھی مینے کہا تیرا کیا قصہ
ہے اسنے کہا مینے اس میت کو ستانا چاہا تھا مجھکو سورۂ یٰسٓ نے روکا اور میری آنکھ نکال لی
اور مجھسے کہا گیا کہ اگر یہ مردہ سورۂ تبارک پڑھتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکال لیجاتی انتہی میں
کہتا ہوں کہ بعض ائمہ اہل بیت اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا پڑھا کرتے تھے
بعض علمانے کہا ہی جو کوئی وقت رویت ہلال کی اس سورت کو پڑھیگا وہ اس ماہ میں ہر خیر پائیگا اور ہر
شر سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ اذا زلزلت

اسکو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اخرجہ الترمذی وقال حسن لکن مسلم نے کتاب التمییز
میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اسکی سند میں سلمہ بن وردان ضعیف ہی یحیی بن معین نے کہا
لیس حدیثہ بذاک یہی حال دوسری حدیث ابن عباس کا ہی کہ اسمیں اس سورت کو
برابر نصف قرآن کی کہا ہی رفعًا رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب اور حاکم نے

صحیح الاسناد بتایا ہے لیکن اسکی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہے حاکم سے
تصحیح کرنا اسکا تعجب ہے یہ فضیلت اس لیے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہے احوال آخرت پر
آخرت بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورت میں یہ آیت ہے فَمَنْ يَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ظاہر یہ ہے کہ اس راز کا
علم اللہ ہی کو ہے ہم مکلف ساتھ اس علم کے نہیں ہیں

سورۃ الھاکم التکاثر

حدیث ابن عمر میں رفعاً آیا ہے کہ کیا تم میں کوئی ہر دن ہزار آیت نہیں پڑھ سکتا کہا آتنا
کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الھاکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اخرجہ الحاکم منذری نے کہا
رجال اس کی اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اس کو نہیں پہچانتا ہوں۔

سورۃ کافرون

اسکو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ
برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں کی سند ضعیف ہے عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ فرماتے تھے
کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو دو رکعت میں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں اخلاص و کافرون اخرجہ
ابن حبان وصححہ لیکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض
نسخ میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہے ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں
پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے شرجی کہتے ہیں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع
آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کی شر سے اس دن محفوظ رہے وجد تہ فی الدر عن بعض العلماء ولا ادری له وجہا لا تثبت فیہ

سورۃ اذا جاء نصر اللہ

اسکو حدیث ابن عباس میں ربع قرآن فرمایا ہے رواہ الترمذی لیکن اسکی سند ضعیف ہے

واللہ اعلم ابن شہاب زہری نے کہا ہے تم یہ سورت اور کافرون پڑھا کرو یہ فقر کو دور کرتی ہیں

سورۂ اخلاص

حدیث ابو سعید وغیرہ ایک جماعت صحابہ کی احادیث میں اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے
رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن کی فرمایا ہے رواہ البخاری وابوداؤد والنسائی
ابو الدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم
رات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث قرآن ہے رواہ
الشیخان وغیرہما شوکانی فرماتے ہیں وقد علل کونہا ثلث القرآن بعلل ضعیفۃ واہیۃ
والاحسن ان یقال ان ھذا سر لم نطلع علیہ ولیس لنا الکشف عن وجہہ وھکذا سائرما
تقدم انتہی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ حضرتؐ نے ایک شخص کو سنا کہ اسنے یہ سورت
آخر تک پڑھی فرمایا وجبت وجبت یعنی واجب ہوگئی پوچھا کیا چیز فرمایا جنت اخرجہ الترمذی
وقال حدیث حسن صحیح غریب واخرجہ مالک فی المؤطا والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد
اس سورت کے حق میں احادیث کثیرہ آئی ہیں وہ دلیل ہیں عظم فضل پر اس سورت
میں صفت رحمن ہے جو کوئی اسکو پڑھتا ہے اللہ اسکو دوست رکھتا ہے حدیث انس میں
آیا ہے ایک شخص اسکو ہر رکعت میں پڑھا کرتا تھا پوچھا تو کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں
حضرتؐ نے فرمایا حُبُّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ یعنی اسکی محبت تجھکو جنت میں لے گئی اخرجہ
البخاری **حکایت** ابو امامہ باہلی کہتے ہیں حضرت تبوک میں تھے جبرئیل علیہ السلام آئے
انکے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرتؐ باہر نکلے جبرئیل
علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑوں پر رکھ دیا وہ جھک گئے حضرتؐ نے مدینے کو دیکھا اور معاویہ
پر مع ملائکہ نماز پڑھی پھر کہا اے جبرئیل معاویہ اس رتبے کو کسطرح پہونچے کہا قرأت قل ہو اللہ احد سے

کھڑے بیٹھے سوار پیادہ رواہ ابن السنی والبیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ حضرت معوذتین کو
پڑھکر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر دردمند ہوتی تو دوسرے
کو حکم کرتے بعض علما نے کہا ہے مَنْ وَاظَبَ عَلٰی قِرَاءَتِهَا نَالَ كُلَّ خَيْرٍ وَكُفِيَ كُلَّ شَرٍّ فِي الدُّنْيَا
وَالْاٰخِرَةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی یہ وہ سورت ہے جو بھوکا اسکو پڑھے سیر شکم ہو جاوے پیاسا پڑھے
سیراب ہو جاوے۔ اسم صمد لائق ارباب ریاضات ہے جو اسکا ذاکر ہوتا ہے اللہ اسکو اکل و شرب
سے بے نیاز کر دیتا ہے یا صمد یا صمد کہے تو تھکے نہیں بعض نے تعداد اسکی ایک سو پینتیس
بار بتائی ہے وحکی لہ انہ جربہ وصح خلوت میں اس اسم کی تکرار جہانتک بن سکے کرنے سے
تعب گرسنگی و تشنگی محسوس نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اس سورت کو رق ارنب یعنی خرگوش کی
جھلی پر لکھکر اپنے پاس رکھے تو ہوام و جن و انس کے ضرر سے امن میں رہے باذن اللہ تعالے
اور اگر گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہو کر بسط رزق ہو جائے قرطبی کی کتاب التذکرہ
میں لکھا ہے کہ جو کوئی سورہ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا تو فتنہ قبر میں نہ پڑیگا اور ضغطہ قبر سے
امن میں رہیگا ملائکہ اسکو اپنے بازوؤں پر اٹھا کر پل صراط سے پار کر دینگے وہ جنت میں جا پہونچیگا
انتہی میری اپنی ماں نے مرض موت میں کہدیا تھا کہ اس سورت کو پڑھا کرو وہ بہت پڑھتی تہیں غفر اللہ لہا و لنا

سورۂ فلق و ناس

عقبہ بن عامر سے فرمایا تھا الا اعلمک خیر سورتین قرئتا رواہ ابو داود والنسائی دوسری
روایت میں یوں ہے یا عقبۃ تعوذ بہما فما تعوذ متعوذ بمثلہما واخرجہ ابن حبان
والحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد اصل اس حدیث کی عقبہ سے مسلم میں یوں ہے الم تر آیات
انزلت اللیلۃ لم یر مثلھن قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حاکم کا لفظ یہ
ہے۔ یا عقبہ اقرأ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فانک لن تقرأ سورۃ احب الی اللہ وابلغ منہا ان

اِسْتَطَعْتَ اَنْ لَا تَفُوْتَكَ فَافْعَلْ یہ احادیث دلیل ہیں انکی مزید فضل پر عقبہ کہتے ہیں مجھے
فرمایا تھا تو ان دونوں کو سوتے اور اوٹھتے وقت پڑھا کر کسی سائل نے سوال اور کسی مستعیذ
نے انکی برابر استعاذہ نہیں کیا رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والحاکم وصحح السیوطی
حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت پناہ مانگتے تھے جان و عین انسان سے یہانتک
کہ معوذتین اتریں تب سے انکو لیا اور انکے ماسوا کو چھوڑ دیا اخرجہ الترمذی وقال حسن
غریب وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جن اور چشم زخم کے لیے انکی برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے حدیث
ابی بن کعب میں فرمایا ہے من قرء المعوذات فکانما قرأ جمیع ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم رواہ ابن منیع فی مسندہ ابن مسعود انکو مصحف میں ثابت نہ رکھتے تھے بلکہ چھیل
کر دیتے اور کہتے تھے کہ اِنَّهُمَا لَيْسَتَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰی لیکن بزار نے کہا ہے لَمْ يُتَابِعْهُ اَحَدٌ مِّنَ
الصَّحَابَةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ وَاُثْبِتَتَا فِي الْمُصْحَفِ انتہی
شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے اَجْمَعَ عَلٰی ذٰلِكَ الصَّحَابَةُ وَجَمِيْعُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ طَبَقَةً بَعْدَ طَبَقَةٍ
وَالْعَهْدُ اِلَی الْبَشَرِ وَلَيْسَ قَوْلُهُ حُجَّةً فِي مِثْلِ هٰذَا عَلٰی فَرْضِ عَدَمِ مُخَالَفَتِهِ لِمَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ
فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ هٰهُنَا السُّنَّةَ الثَّابِتَةَ وَالْاِجْمَاعَ الْمَعْلُوْمَ انتہی

سورۂ الم تنزیل

جابر کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رات کو نہ سوتے جبتک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑھتے
رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا ہے کہ ان دونو سورتوں کو اوروں پر ستر درجہ فضیلت ہے انس نے کہا جو ان دونوں کو
رات میں اندر دو رکعت کے پڑھتا ہے اسنے گویا لیلۃ القدر پائی طاؤس انکو کبھی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے

سورۂ حشر

جو کوئی اس سورت کو ہمیشہ پڑھیگا وہ اعدا سے امن میں رہیگا اور کید کائدین و مکر ماکرین

وجور ظالمین سے محفوظ رہیگا علی مرتضےٰ اسکو ہر رات پڑہتے کسی نے پوچھا تو کہا مجھکو یہ سورت آخرت یاد دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں امن دیگی

حکایت

ایک شخص کے کان میں قراد گھس گئی تھی اس کو سخت تعب تہا بعض علمانے آب زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورۂ حشر پڑھکر وہ پانی اسکو پلا دیا جب پیٹ میں گیا کان سے بلطفہ تعالیٰ باہر نکل آئی اس سورت کو اسم اعظم بھی کہا ہے

سورۂ واقعہ

اس سورت کی لیے ایک سر عظیم و خاصیت عجیب ہی جلب غنا و نفی فقر میں عثمان رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود کو کچھ مال دینا چاہا نہ لیا کہا تم اپنی لڑکیوں پر خرچ کرنا کہا کیا تم انپر خوف فقر کا کرتے ہو میںنے انکو کہدیا ہے کہ وہ سورۂ واقعہ پڑہا کریں میںنے حضرت کو سنا فرماتے تہے جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات پڑہا کریگا اسکو کبھی فاقہ نہوگا۔ امام بن عبد البر نے کتاب التمہید میں رفعًا روایت کیا ہے مَنْ قَرَءَ الْوَاقِعَۃَ کُلَّ یَوْمٍ لَمْ تُصِبْہُ فَاقَۃٌ اَبَدًا بعض علما نے کہا ہی جو شخص اس سورت کو ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑہیگا اسکی حاجت پوری ہوگی خصوصًا وہ حاجت جو متعلق طلب رزق ہی اور جو شخص اسکو بعد عصر کے ہمیشہ پڑہتا رہیگا اسکو اسباب مسرت نظر آتی رہینگی اسی طرح سورۂ انا انزلنا جلب غنا میں مشہور ہے۔

سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

بعض علمانے کہا ہی جسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو پڑہکر اکتالیس بار یہ دعا کری اور اپنی حاجت مانگی انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی پھر کہا کہ یہ مجرب ہے اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا وَلَا یَکْفِیْ مِنْہُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِہٖ یَا اَحَدُ یَا مَنْ لَا اَحَدَ لَہٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْکَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِیْکَ فَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَیْکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ

سورۂ الم نشرح

بعض علما نے کہا ہی جو کوئی اس سورت کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور انا انزلناہ کو گیارہ بار پڑہیگا اللہ اسپر فتح بغیر تعب کے ان شاء اللہ تعالیٰ کریگا۔

سورۂ طٰہٰ

جو اس سورت کو ہر دن وقت طلوع فجر کے پڑہیگا ادنے برکت اسکی یہ دیکھیگا کہ ہر دن رزق جدید اسکو ملیگا جسکی تاک میں وہ نہ تھا اور اس دن ساری حوائج اسکی پوری ہونگی دل اسکے لیئے نرم ہوجائینگے اعداء پر نصرت ملیگی اسکے فضائل لاتحصٰی ہیں۔

باب دوم بیان میں ان عوارض و آفات کی جو انسان کو حیات و ممات میں فکرمند کرتی ہیں

دعاء کرب

حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کرب کی یہ دعا پڑہتے تہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ رواہ البخاری ومسلم وابو عوانہ والنسائی والترمذی وابن ماجۃ وغیرھم ابن عوانہ نے اتنا زیادہ کیا ہی کہ پھر اسکی بعد دعا کرتے ایک روایت بخاری میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تہے تو آخر قول انکا یہی کلمہ تہا۔ رواہ البخاری اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی کہا گیا کہ لوگ تمہارے لیئے جمع ہوئے ہیں تم ڈرو تو صحابہ نے یہی کلمہ کہا مسلم کا لفظ یہ ہے حضرت پر جب کوئی امر مہم آتا تو اسکو کہتے انتہی میں کہتا ہوں اللہ نے قرآن میں کہا ہی اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ یہ دلیل ہی اس بات پر

کہ اس کلمہ کے قائل کو کوئی برائی نہ لگیگی مینے اسکا تجربہ کیا ہمیشہ مجرب پایا قرآن پاک سی
یہی دو عمل ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ دوسرے دعاے یونس علیہ السلام اسپر بھی وعدہ
نجات کا کیا ہی اور یہ دونوں عمل حدیث سی بھی ثابت ہیں مثل انکے کوئی دوسرا عمل جسپر
اجماع کتاب وسنت واتفاق قرآن وحدیث ہو سوا ان دونوں کلمات کی اور معلوم نہیں
ہوتے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان انبیاء علیہم السلام سی قرآن پاک میں منقول ہیں فسبحانہ کما
اعظم شانہ ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اسمیں یہ بات ہی کہ پہلے اس ذکر کو کہے پھر
استعاذہ کرے پھر کلمہ حسبنا الخ پر ختم کرے

دعاء کرب ایضاً

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں حضرت نے مجھسے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو
تو وقت کرب کے کہا کرے اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا رواہ ابوداود والنسائی
وابن حبان طبرانی نے تین بار کہنا انکا زیادہ کیا ہی واخرجہ ابن ماجۃ ایضاً عائشہ کا
لفظ یہ ہی کہ حضرت نے اپنے اہل بیت کو جمع کرکے فرمایا تم میں جب کسی کو غم یا کرب پہونچے
تو وہ یوں کہے اللّٰہ اللّٰہ الخ رواہ ابن حبان وصححہ طبرانی کا لفظ عائشہ سے یوں ہی حضرت
نے کچھ نفر سے بنی ہاشم کے کہا تمہاری ہمراہ کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت یا مولی
ہمارا فرمایا اذا اصاب احدکم ہم ولاواء فلیقل ابن عباس کہتی ہیں حضرت نی دونوں کواڑ
دروازے کے پکڑے اور ہم گھر میں تھے فرمایا اے بنی مطلب اِذَا نَزَلَ بِكُمْ كَرْبٌ اَوْ جُهْدٌ اَوْ
لَاْوَاءٌ فقولوا الخ اسکی اسناد میں ابو یحیی ضعیف ہی رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط

مینے اس کلمہ مبارک کا تجربہ کیا تریاق مجرب پایا وللہ الحمد

دعاء کرب ایضاً

ابو ہریرہ کہتے ہیں حضرت نے فرمایا مجھکو کسی امر میں کرب نہوا مگر جبریل نے متمثل ہوکر
مجھسے کہا کہہ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ
شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

دعاء کرب ایضاً

ابو بکرہ رفعاً کہتے ہیں دعاء مکروب یہ ہی اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ
عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رواہ ابن حبان اطلاق لفظ شان کا امر وحال
وخطب اور جملہ شئون پر ہوتا ہے اس جگہ مراد اصلاح حال وامر محتاج الیہ ہی حیات وممات
میں اس حدیث کو طبرانی نے بھی کبیر میں روایت کیا ہے اس لفظ سے کلمات المکروب
اللھم الخ مجمع الزوائد میں کہا ہی واسنادہ حسن

دعاء ہم وغم یعنی فکر ورنج

ابن مسعود کہتی ہیں حضرت کو جب کوئی ہم وغم ہوتا تو کہتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ
اَسْتَغِیْثُ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والترمذی من حدیث انس والنسائی
من حدیث ربیعۃ بن عامر علی بن ابی طالب کہتی ہیں دن بدر کی کچھ دیر تک مینے قتال کیا
پھر آیا کہ دیکھوں حضرت کیا کرتے ہیں دیکھا تو آپ سجدہ میں پڑے ہوے یا حی یا قیوم کہتے
تھے میں پھر کر چلا گیا پھر دوبارہ آیا پھر سجدہ میں پایا یہی یا حی ویا قیوم کہہ رہے تھے اللہ نے آپکو فتح دی
رواہ النسائی وقال الحاکم صحیح الاسناد مینے اسکو بھی تجربہ کیا صحیح پایا یہ کلمہ
اسم اعظم الٰہی ہے وللہ الحمد

دعای ذوالنون علیہ السلام

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت نے فرمایا دعوت ذوالنون بطن حوت میں وقت دعا کے یہ تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ کوئی مسلمان کسی شی میں کبھی یہ دعا نہیں کرتا ہے لیکن اللہ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے ھذا لفظ الترمذی قال الحاکم صحیح الاسناد دوسرے طریق میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کیا یہ دعا خاص ساتھ یونس علیہ السلام کے ہے یا واسطے عامہ مومنین کی فرمایا تو نے اللہ کی بات نہیں سنی فَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ورواہ احمد وابو یعلی الموصلی ایضا وروہ النسائی وابن جریر ایضا بلفظ اسم اللہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی دعوۃ یونس بن متی سیوطی نے جامع کبیر وصغیر میں اسی تخریج پر حدیث سعد سے اسی لفظ پر اقتصار کیا ہے لیکن مناوی نے شرح میں کہا ہے باسناد ضعیف شوکانی رح کہتے ہیں ولعلہ تبع فی ذلک رمز السیوطی ومثل ذلک لا یوثق بہ اسم اعظم کی تعیین میں جزری نے تین حدیثیں لکھی ہیں انمیں سے ایک یہ حدیث ہے ذکر اسکا آئیگا بہر حال پڑہنا اس آیت شریف کا ہم وغم ومصائب میں تریاق مجرب ہے مشائخ نے ترکیب اسکی بیان کی ہے ذکر ترکیب مذکور کا آئیگا انشاء اللہ تعالے مجھ پر سنہ ۱۳ ہجری میں ہجوم مخاوف کا تھا میں اس دعا کو پڑہا کرتا اللہ نے کشف غمہ فرمایا اسکے مجرب ہونے میں کچھ شک وشبہہ نہیں ہے اور پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ یہ وہ دعا ہے جو قران وحدیث دونوں سے ثابت ہے ایسی دعا سوا اسکے اور حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کی دوسری نہیں

دعا ہم وحزن

ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہے نہیں کہا کسی بندے نے وقت پہونچنے ہم وحزن کے

اللھم انی عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی قضاؤک اسألک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القران ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذھاب غمی وھمی لیکن اللہ تعالی اسکی فکر کو دور کر دیتا ہے اور بجای حزن کے فرح بخشتا ہے رواہ ابن حبان واحمد والبزار اسکی آخر میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت سے کہا کیا ہمکو ان کلمات کا سیکھنا چاہیے فرمایا ہاں جو کوئی انکو سنے وہ سیکھ لے وصححہ ابن حبان والحاکم وصححہ مجمع الزوائد میں کہا ہے رواہ احمد وابو یعلی والبزار والطبرانی ورجال احمد وابی یعلی رجال الصحیح غیر ابی سلمۃ الجھنی وقد وثقہ ابن حبان انتہی اسکو طبرانی وابن السنی نے بھی حدیث ابو موسی سے بہمین لفظ روایت کیا ہے اور آخر میں کہا ہے کہ ایک قائل نے کہا یا رسول اللہ المغبون من غبن ھؤلاء الکلمات فرمایا اجل فقولوھن وعلموھن فانہ من قالھن وعلم الناس ما فیھن اذھب اللہ عنہ کربہ واطال فرحہ مجمع الزوائد میں کہا ہے وفیہ من لم اعرفہ انتہی

دوا ہر دا خصوصا ہم

ابو ہریرہ رفعا کہتے ہیں جسنے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یہ اس کے لیے دوا ہے ننانوے داء سے سب میں کم ایک ہم ہے اخرجہ الحاکم والطبرانی شوکانی رح فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر شفاء ہے عدد مذکور سے یا خارج مخرج مبالغہ ہو تو مراد شفاء جمیع امراض وعلل سے ہوگی جنمیں کمتر ہم ہے انتہی میں کہتا ہوں لفظ داء اس جگہ عام ہے داء قلب وقالب سے اس کی تکرار ہر داء جان وتن کو دور کرتی ہے مینے بھی اسکا تجربہ کیا صحیح پایا ولللہ الحمد

دعا مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق

ابن عباس نے رفعاً کہا ہے جسنے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسکو ہر تنگی سے باہر نکالتا ہے اور ہر فکر سے کشادگی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہاں سے گمان بھی نہو اخرجہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان وصححہ وابن ماجۃ نسائی کا لفظ یہ ہے مَن اَکثرَ مِنَ الاستغفارِ شوکانی رح نے لکھا ہے وفی الحدیث فضیلۃٌ عظیمۃٌ وھی اِنَّ الاستکثارَ مِنَ الاستغفارِ فیہ المخرجِ من کلّ ضیقٍ والفرجِ من کلّ ھمٍ و حصولِ الارزاقِ لہ من حیثُ لا یحتسبُ ولا یکتسبُ و مَن اجتمعَ لہ ذلکَ عاشَ فی نعمۃٍ سالماً من کلّ نقمۃٍ انتھی مینے اسکا تجربہ بھی کیا صحیح پایا بلکہ اس زمانے میں دو ہی چیز کو دفع ہم و حزن میں قوی التاثیر سریع الاثر دیکھا ایک کثرت استغفار دوسرے صدقہ و خیرات الفاظ استغفار کے کئی طرح پر آئے ہیں سب کافی شافی ہیں لیکن سید الاستغفار کی بہت صفت و ثنا آئی ہے اسکا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا اور یوں تو ہر کلمہ استغفار جو بطریق صحیح ماثور ہے اپنا کام کر جاتا ہے

دعا کرب و شدت

ابو امامہ رفعاً کہتے ہیں مؤذن جب اذان دیتا ہے تو دروازے آسمان کے کھلاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے سو جس کسی شخص پر کرب یا شدت نازل ہو تو وہ مؤذن کا جواب دے اور حی علی الفلاح کے بعد یوں کہے اللھم ربَّ ھذہِ الدعوۃِ الصادقۃِ الصادقۃِ المستجابِ لھا دعوۃِ الحقِ وکلمۃِ التقوی احینا علیھا وامتنا علیھا وابعثنا علیھا واجعلنا من خیارِ اھلھا احیاءً وامواتاً پھر اسکے بعد سوال اپنی حاجت کا کرے اخرجہ الحاکم شوکانی رح فرماتے ہیں ای یسألُ حاجتہٗ کائنۃً ما کانت لیکن اسکی سند میں عفیر بن معدان

منذری نے اسکو واہی کہا ہے یعنی ضعیف مگر حدیث سہل بن سعد رفعاً اسکی موید ہے فرمایا ہے ثنتانِ لا تُردّانِ الدعاءُ عندَ النداءِ وعندَ الباسِ حینَ یلحم بعضھم بعضاً رواہ مالک فی المؤطا وابو داؤد وابن حبان والحاکم وصححاہ اسی طرح اوقات اجابت میں مابین اذان واقامت ہے اور وقت اقامت یہ بحث بین الحیعلتین میں تھی واللہ اعلم

توقع بلا و امر ہولناک

ابو سعید کہتے ہیں حضرت نے کہا مجھکو چین کیونکر آوے صاحب قرن مونہ میں قرن لیے ہوئے کان رکھے ہے کہ کس دم حکم ہو کہ میں اسکو پھونکوں ۔ اصحاب حضرت پر یہ بات گراں گذری فرمایا تم یوں کہو حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن سو جبکہ صور سے امر ہولناک کو یہ کلمہ کہنا کفایت کرتا ہے تو پھر کسی اور بلائے حقیر کی کیا ہستی ہے ۔ یہ شامل ہے ہر امر مہول کو اور اگر کوئی نا یاب امر واقع ہو تو یوں کہے بقدرِ اللہِ وما شاءَ فعلَ رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رفعاً نسائی کا لفظ یہ ہے فان غلبَ علیکَ امرٌ فقل قدرُ اللہِ وما شاءَ صنعَ

دعا غلبہ امر

عوف بن مالک مرفوعاً کہتے ہیں حضرت نے درمیان دو شخصوں کے فیصلہ کیا مقضی علیہ نے کہا حسبی اللہ ونعم الوکیل فرمایا اس شخص کو بلاؤ وہ آیا فرمایا تونے کیا کہا اسنے عرض کیا کہ مینے یہ کہا فرمایا اللہ ملامت کرتا ہے عجز پر لیکن تجھپر کیس یعنی ہوشیاری واجب ہے اور جب تجھپر کوئی امر غلبہ کرے تب تو یوں کہہ حسبی اللہ ونعم الوکیل رواہ ابو داؤد شوکانی فرماتے ہیں الحدیث دلیل علی انہ لا یقال ھذا الدعاءُ الا اذا غلبہ الامرُ وعجزَ عن دفعہ انتھی یعنی معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اسپر اس کلمے کا کہنا کیا اسکو تو

وقت مغلوبیت امر مہم کے کی تلاعب نہ کری اسکی قدر سمجھی

دعاء مصیبت

حدیث ابی سلمہ میں فرمایا ہے تم میں جب کسیکو مصیبت پہونچے تو وہ یوں کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیھا وابدلنی منھا خیرا رواہ الترمذی وقال غریب من ھذا الوجہ والحاکم وابن ماجۃ مسلم کا لفظ ام سلمہ سے یوں ہے ما من عبد یصیبہ مصیبۃ فیقول انا للہ الخ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الخ یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہیے موت ہو یا اور کچھ اللہ تعالی اسکے کہنے سے خلف خیر عطا فرماتا ہے اہل علم کو اسکا تجربہ ہوا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اسکا تجربہ پایا کہ بعد موت ابی سلمہ کے یہ دعا کی تھی اللھم اجرنی الخ وہ کہتی ہیں قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخلف لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعای استصعاب امر

جب کوئی امر دشوار پیش آئے تو یوں کہے اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا وانت تجعل الحزن سھلا رواہ ابن حبان عن انس رفعا وصححہ شوکانی فرماتے ہیں وفی الحدیث الدعاء بان اللہ سبحانہ یجعل کل ما صعب من الامور سھلا یمکن الوصول الیہ بلا صعوبۃ انتھی

دعاء درماندگی وزیادت قوت

اگر شغل سے تھک جاے اور زیادہ طاقت چاہے تو وقت خواب کے ہر شب ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہے رواہ الشیخان واحمد والطبرانی من حدیث علی فاطمہ علیہا السلام نے حضرتؐ سے خادم مانگا تھا فرمایا سوتی وقت یوں کہا کرو بخاری کا لفظ یہ ہے کہ انکے ہاتھ میں چکی پیسنے سے گٹا پڑگیا تھا اسکی شکایت پر یہ

ہدایت فرمائی سبحان اللہ بنت سید المرسلین اس مشقت وتعب میں تھیں کہ اپنے ہاتھ چکی پیستیں کھانا پکاتیں ہماری کیا ہستی ہے کہ ہماری مستورات ایسے کاموں سے عار کریں لکن بات یہ ہے کہ ہم سے اللہ کی نعمت بسط رزق کا شکر ادا نہیں ہو سکتا ہے جسنے ہمکو اور ہماری مستورات کو محتاج اس مشقت وشغل کا نہیں رکھا ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم

سو ہاں روح ہے اللھم مغفرا

دعاء خوف از سلطان یا ظالم

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو جب پاس کسی بادشاہ ہیبت ناک کے جاے جسکی سطوت سے تو ڈرتا ہے تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر من خلقہ جمیعا اللہ اعز مما اخاف واحذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو الممسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ من شر عبدک فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللھم کن لی جارا من شرھم جل ثناؤک وعز جارک ولا الہ غیرک تین بار اسی طرح کہے رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے ورجالہ رجال الصحیح انتھی یہ موقوف ہے ابن عباس پر نزدیک ابن ابی شیبہ کے اور تین بار کہنا بھی انہیں کی روایت ہے نہ طبرانی کی ورواہ ابن خزیمۃ موقوفا ایضا اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعا بھی روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ اذا تخوف احدکم السلطان فلیقل اللھم رب السموات السبع ورب العرش العظیم کن لی جارا من شر فلان وشر الجن والانس واتباعھم ان یفرط علی احد منھم عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک مجمع الزوائد میں کہا ہے فیہ جنادۃ بن مسلم وثقہ ابن حبان وضعفہ غیرہ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح انتھی

لفظ فلان کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے

دعا، خوف از سلطان

علقمہ بن یزید کہتے ہیں جو شخص خاصۂ شعبی سی ہوتا شعبی اسکو یہ دعا سکھاتے اَللّٰھُمَّ اِلٰہَ جبریل ومیکائیل واسرافیل والٰہ ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق عافنی ولا تُسلطنّ احداً من خلقك علیّ بشیءٍ لا طاقۃ لی بہ اخرجہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً اسکی آخر میں یہ کہا ہے ایک شخص پاس ایک امیر کے گیا تھا اسنے یہ دعا کی امیر نے اسکو چھوڑ دیا شعبی ایک امام جلیل تابعی کبیر ہیں انکا نام عامر بن شراحیل تھا حجاج کی انکو طلب تھا قتل کر ڈالا میں کہتا ہوں سلف وخلف میں بابت قوت وضعف ایمان اتنا ہی فرق ہی کہ وہ ہر مصیبت میں توسل واستعانت نری اللہ پاک سے کرتے تھے نہ اولیاء خدا سے اس جگہ نام ملائکہ وانبیاء کا لیا تو بھی کس عنوان پاکیزہ سے یہ نہ کہا کہ اللھم بحق جبریل الخ اسلیے کہ اللہ پر کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہی بلکہ یوں کہا اللھم الٰہ فلان وفلان اسمیں اللہ سے استعانت بھی ہوئی اور انکی عبودیت بھی اللہ کے لیے ثابت ہوئی پھر ان لوگوں کی نام لیے جنکا اہل اللہ ہونا قطعی الثبوت ہے بخلاف اسماء اولیاء اللہ کہ ہر چند انکے حق میں بھی حسن ظن قبول ہی لیکن ہم کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں سو جب یہ بات ہی تو پھر توسل کرنا ایسی دعا میں کچھ ضرور نہیں ہے گو نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہو یا اسی ترکیب کے ساتھ کہے کہ اللھم الٰہ الشیخ فلان وفلان اسلیے کہ اس محل استعانت واستغاثہ میں ہمکو اگر کسی کا نام لینا ضروری ہو تو ہم ملائکہ کرام عالی مقام اور انبیاء علیہم السلام کا نام لیں اور انکے خاص الخاص بندوں کا ذکر سامنے رب کے کریں جنکے مقبول ومقرب ہونے میں کچھ شک وشبہہ نہیں ہی انکا نام کیوں لیں جنکے حق میں ہم قطعاً کوئی حکم خیر نہیں لگا سکتے مبادا انمیں کوئی ایسا ہو جسکو ہمنے اللہ کا ولی سمجھ لیا ہے اور وہ ولی نہو تو پھر یہ کہنا ہمارا کہ

اللھم الٰہ فلان الشیخ نافع نہوگا بلکہ مضر پڑیگا اگرچہ ساری خلق مومن وکافر اللہ ہی کے بندے اور غلام ہیں جسطرح کہ ہم یا خالق القاذورات نہیں کہہ سکتے ہیں اگرچہ ان اللہ خالق کل شیء کہتے ہیں۔ اللہ تعالی کی جناب عالی ساری مخلوق سے بڑھکر محل ادب ہی لیکن مَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ ۔ از خدا خواہیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم گشت از فضل رب ۔

فائدہ مسائل شرک وبدعت میں جس جگہ علماء واولیاء کا اختلاف ہو کوئی جائز کہے کوئی ناجائز اس جگہ میزان یہ ہی کہ ترک اولی ہے فعل سے اور توقف افضل ہی قول بجواز سے اسلیے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں اور شرک چیونٹی کی چال سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر پر بھی زیادہ تر پوشیدہ ہی اور معلوم ہے کہ اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا مگر توبہ سے اور بدعت کے بہتر دروازے ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہی اور ہر ضلالت نار میں ہی اسلیے توقف میں نجات ہے اور جرأت کرنے میں ہلاک لہذا حدیث میں آیا ہے اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَقَّافُوْنَ عِنْدَ الشُّبُھَاتِ شرک وتوحید کھلی چیز ہے انکے درمیان میں امور مشتبہہ ہیں جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے اسی وجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُشْرِکُوْنَ یہ جگہ اس مسئلے کے بسط کی نہیں ہے اسکا محل کتب اعتصام بالکتاب والسنۃ ہیں واللہ اعلم

دعای خوف از امیر ظالم

ابو مجلز جنکا نام لاحق بن حمید ہی کہتے ہیں جو شخص کسی امیر ظالم سے ڈرے تو وہ یہ کہے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وبالاسلام دیناً وبمحمد نبیاً وبالقرآن حکماً واماماً اللہ اس کو بچاتا ہے امیر ظالم کے نجات دیگا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً ممکن ہے کہ یہ اثر اور اثر ماقبل صحابہ سے مروی ہوں یا مستند ان کا تجربہ ہو ان دونوں اماموں نے تجربہ میں اس کو صحیح پایا ہے

دعای خوف از شیطان وغیرہ

جب کسی شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یوں کہے اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزھن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرء ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیھا ومن شر فتن اللیل والنھار ومن شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن رواہ النسائی واحمد والطبرانی من حدیث ابن مسعود مالک کی روایت میں یوں ہے کہ شب معراج میں حضرتؐ کے سامنے ایک عفریت یعنی دیو سرکش ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا حضرت جب اسکی طرف التفات کرتے تو اسکو موجود پاتے جبرئیل علیہ السلام نے کہا تم یوں کہو اعوذ بوجہ اللہ الکریم الخ

دعای فزع یعنی گھبراہٹ کی

ابن عمر کہتے ہیں حضرتؐ صحابہ کو واسطے دفع فزع کے یہ کلمات سکھاتے اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون اخرجہ ابو داود والترمذی وقال حسن غریب والحاکم

دعای ھرب شیطان

اس کام کے لیے پڑھنا آیۃ الکرسی کا اور اذان کہنا آیا ہے رواہ مسلم والترمذی وابن ابی شیبۃ من حدیث جابر وابی ھریرۃ وسعد بن ابی وقاص حدیث سعد میں ندا باذان واسطے دفع غول کے بھی بالخصوص آئی ہے رواہ البزار

دعاء وسوسہ

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے اسکو کس نے پیدا کیا اسکو کس نے بنایا یہاں تک کہ یوں کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب اسکی نوبت

پہونچی تو اللہ کے ساتھ استعاذہ کرے اور باز رہے اخرجہ الشیخان وابو داؤد والنسائی ایک لفظ مسلم کا یوں ہے کہ اس طرح کہے آمنت باللہ ورسلہ دوسری روایت ابو داؤد ونسائی یہ ہے فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پھر تین بار بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگے نسائی کا لفظ یہ ہے فلیستعذ باللہ منہ ومن فتنتہ شوکانیؒ فرماتے ہیں وفی الحدیث دلیل علی انہ یجب علی من بلغت بہ الوسوسۃ الشیطانیۃ الی ھذا الحد ان ینتھی عن ذلک ویترکہ ویشتغل بغیرہ مما یلھیہ ویصرف ذھنہ عنہ ویقول آمنت باللہ ویتلو قل ھو اللہ احد ویتفل ثلاثا عن یسارہ دفعا للشیطان الذی اتی بھذہ الوسوسۃ ویستعیذ باللہ منہ ومن فتنتہ انتھی بائیں طرف کا ذکر اسلیے ہے کہ دل بائیں طرف ہی اور وسوسہ شیطان کا دل ہی کے اندر ہوتا ہے اسلیے اسی جانب تفل کری اور اگر وسوسہ اعمال میں ہو تو اس شیطان کا نام خنزب ہے بکسر خا وفتح خا ہر دو نوں ساکن وزای مفتوحہ اس وقت بھی استعاذہ باللہ اور تفل بجانب یسار کرے رواہ مسلم عن عثمان بن ابی العاص ابو زمیل نے ابن عباس سے کہا تھا کیا چیز ہے یہ جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں پوچھا کیا کہا واللہ میں نہیں کہہ سکتا کہا کیا کچھ شک ہے اور ہنسے اور کہا اس سے کسی نے نجات نہیں پائی یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت بھیجی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک الآیۃ پھر کہا جب تو اپنے جی میں کچھ پا سے تو یہ کہہ ھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم اخرجہ ابو داود باسناد جید شیطان رجیم انسان کا دشمن ہے ہر دم کام اسکا وسوسہ ڈالنا ہی پھر کبھی ایسا وسوسہ خبیثہ القا کرتا ہے جو موںھ سے نکالا نہیں جاتا صریح کفر وردت والحاد وزندقہ ہوتا ہے جیسے شک اللہ تعالی میں یا سب وشتم حق میں اللہ ورسول کی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

انشاء اللہ تعالے ضرور پناہ گیر کو اور اللہ مذکور ہوا جو علاج ہے کا بھی وساوس ایسے سوا پناہ دیگا اور سب اعمال سے زیادہ وسوسہ اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے اسلیے کہ نماز افضل عبادت ہے اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرسش ہوگی لہذا جن امور کا خیال خارج نماز میں نہیں ہوتا ہے انکا وسوسہ اسی حالت میں اندر سینے کے خلش کرتا ہے اور دور دور جابجا فکر و خیال دوڑتا ہے تاکہ افضل عبادت خراب ہو کر نمازی برکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے یہ ضرب خنزیر سے بھی بدتر اور خبیث تر ہے جو کہ اس حالت طہارت میں آکر بہکاتا ہے اور ہر وادی میں لئے پھرتا ہے اسکا علاج بھی یہی ہے جو اس جگہ مذکور ہوا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِکَ مِنْ وَسْوَسَۃِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ

دعاء کان بولنے کی

ابو رافع مولای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا جب تم میں کسی کا کان بولے تو وہ مجھکو یاد کرکے مجھپر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے ذَکَرَ اللّٰہُ بِخَیْرٍ مَنْ ذَکَرَنِیْ اخرجہ الطبرانی مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے یہ معاجم ثلثہ میں مروی ہے ورواہ البزار فی مسندہ ایضا شوکانیؒ کہتے ہیں فیہا اشارۃ الیٰ ان سبب ذٰلک ذکر بعض من یذکرہ وقد ذکر اہل علم الطب ان ذٰلک یکون من تصعد الابخرۃ ولکن ہذہ الاشارۃ من الصادق المصدوق وان لم تکن صریحۃ فی السببیۃ فہی اقدم من کل طب واخرج ہذا الحدیث ایضا ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ انتہی

۵

گوش تو شنیدہ ام کہ دردے دارد
درد دل من مگر بگوشش تو رسید

پانوں کا سن ہو جانا

اس بارے میں ابن السنی نے ایک اثر ابن عباس سے روایت کیا ہے اور نیز ابن عمر سے

کہ جب پانوں سن پڑجائے تو اس شخص کو یاد کرے جو سب سے زیادہ اسکو لوگوں میں محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں لیس فی ذٰلک ما یفید ان لہذا الحکم الرفع فقد یکون مرجع مثل ہذا التجریب والمحبوب الاعظم لکل مسلم ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فینبغی ذکرہ عند ذٰلک کما ورد ما یفید ذٰلک فی کتاب اللہ سبحانہ مثل قولہ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وکما فی حدیث لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من اہلہ ومالہ ومن الناس اجمعین انتہی یہ استدلال شوکانیؒ کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اعظم ہونے پر نہایت صریح و واضح ہے اللہ تعالے ہم کو محبت اپنے محبوب اعظم کی بطفیل محبوب موصوف کما ینبغی اور کما حقہ عطا کرے اللھم آمین ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس ذکر کی یوں آئی ہے کہ اس طرح کہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشاء اللہ تعالی فی الفور خدر جاتا رہیگا سلف کو اسکا تجربہ ہوا ہے ہیثم شرحی کہتے ہیں ایک بار پاؤں ابن عباس کا سن ہو گیا تھا کہا یا محمد فی الفور کھل گیا انتہی لیکن اس ندا سے کیفیت صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بلا ندا روایت کیا ہے ایک ترکیب رفع خدر کی یہ بھی ہے کہ جو ہاتھ یا پاؤں سن ہو گیا ہو اسکے ناخنوں پر تھوک لگادے خدر زائل ہو جائیگا اسکو شرحیؒ نے مجرب کہا ہے واللہ اعلم

دعای غضب و خشم

اسکے دور کرنے کے لیے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے رواہ الشیخان من حدیث سلیمان بن صرد بطولہ وفیہ قصۃ سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غضب متسبب ہوتا ہے عمل شیطان سے اسی لیے اس سے استعاذہ کرنے کو فرمایا ہے سو جس کسی شخص کو امر ناحق میں

یا سو غلط صدق میں غصہ آئے وہ جان لے کہ شیطان اسکے ساتھ تلاعب کرتا ہے اور
کسی طائف شیطان نے اسکو چھوا ہے شوکانی فرماتے ہیں وفی ھذا ما یزجر عن الغضب
کل من یود ان لا یکون فی ید الشیطان یصرفہ کیف یشاء انتھی ایک علاج غضب یہ بھی
ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جاے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اسپر بھی غصہ نہ جائے تو خاک پر سجدہ کرے
وضو کرکے وباللہ التوفیق منجملہ دس مہلکات کے ایک مہلک یہ غضب بھی ہے

دعاء حد لسان یعنی تیز زبانی کی

جو شخص بد زبان فحش گو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
حضرت سے شکوہ ذرب لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کدھر گیا میں تو ہر دن میں سو بار
اللہ سے استغفار کرتا ہوں اخرجہ النسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم ذرب لسان
کہتے ہیں فحش بکنے کو حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب ذرب زبان کا یہی گناہ انسان
کے ہوتے ہیں سو جب اللہ ان ذنوب کو بخشدیگا بسبب استغفار کے تو وہ مسبب بھی دور
ہو جائیگا رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے یہ بات انھوں نے
واسطے تعلیم امت کے ارشاد فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے

دعاء قرض

ایک مکاتب نے پاس علی بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادا و ر کتابت سے عاجز ہو گیا ہوں
میری کچھ مدد کرو فرمایا کیا میں تجھکو وہ کلمات نہ سکھادوں جو حضرت نے مجھکو سکھائے تھے اگر
برابر جبل صبر کے بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکو تجھسے ادا کرادیگا کہہ اللھم اکفنی بحلالک
عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک اخرجہ الترمذی والحاکم ترمذی نے کہا حسن ہے
حاکم نے کہا صحیح ہے صبر بفتح صاد و کسر موحدہ ایک مشہور پہاڑ ہے یمن کا میں کہتا ہوں مجھکو

بعد ہر نماز فرض کے اس دعا کے پڑھنے کی عادت سے میں نے تمام عمر کبھی ایک پیسہ کسی سے
قرض نہیں لیا باوجود احتیاج کے اللہ نے میری ہر حاجت بلا قرض کے پوری کی اور مجھکو
آسنا دیا کہ میں نے ایک جماعت کو ہزار ہا روپیہ بطور قرض حسن دیا پھر کسی نے پورا اور کسی نے
آدھا یا کم ادا کیا اور کسی نے معاف کرالیا اور کسی نے کچھ نہ دیا میں نے سب سے قطع نظر کی اس
امید پر کہ اللہ تعالیٰ میری ذنوب سے بھی دن حساب کے تجاوز فرمائے اللھم آمین شرح کہتے میں
بعض علما نے کہا ہے ینبغی ان یواظب علی ذلک بعد کل فریضۃ الی الجمعۃ الاخری فما تاتی
الجمعۃ الاخری الا وقد اغناہ اللہ تعالی وکل ذلک مشروط بالصدق وصلاح النیۃ
وحسن العقیدۃ انتھی حدیث عائشہ میں فرمایا ہے عیسی بن مریم اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے
تھے اور فرماتے اگر تیر برابر پہاڑ کے قرض سونے کا ہوگا اور تم یہ دعا کروگے تو اللہ تعالیٰ ادا
کرادیگا اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمھما
انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک اخرجہ الحاکم ابو بکر صدیق
کہتے ہیں مجھپر بقیہ قرض تھا جب میں نے یہ حدیث عائشہ سے سنکر یہ دعا پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے
میرا قرض ادا کرادیا عائشہ کہتی ہیں مجھپر ایک دینار تین درہم اسماء بنت عمیس کی قرض تھے وہ
جب میرے پاس آتیں تو میں انکی طرف سونھ کرتے شرماتی کیونکہ میری پاس قرض ادا کرنیکو نہ
تھا میں یہی دعا کیا کرتی تھوڑی مدت میں اللہ نے مجھکو رزق دیا جو نہ صدقہ تھا نہ میراث
مجھسے اللہ نے وہ قرض ادا کرادیا اور باقی مال میں نے اپنے گھر والوں میں خوب اچھی طرح پر بانٹا لوگ
عبد الرحمن کی دختر کو تین اوقیہ چاندی کا زیور بنا دیا اور بہت سا مال بچ رہا حاکم نے کہا یہ
روایت صحیح الاسناد ہے اسکو بزار نے بھی عائشہ سے روایت کیا ہے لکن سند اسکی ضعیف ہے
بہر حال اس دعا کا تجربہ موافق ارشاد صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابو بکر و عائشہ کو

ہوگیا وللہ الحمد اسی طرح ہر مسلمان مومن کو بھی ہو سکتا ہی اگر ضعیف الایمان اور شکی مزاج نہو

دعاء قرض ایضا

معاذ رضی اللہ عنہ پر ایک یہودی کا ایک اوقیہ زر قرض تہا اسنے انکو حبس کرر کہا تہا
حضرتؐ نے فرمایا کیا میں تجہکو ایسی دعا نہ سکہادوں کہ اگر تجہپر مثل کوہ صبر کے قرض ہو تو
اللہ تعالی ادا کرادے اے معاذ اللہ سے یہ دعا کر اَللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰی
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ رحمن الدنیا والاخرة ورحیمہما تعطی
من تشاء منہما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمة تُغْنِيْنِيْ بها عن رحمة من سواك اخرجه الطبرانی
یہ حدیث انس سے بھی رفعًا آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجال اسکی ثقات ہیں ابو سعید
رفعًا کہتے ہیں ابو امامہ نے کہا مجہپر ہموم و دیون ہو گئے ہیں فرمایا افلا اعلمك كلامًا اذا
قلته اذهب الله همك وقضی دینك قلت بلی یا رسول اللہ فرمایا صبح وشام یہ دعا کیا کر
اللهم انی اعوذ بك من الهم والحزن واعوذ بك من العجز والكسل واعوذ بك من
الجبن والبخل واعوذ بك من غلبة الدين وقهر الرجال ابو امامہ کہتے ہیں ففعلت
فاذهب الله تعالی همی وقضی دینی شوکانی کہتے ہیں ولا مطعن فی اسناد هذا الحدیث
یہ حدیث مختصر البخاری میں بھی آئی ہے اور مجرب ہے میں اسکو اندر نماز کے بعد تشہد کے
پڑہا کرتا ہوں اگرچہ میرا پڑہنا بالیقین حضور قلب کے ساتھ نہیں ہے لیکن برکت اخبار
صادق مصدوق سے ہمیشہ اثر اسکا دفع ہم وحزن وقہر رجال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں
وللہ الحمد

دعاء نظر بد

سہل بن حنیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرتؐ نے سہل کے
سینے پر ہاتھ مار کر کہا بسم اللہ اللھم اذہب حرها وبردها ووصبها پہر کہا قم باذن اللہ
وہ اٹھ کھڑے ہوئے پہر فرمایا اِذَا رَاٰی اَحَدُكُمْ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ اَوْ اَخِيْهِ شَيْئًا يُعْجِبُهٗ
فَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ فَاِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ اخرجه النسائی وهذا لفظه والحاکم وابن ماجه واحمد
ابن مسعود کہتے ہیں اگر دابہ ہو جسکو نظر لگی ہے تو اسکے منخر ایمن میں چار بار اور منخر ایسر میں
تین بار یوں کہکر پہونک دے لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ
لَا يَكْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ اخرجه ابن ابی شیبة شوکانیؒ فرماتے ہیں محتمل ہی کہ اسکو حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو یا تجربہ پر اعتماد کیا ہو ولا یخفاك ان الرقیة الثابتة
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی العین لیست بخاصة فی بنی آدم بل ثابتة
لكل من اصابته العین من آدمی او غیرہ لیکن حدیث عائشہ میں آیا ہی کہ حضرت عیادت
کرتے بعض اہل اپنے کی اور دست راست سے مسح کرکے فرماتے اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَأْسَ
رَبَّ النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْفِهٖ فَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا رواه
الشیخان یہ حدیث مرفوع مغنی ہے اثر موقوف ابن مسعود سے اور ظاہر یہ ہی کہ ابن مسعود نے
اسی حدیث کے اعتماد پر رقیہ دابہ کہا ہو اسلیے کہ یہ کچھ مختص ساتھ بنی آدم کے نہیں ہے

دعاء دیوانگی

ابی بن کعب کہتے ہیں ایک اعرابی کو اثر لمم تہا یعنی جنون حضرتؐ نے اسکو اپنے سامنے
بٹہا کر فاتحہ تا مفلحون پڑہی پہر وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ تا
یعقلون دیہر آیة الکرسی اور لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ تا آخر بقرہ و شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ

لا الٰہ الا ھو تا آخر آیات وان ربکم اللہ الایۃ تا محسنین یہ آیت سورہ اعراف میں ہے
تعالی اللہ تا آخر مؤمنین پھر دس آیات اول صافات کی تا لازب اور تین آیات
آخر سورہ حشر کی وانہ تعالی جد ربنا الایۃ سورہ جن سی وقل ھو اللہ احد و معوذتین
اخرجہ احمد والحاکم وقال صحیح اسکے آخر میں یہ بھی کہا ہے کہ فقام الرجل کانہ لم یشتک شیئا
قط اسکو ابن ماجہ واحمد نے بھی روایت کیا ہے لیکن اسکی سند میں ابوجناب ضعیف ہے
باقی رجال رجال صحیح ہیں حدیث دلیل ہی مشروعیت رقیہ جنون پر مطابق اس حدیث
کے۔ اسمیں اسپر بھی دلیل ہی کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان کی ہوتی ہیں نعوذ باللہ منہ
وبہ یندفع قول من قال انہ لا سبیل للشیطان الی مثل ذلک قالہ الشوکانی رح معلوم ہوا
کہ یہ آیات آسیب زدہ کو بھی نافع ہوتی ہین باذن اللہ تعالے

دعاء جنون ایضًا

علاقہ بن صحار کا گذر ایک قوم پر ہوا وہان ایک دیوانہ تھا جسکو زنجیر مین باندھ رکھا تھا
انہوں نے اسکو فاتحۃ الکتاب سی رقیہ کیا وہ اچھا ہوگیا قوم نے سو بکریاں دیں یہ حضرتؐ
کے پاس آئے فرمایا ھل الا ھذا فلعمری من اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق ھذا لفظ
ابی داؤد واسنادہ صحیح ایک روایت میں آیا ہے کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھکی تھوک
جمع کرکے تھوکتے اخرجہ النسائی وابن السنی ایضًا

دعاء گزندم گزیدہ

حدیث ابو سعید میں آیا ہے ایک رہط کا سید گزدم گزیدہ تھا ایک صحابی نے اسپر فاتحہ پڑھکر
تھوکنا شروع کیا وہ اچھا ہوگیا قوم نے اسکو بکریاں دیں جب حضرتؐ سی ذکر آیا فرمایا
وما یدریک انھا رقیۃ اصبتم اقتسموا واضربوا لی معکم بسھم رواہ اھل الصحاح الستۃ کلھم بلفظ لہ

ترمذی کی روایت میں آیا ہے کہ فاتحہ سات بار پڑھی تھی نسائی وابن ماجہ سی معلوم ہوا کہ
راقی خود ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے تھے شوکانی کہتے ہیں حدیث دلیل ہی اسپر
کہ فاتحۃ الکتاب رقیہ نافعہ ہے اور تداوی کرنا ساتھ اوسکے صفت مذکور پر جائز ہی انتہی
مین کہتا ہوں اس حدیث ہی اس بات پر بھی استدلال باشارۃ النص ہو سکتا ہی کہ اگر اللہ تعالے
کسی شخص نیک بخت کو اس امر کا الہام کرے کہ فلاں سورت قرآن یا آیت قرآن فلاں امر
کے لئے نافع ہے تو ہوسکتا ہے جو اعمال آیات سی مشائخ نے لکھے ہیں اور بطریق مرفوع ثابت
نہیں ہیں انکے جواز پر یہی حدیث دلیل ہی وما یدریک انھا رقیۃ ہاں کیفیت عمل میں کوئی
ایسا امر اگر شامل نہو جو طریق شرعی سے بیگانہ سمجھا جائے یہی تلاوت وتفل و تعداد تکرار و
نحوہا ہو فقط دوسرا طریق رقیہ لدغہ عقرب کا یہ ہے کہ پانی میں نمک ملاکر اسپر سورہ کافرون
و معوذتین پڑھکر جای لدغ پر مل دی یہ کیفیت حدیث علی بن ابی طالب میں آئی ہے رواہ
الطبرانی مرفوعًا وقال فی مجمع الزوائد اسنادہ حسن حضرتؐ کو بچھو نے نماز میں ڈنک مارا تھا فرمایا
لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ پھر یہ عمل کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت
کیا ہی مگر بلفظ لا تدع نبیا ولا غیرہ شوکانی فرماتے ہیں وقد اجتمع فی ھذا الحدیث العلاج
بالامرین الالٰھی والطبیعی انتہی تیسرا عمل نیش کا یہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قطفا اس رقیہ
کو عبد اللہ بن زید نے حضرتؐ پر عرض کیا تھا آپ نے اذن دیا اور فرمایا انما ھی مواثیق
رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے اسکی اسناد حسن ہی حدیث دلیل ہی اسپر کہ جس رقیہ کے
معنی معلوم نہوں اسکا کرنا درست نہین ہی مگر اوسی صورت مین کہ شارع نے اسکو مقرر رکھا ہو
جسطرح اس حدیث میں ہی اسکے سوا اور جائز نہیں کیونکہ حضرتؐ نے رقیہ کو دو قسم ٹھیرایا ہے ایک رقیہ
حق دوسرے رقیہ باطل رقیہ حق وہ ہے جو قرآن یا حدیث سی ہو قولًا یا فعلًا یا تقریرًا رقیہ باطل

وہی جو اس طرح پر ہو سو جو احادیث نہی میں رُقیے سے آئی ہیں وہ ایسی رقیہ باطل پر محمول ہیں اور جو احادیث اذن رُقیے میں آئی ہیں وہ رقیۂ حق پر محمول ہیں واللہ اعلم

رقیۂ محروق

محمد بن حاطب کہتے ہیں میںنے دیگ اٹھائی میرا ہاتھ جل گیا میری ماں مجھکو ایک مرد کے پاس لیگئیں اور کہا اے رسول خدا اسکا ہاتھ جل گیا ہے فرمایا قریب لاؤ کچھ پڑھکر دم کر دیا میںنے نہ جانا کیا پڑھا پھر میںنے ماں سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھتے تھے کہا اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اخرجہ النسائی واحمد ورجالھما رجال الصحیح انکی ماں کا نام فاطمہ یا جویریہ ام جمیل تھا یہ حدیث اگرچہ رقیۂ محروق میں آئی ہے لیکن کچھ اسپر دلیل نہیں ہے کہ سوا محروق کے اور کسی پر نہ کیا جاے بلکہ ہر تکلیف پر کچھ بھی ہو یہ رقیہ کر سکتے ہیں خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی غیر محروق پر رقیہ کیا ہے جسطرح کہ حدیث رافع بن خدیج میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے ورجالہ رجال الصحیح

احتباس بول وحصاۃ

ایک شخص نے ابو الدرداء کے پاس آکر کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اس کو سنگریزہ ہو گیا ہے انہوں نے اسکو وہ رقیہ سکھا دیا جو حضرت سے سنا تھا ربنا انت الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل شفاء من شفائک ورحمتا من رحمتک علی ھذا الوجع وہ شخص ا ہو گیا اسکو ابو داؤد ونسائی نے روایت کیا ہے لفظ وجع اس جگہ صیغۂ صفت مشبہ ہے طیبین جمع ہے طبیب کی ہو

پھوڑا پھنسی

عائشہ کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی قرحہ یا جرح ہوتا حضرت اپنی انگلی سبابہ زمین پر اس طرح رکہتے پھر اٹھا کر کہتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا اخرجہ مسلم وایضا البخاری واھل السنن الا الترمذی لکن اس لفظ سے کان یقول للمریض انگلی میں کچھ ذرا سی خاک لگ جاتی اسکو موضع علت یا جرح پر رکھتی

درد دندان وگوش

جو شخص ہر چھینک کی وقت یوں کہیگا الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان اسکو کبھی درد دندان یا گوش نہ ہوگا رواہ ابن ابی شیبۃ عن علی بن ابی طالب موقوفا شوکانی رح فرماتے ہیں یمکن ان یکون ذلک شیئا قد حفظہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم و یمکن ان یکون مستند ذلک التجریب انتھی

آنکھ کا دُکھنا

انس کہتی ہیں حضرت کو جب رمد ہوتا یا کسی اور کو گھر والوں میں سے یا اصحاب سے تو دعا کرتے اللھم متعنی ببصری واجعلہ الوارث منی وارنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی رواہ الحاکم اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثار کی اور ظالم پر نصرت پانے کی جائز ہے وقد وردت بذلک احادیث ودلت علیہ آیات قرآنیہ

تپ

جسکو تپ آوے وہ یوں کہے بسم اللہ الکبیر اسکو حاکم وابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت انکو اوجاع وحمی میں اس کلمے کا کہنا تعلیم فرماتے تھے نعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار ھذا لفظ الحاکم وصححہ صحیح بخاری میں

ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے ایک اعرابی کی عیادت کی کہا لا باس طھور
انشاء اللہ تعالیٰ احادیث میں آیا ہی کہ تپ بھاپ ہی آگ کی یہ پانی سے سرد پڑجاتی ہی علاج
طب نبوی ہے وللہ الحمد

درد چشم وغیرہ

عثمان بن ابی العاص نے حضرتؐ سے کہا جب سے میں اسلام لایا ہوں میرے بدن میں درد رہتا ہے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ اور تین بار بسم اللہ کہہ پھر سات باریوں کہہ اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر ھذا لفظ مسلم ورواہ مالک فی المؤطا وابن ابی شیبۃ واھل السنن نسائی نی زیادہ کیا فاذھب اللہ ما کان بی فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہاں بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ رکھے اور یہ دعا پڑھے یہ جب ہے کہ درد ایک جگہ میں ہو اور اگر کئی جگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ پر ہر جگہ میں اسی طرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں وفی الاعداد التی تردد فی مثل ھذا الحدیث سر من اسرار النبوۃ ولیس لنا ان نطلب العلۃ فیہ والسبب الذی یقتضیہ کما فی عدد الرکعات والانصباء والحدود انتھی

وجود الم در بدن

کعب بن مالک نے کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا تم میں جب کوئی الم پائے تو نیچے الم کی ہاتھ رکھکر سات باریوں کہی اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ علی کل شیٔ من شر ما اجد رواہ احمد والطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہی اس حدیث کی سند میں ابو معشر ضعیف ہی اور توثیق اسکی لین ہی باقی رجال سند ثقات ہیں شوکانی کہتے ہیں وھذا الحدیث وان کان فی اسنادہ ابو معشر فالحدیث الاول الثابت فی الصحیح یشھد لہ اتم شھادۃ ویشد من عضدہ او توثقہ انتھی

اسمیں تحت الم آیا ہی اور حدیث اول میں موضع الم معلوم ہوا کہ ہاتھ اُس طرح پر رکھی کہ بعض فوق الم ہو اور بعض تحت الم واللہ اعلم حدیث انس میں آیا ہے رکھ ہاتھ اپنا اس جگہ کہ دکھ ہو پھر کہہ بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا اسکو طاق پھر پھر ہاتھ اٹھا اور پھر پڑھ رواہ الترمذی ترمذی سے مراد تین یا پانچ یا سات بار یا زیادہ اس سے پڑھنا مراد ہے جمع درمیان اسکی اور حدیث اول کے یوں ممکن ہی کہ ایک بار ہاتھ رکھکر سات بار پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری بار سات بار پڑھے اسمیں ان سب احادیث پر عمل ہو جائیگا اور زیادت الفاظ کو جمع کر لے مثلاً یوں کہی بسم اللہ اعوذ باللہ وبعزتہ وقدرتہ علی کل شیٔ من شر ما اجد واحاذر من وجعی ھذا

بیماری

عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ جب بیمار ہوتے معوذات پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب سختی وجع کی ہوتی تو میں پڑھکر اونپر ہاتھ پھیرتی بامید برکت رواہ الشیخان وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ موضع الم اگر خاص ہو تو اس جگہ دم کرے اور اگر الم سارے بدن میں ہو تو سب جگہ پھونکے یا جس جگہ چاہے اگر سب جگہ دم نہ کر سکے ایک روایت میں اس حدیث کی یہ آیا ہی کہ حضرت دونوں ہاتھ سے جہاں تک ہو سکتا مسح کرتے سر پر اور موٗنھ پر اور سامنے کے بدن پر تین بار اسی طرح کرتے ھکذا فی الصحیحین وھذہ الروایۃ تبین کیفیۃ المسح

حصول گزند و تلخی حیات

انس رفعا کہتے ہیں تمنا نہ کرے کوئی تم میں موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اسکو پہنچا ہے اور اگر بے کیے نہ بنے تو یوں کہی اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی رواہ الشیخان نووی نے کہا ہے ہمارے علما کہتے ہیں کہ یہ کراہت جب ہی کہ بسبب

کسی ضرر وغیرہ کے مرنا چاہے اور اگر ڈر سے دین کے بسبب فساد زماں کی ہو تو پھر یہ تمنا مکروہ نہیں ہے انتہی شوکانی فرماتے ہیں یہ تخصیص ساتھ مجرد استحسان کی ہے اسلیے کہ نہی عام ہے کسی حال میں بھی یہ آرزو نہ کرے ہاں اگر ضرر نازل ہو یا زندگی ناگوار ہو تو یہ دعا کرے کہ یہ دعا شارع نے بتائی ہے اور ڈرنا دین پر بسبب فساد زمان کی منجملہ مصداقات ضرر کے ہے بلکہ جو ضرر طرف دین کے ہوتا ہے وہ نزدیک مومن کے ضرر دنیا سے سخت تر ہے حاصل یہ ہے کہ کسی کو موت کی آرزو کرنا بسبب کسی شی کے انبار سے کوئی سی بھی خیر کیوں نہ ہو نہ چاہیے بلکہ اس تمنا سے عدول کر کے طرف اس دعا کے آئے۔

رقیۂ مرض

ابو سعید کہتے ہیں جبریل علیہ السلام آئے کہا ای محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہاں کہا بسم اللہ ارقیک من کل شیء یوذیک ومن شر کل نفس او عین حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ حضرت میرے پاس آئے فرمایا الا ارقیک رقیۃ رقانی بہا جبریل علیہ السلام میں نے کہا بلی بابی و امی فرمایا بسم اللہ ارقیک واللہ یشفیک من کل داء فیک ومن شر النفاثات فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد تین بار یہ رقیہ کیا اخرجہ الحاکم وابن ابی شیبۃ وابن ماجۃ وصححہ السیوطی حدیث علی میں رفعاً کہنا اس کلمے کا مریض کو آیا ہے اللھم اشفہ اللھم عافہ اخرجہ الترمذی والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین سلمان کو حضرت نے بلایا وہ بیمار تھے کہا یا سلمان شفی اللہ سقمک وغفر لک ذنبک وعافاک فی دینک وجسمک الی مدۃ اجلک رواہ الحاکم دوسرا شخص بجای سلمان نام اس مریض کا لے حدیث دلیل ہے اسپر کہ مریض کے لیے دعا کرنا ان الفاظ سے مستحب ہے

دعا مریض

ابن عباس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جسکی اجل حاضر نہیں ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اسکے یوں کہے اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک اللہ تو اللہ اسکو اس مرض سے عافیت دیگا اخرجہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن حبان وصححہ والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین حضرت نزدیک سر مریض کے بیٹھکر یہ کلمات کہتے رواہ النسائی وابن حبان یہ عدد و اسرار نبوت سے ہے ہمکو اسکے سبب سے بحث کرنا نہ چاہیے

مرض موت

سعد بن مالک کہتے ہیں حضرت نے دربارہ قولہ تعالی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فرمایا ہے جس مومن نے اسکو اپنی بیماری میں چالیس بار پڑھا اور مر گیا اسکو اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو ہو گیا اور سارے گناہ اسکے بخشدیے گئے اخرجہ الحاکم حدیث میں فائدۂ جلیلہ و مکرمت نبیلہ ہے کہ یہ دعا مریض کو نازل منازل شہدا کر دیتی ہے اور اگر بچ جاتا ہے تو اسکی سارے گناہ بخشدیے جاتے ہیں شوکانی فرماتے ہیں یہ کچھ مستبعد نہیں ہے اس لیے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے

مرض موت ایضاً

ابو سعید و ابو ہریرہ نے شہادۃ کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جس نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنی بیماری میں پھر مر گیا تو آگ اسکو نہ کھائیگی اخرجہ الترمذی وحسنہ ابن حبان وصححہ ورواہ النسائی واللفظ لہ اسکے بعد نسائی نے بعد لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے زیادہ کیا ہے کہ اپنی انگلیوں پر پانچ بار

گن کر فرمایا من قالھن فی یوم او فی لیلۃ او فی شھر ثم مات ذلک الیوم او فی تلک اللیلۃ
او فی ذلک الشھر غفر اللہ لہ ذنبہ شوکانی رح کہتے ہیں طعمہ نار نہ ہونا اسکے قائل کا اسلیے
ہے کہ یہ کلمات مشتمل ہیں توحید پر پانچ بار اور احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ من مات لا
یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ اور فرمایا ہے من کان اخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ
وورد بھذا المعنی احادیث کثیرۃ عن جماعۃ من الصحابۃ فی الصحیحین وغیرھما

مرض موت ایضاً

عائشہ کہتی ہیں میں نے حضرتؐ کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھ سے لگائے ہوئے
کہتے تھے اللھم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی اخرجہ البخاری ومسلم والترمذی
مراد رفیق اعلی سے انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین ہیں جنکا ذکر وحسن اولئک رفیقا میں
آیا ہے یا ملائکہ مقربین جنکو ملا اعلی فرمایا ہے جوہری نے کہا رفیق اعلی جنت ہے۔ یا یہ دعا ہے
اللہ سے ملنے کی کما یقال اللہ رفیق بعبادہ

ایضاً مرض موت

عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا اسمیں ہاتھ ڈالکر موںھ پر
پھیرتے اور کہتے لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات پھر کہتے فی الرفیق الاعلی یہاں تک کہ
مقبوض ہوئے اور ہاتھ جھک پڑا اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ترمذی کا لفظ
یہ ہے اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت غمرات سے مراد سختیاں موت کی ہیں

ایضاً مرض موت

حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ اخرجہ مسلم وابوداود والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اس باب میں ایک جماعت صحابہ سے احادیث آئی ہیں ابو داؤد کا لفظ یہ ہے

لقنوا موتاکم قول لا الہ الا اللہ مراد ملقنین سے یہی کہ حضار میت کو کلمہ طیبہ یاد دلائیں کیونکہ
حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جسکا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا وہ جنت میں
جائیگا رواہ ابو داؤد اسکی سند میں صالح بن ابی عریب کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
واخرجہ ایضا احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد وقد وردت احادیث بمعناہ
ذکرہ الشوکانی رح فی شرح المنتقی

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہل بن حنیف میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت کا اللہ سے بصدق دل کریگا
اللہ اسکو منازل شہدا میں پہونچا دیگا گو اپنے بستر پر مر جائے اخرجہ مسلم وابوداود
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ شوکانی فرماتے ہیں والحدیث یدل علی مشروعیۃ سوال
العبد لربہ ان یکتب لہ الشہادۃ فان کتبھا لہ فبھا ونعمت وان لم یکتبھا لہ نال منازل
الشھداء وبلغہ اللہ الیھا واعطاہ مثل ما اعطاھم انتھی میں اس جگہ صدق دل سے اپنے رب
سے یہ سوال کرتا ہوں اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک
اللھم آمین

دعا میت

ابو سلمہ مر گئے تو حضرتؐ نے ام سلمہ سے کہا یہ کہہ اللھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ
اخرجہ مسلم بطولہ وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ دوسری روایت میں
یوں ہے کہ یہ دعا کی اللھم اغفر لابی سلمۃ وارفع درجتہ فی المھدیین واخلفہ فی
عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ یا رب العالمین وافسح لہ فی قبرہ ونور لہ فیہ اخرجہ
مسلم وغیرہ پھر اسپر یس پڑھے اسلیے کہ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے کہ یس دل ہے قرآن کا

کوئی شخص اسکو نہیں پڑھتا بارادۂ خدا و دار آخرت لیکن اللہ اسکو بخشدیتا ہی تم اسکو
اپنے مردوں پر پڑھا کرو اخرجہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ واحمد و
ابن حبان والحاکم وصححاہ لیکن ابن قطان نے اسکو معلل باضطراب و وقف وجہالت
حال ابو عثمان راوی کہا ہے اور دارقطنی نے ضعیف الاسناد مجہول المتن ٹھیرا کر لکھا ہے
ولا یصح فی الباب حدیث انتہی ابن حبان نے کہا المراد بقولہ اقرءوھا علی موتاکم من
حضرہ الموت ورده المحب الطبری وقال ھو علی ظاھرہ قال الشوکانی وھذا ھو الصواب
ولا رجہ لاخراجہ من معناہ الحقیقی انتہی

دعاء مصیبت زدہ

ام سلمہ کہتی ہیں حضرت نے فرمایا نہیں ہے کوئی بندہ جسکو کوئی مصیبت پہونچی اور وہ یہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اجرہ اللہ فی مصیبتہ واخلف لہ خیرا منھا انفرد بہ مسلم قال اللہ تعالی الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ و اولئک ھم المھتدون یہ کلمہ ہر مصیبت میں کہا جاتا ہے صاحب میت بھی اسکو کہے تو مصیبت رفع ہو کر بدل خیر حاصل ہوگا عاجلاً یا آجلاً انشاء اللہ تعالی

دعاء تعزیت

اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت کا نواسہ مرگیا فرمایا ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء عندہ باجل مسمی اور فرمایا اسکی ماں سے کہو کہ صبر و احتساب کرے اخرجہ الشیخان معاذ کا بیٹا مرگیا تھا حضرت نے انکو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر

والھمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واھلینا واولادنا من مواھب اللہ عز وجل الھنیئۃ وعواریہ المستودعۃ یمتع بھا الی اجل معدود ویقبضھا لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی وکان ابنک من مواھب اللہ الھنیئۃ وعواریہ المستودعۃ متعک بہ فی غبطۃ وسرور وقبضہ منک باجر کبیر و الصلوۃ والرحمۃ والھدی ان احتسبت فاصبر ولا یحبط جزعک اجرک فتندم واعلم ان الجزع لا یرد شیئا ولا یدفع حزنا وما ھو نازل فکان قد والسلام اخرجہ الحاکم وابن مردویہ من حدیث معاذ قال الحاکم غریب حسن وزاد ابن مردویہ فی کتاب الادعیۃ فلیذھب اسفک ما ھو نازل بک فکان قد والسلام

دعاء رفع وحمل سریر جنازہ

ابن عمر نے کہا ہی بسم اللہ کہے رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفاً جابر بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں ہمراہ بسم اللہ کے تسبیح بھی کرے رواہ ابن ابی شیبۃ ایضاً پھر نماز جنازہ پڑھے تکبیر کہے پھر فاتحہ پڑھے پھر درود پڑھے پھر اللھم انہ عبدک وابن امتک الخ رواہ الحاکم وہ دعاءیں جو حدیث عوف بن مالک میں آئی ہیں اسکو مسلم نے روایت کیا ہی وہ نہایت صحیح ہیں اگرچہ سائر ادعیہ ماثورہ کفایت کرتی ہیں وہ دعا یہ ہی اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ واکرم نزلہ ووسع مدخلہ واغسلہ بالماء والثلج والبرد ونقہ من الخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ وزوجا خیرا من زوجہ وادخلہ الجنۃ واعذہ من عذاب القبر وعذاب النار شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں لیس فی ھذا الحدیث تعیین الموضع الذی یقال فیہ ھذا الدعاء فیقولہ المصلی علی الجنازۃ بعد ای تکبیرۃ اراد وقد وردت ادعیۃ غیر ما ذکر ھھنا فینبغی للمصلی

علی الجنازة ان یاتی منہا بما امکنہ واذا استکثر من ذلك فهو الصواب فان هذا الموطن لا ینبغی فیہ الا المبالغة فی الدعاء والترحم لانہ قد اتی بذلك المیت الی اخوانہ من المسلمین لیدعوا لہ من صلی منہم علیہ وندبہم الشارع الی ذلك وشرعہ لہم انتہی پھر جب مردے کو قبر میں رکھے تو کہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارة اخری رواہ الحاکم عن ابی امامة وقد ضعف ابن حجر اسناد هذا الحدیث اور کہنا بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ کا حدیث عمر بن خطاب میں مرفوعاً آیا ہے رواہ اهل السنن الا ابن ماجة ورواہ ابن حبان وصححہ ترمذی نے کہا حسن غریب نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ کہو۔ پھر بعد فراغ کے دفن سے استغفار کرے اللہ سے اسکے لیے سوال تثبیت کا کرے کیونکہ وہ اس وقت مسئول ہوتا ہے اخرجہ ابوداؤد والحاکم من حدیث عثمان بن عفان وقال صحیح الاسناد والبیہقی باسناد حسن صحیح مسلم میں آیا ہے کہ عمرو بن عاص نے کہا تھا جب تم مجھکو دفن کر چکو تو پاس میری گور کی اتنی دیر تک ٹھیرنا کہ اونٹ کو نحر کرکے اسکا گوشت تقسیم کرتے ہیں تاکہ میں تم سے استیناس کروں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں انتہی پھر بعد دفن کے قبر پر اول و آخر سورۂ بقرہ پڑھے رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر نووی نے کہا اسکی اسناد حسن ہے گو ابن عمر ہی کا قول ہو کیونکہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاتی ہے یا عموم فضل تلاوت بقرہ سے استعلام کیا ہو بابت انتفاع میت تلاوت بقرہ واللہ اعلم

دعای زیارت قبور

حضرت نے عائشہ کو یہ دعا وقت زیارت قبور کے پڑھنا بتایا تھا السلام علیکم اهل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیة اخرجہ مسلم

والنسائی وابن ماجة وزاد انتم لنا فرط ونحن لکم تبع اللہم لا تحرمنا اجرہم ولا تفتنا بعدہم یہ تعلیم دعا تھی کہ لوگ اس طرح پڑھا کریں اس سے استدلال جواز زیارت پر واسطے مستورات کے کما ینبغی نہیں ہے واللہ تعالے اعلم

باب سوم بیان میں بعض آیات واحادیث متفرقہ کے واسطے احوال وعوارض متفرقہ کے

دفع تعب

اسکا ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت نے عوض خادم کے فاطمہ علیہا السلام کو وقت جانے کے بستر پر حکم پڑھنے تسبیح وتحمید وتکبیر کا دیا تھا ہر کلمہ ۳۳ بار کہا جائے علی مرتضی کہتے ہیں ما ترکتہا ولا لیلة صفین شرجی فرماتے ہیں جو شخص اس عمل پر مواظبت کریگا وہ تعب و درماندگی جسم میں نہ پائیگا اعمال شاقہ جسمیہ اسپر آسان ہوجائینگے وذلك مجرب حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سوتے وقت سورۂ اخلاص ومعوذتین پڑھکر ہاتھوں پر دم کرکے بدن پر پھیرنا تین بار اوپر مذکور ہو چکا ہے وذلك نافع من جمیع الاوجاع باذن اللہ تعالی

حبس شیطان

ابن عمر کہتے ہیں جو شخص بستر پر یہ آیت پڑھکر سوئیگا انما المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ و کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ فامنوا باللہ ورسلہ ولا تقولوا ثلثة انتہوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموات وما فی الارض وکفی باللہ وکیلا اللہ تعالی اس سے ایذا کو دور اور شیطان کو روک دیگا

کثرت احتلام

بعض صالحین نے فرمایا ہے جب تو سونے کو بستر پر آئے تو سورۂ والسماء والطارق تا لفظ ناصر پڑھکر سوئے۔ کثرت احتلام کی جاتی رہیگی ایک شخص نے ایسا ہی کیا احتلام منقطع ہو گیا وللہ الحمد

جاگنا وقت خاص پر شب کو

بعض صلحاء نے کہا ہے جو شخص وقت خواب کے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تا آخر سورہ کہف اور قولہ تعالے قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ ھُمْ عَنْ ذِکْرِ
رَبِّھِمْ مُّعْرِضُوْنَ پڑھکر اللہ سے یہ سوال کریگا کہ میں فلاں وقت فلاں ساعت بیدار
ہو جاؤں تو وہ اس وقت پر جاگ اٹھیگا وقد جرب ذلک جماعۃ وصح۔

سرق وحرق

پڑھنا آخر سورہ بنی اسرائیل کا سوتے وقت امن دیتا ہے اس رات کو چوری اور آگ
میں جلنے سے اور وہ شخص مع اپنے ولد اور مال کی اللہ کے حفظ میں رہتا ہے وللہ الحمد

دفع خواب پریشان

سوتے وقت یہ کہنا اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَثِقْتُ بِاللّٰہِ رَدَدْتُ اُمُوْرِیْ اِلَی اللّٰہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ و
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم موجب اسکا ہوتا ہے کہ خواب میں سوائے خیر کے
اور کچھ نہ دیکھے بلطف اللہ تعالی

دفع قلت نوم

مجد الدین شیرازی نے کتاب الصلوۃ والبشر میں لکھا ہے ایک شخص نے بعض علماء سے کہا
کہ مجھے نیند بہت کم آتی ہے کہا سوتے وقت یہ آیت پڑھ لیا کر اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

حفظ از سوء شیطان

حافظ ابو موسی نے اپنی سند سے تا عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کیا ہے
کہ ایک مسافر کا گذر ایک مرد خوابیدہ پر ہوا دیکھا کہ اسکے پاس دو شیطان موجود ہیں

ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نائم کے پاس جا کر اسکے دل کو بگاڑ دے وہ گیا اور
پھر آکر کہا کہ وہ ایک آیت پڑھکر سویا ہے ہمکو اسپر راستہ نہیں ملتا پھر وہ دونوں چل دیے
مسافر نے اس نائم کو جگا کر یہ حال کہا اور پوچھا تم کون سی آیت پڑھکر سوئے ہو کہا یہ آیت
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی
الَّیْلَ النَّھَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ **ف** بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص سورہ اخلاص معوذتین
والھکم الہ واحد الآیۃ اور آمن الرسول تا آخر سورہ اور آخر سورہ کہف پڑھکر یہ کہیگا اللھم
امنی نومۃ العافیۃ برضاک وایقظنی بالعافیۃ وارنی فی منامی مایسرنی ویفرحنی ولا
ترنی مایسوءنی ویحزننی انک علی کل شیء قدیر پھر سو رہیگا تو اللہ کے اذن سے ایسی چیز
دیکھے گا جو اس کو خوش کریگی

برای فزع وارق

کتاب ترمذی میں آیا ہے کہ خالد بن ولید نے حضرت سے شکایت کی کہ نیند نہیں آتی
ہے فرمایا اپنے بستر پر یہ دعا کر اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین
السبع وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا
ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی علی عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک لا الہ الا
انت سنن ابو داود و ترمذی میں آیا ہے کہ حضرت واسطے فزع کے یعنی نیند میں ڈر جانیکی
یہ دعا انکو سکھاتے تھے اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ و شر عبادہ
من ھمزات الشیاطین وان یحضرون ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اولاد عاقل کو یہ دعا
سکھاتے اور غیر عاقل کے لیے لکھکر لٹکا دیتے **ف** طبرانی کہتے ہیں ایک شخص نے

حضرتؐ سے شکایت وحشت کی فرمایا کہ سُبحَانَ المَلِكُ القُدُّوسُ رَبُّ المَلَائِكَةِ وَالرُّوح
جَلَّلَتِ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضِ بِالعِزَّةِ وَالجَبَرُوتِ اس شخص نے یوں ہی کیا اللہ نے اسکی وحشت
دور کر دی صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جب کوئی تم میں خواب مکروہ دیکھے تو بائیں طرف تین بار
تھتکاری اور شیطان اور اس رؤیا سے تعوذ کرے اور کسی سے نہ کہے اور کروٹ بدل لے
وہ خواب اس کو ضرر نہ پہونچائیگی

حضرتؐ کو خواب مین دیکھے

ہزار بار سورہ کوثر طہارت پر پڑھکر خواب میں جانے سے رؤیت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی میسر آتی ہے شرجی نے کہا ذٰلِكَ مُجَرَّبٌ۔
سحر کرشمۂ وطلعتش بہ خواب می دیدم زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست

دفع جن

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بعض معادن پر والی تھے لوگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں
کہا کثرت سے اذان ہر وقت کہا کرو چنانچہ ایسا ہی کیا پھر کسی جن کو وہاں نہ دیکھا

دفع ہم

علی مرتضیٰ کہتے ہیں حضرتؐ نے مجھکو مہموم دیکھکر فرمایا بعض اہل اپنی کو حکم دے کہ وہ تیری
کان میں اذان کہدیں کہ یہ دوا ہم کی ہے میں نے ایسا ہی کیا مجھ سے ہم دور ہو گیا

براے صرع

بعض علما نے ایک مرگی والے کے داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی تھی وہ اچھا ہو گیا

براے راہ یابی

بعض علماء صالحین نے کہا ہے آدمی جب راہ بھول جاوے تو اذان کہے اللہ اسکو راہ بتا دیگا

حفظ وبسط رزق

حسن بصری کہتے ہیں ایک جماعت اہل اقتدار کی عادت تھی کہ وہ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ
مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَّحِيمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا
فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ بعد ہر نماز فرض کے
پڑھا کرتے اور کہتے تھے بہا نحفظ وبہا نرزق پھر کہا مجھکو گمان ہے کہ یہ بات قولہ علیہ توکلت
سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

نصر فی الحرب

ولی کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل نے کہا ہے چار آیتیں ہیں سامنے دشمن کے پڑھنے سے
دشمن مغلوب مقہور ہو جاتا ہے آدمی جس شخص سے خائف ہوا سکے روبرو پڑھے اللہ
اسکو شر سے اسکے بچا لیگا ہر آیت میں دس قاف ہیں ایک آیت بقرہ میں ہے الم تر
الی الملاء من بنی اسرائیل الی قولہ واللہ علیم بالظالمین دوسری آل عمران میں لقد سمع اللہ
قول الذین قالوا۔ الی اخر الایۃ تیسری سورہ نسا میں الم تر الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم
الی اخر الایۃ چوتھی سورہ مائدہ میں واتل علیھم نبا ابنی ادم بالحق تا آخر آیت بعض اہل علم نے
کہا ہے کہ اگر ان آیات کو لکھکر نیزہ وغیرہ میں بمقابلۂ عدو لٹکا دیا جاوے وقت حرب کے
تو وہ مخذول ہو کر بھاگ جائیں شرجی کہتے ہیں وقد جرب ذلك وصح بحمد اللہ تعالیٰ

ہتھیار اثر نہ کرے

سورہ ہود کو لکھا اپنے پاس رکھے کوئی حرف نہ ٹوٹے نہین اسپر ہتھیار کا اثر نہو گا بلکہ اسکو
نصر وظفر حاصل ہوگی اور اسکی ہیبت پڑیگی اسی طرح اگر ایک مٹھی مٹی کی لیکر اور اوسپر
شاہت الوجوہ پڑھکر دشمن پر پھینک مارے شکست دیو
سیھزم الجمع ویولون الدبر پڑھکر

ہو جاتی ہے وذلک من المجربات اسی طرح حرب میں روبروی دشمن حم لا ینصرون کہی حضرت نے بعض غزوات میں اسی طرح کیا تھا اور صحابہ کو اسکے کہنے کا حکم دیا تھا حبیب بن مسلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا کہنا وقت ملاقات عدو کے مستحب رکھتے تھے ابن ابی الدنیا نے کہا ایک قوم نے ایک حصن کا حصار بلاد روم میں کیا تھا اور یہی کلمہ کہا اور تکبیر کہی قلعہ پھٹ پڑا دشمن بھاگ گئے وللہ الحمد والمنۃ

چشم زخم

یہ عزیمت واسطے نظر بد کے مجرب ہے یہ آیت پڑہے لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون فارجع البصر ہل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وہو حسیر اسی طرح جو کوئی عائن یا ساحر کو یا فلان لکہکر اور اسکا نام لیکر وقت نظر لگنے کے یا اثر سحر کے پکاریگا تو عمل اسکا باطل ہو جائیگا شرحی نے کہا وقد جرب ذلک وصح سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نظر لگ گئی تھی حضرت نے عائن سے کہا اپنی مونہہ ہاتھوں پاؤں کو دہو اور داخل ازار کا غسل کر پھر وہ پانی معیون پر ڈالا فوراً اچھا ہو گیا

ایضا برائے چشم زخم

کوئی پاک کپڑا ایا تاگا تین گز لیکر اور ناپ کر پاس اسکے رکہدے جو اس معیون کو رکھتا ہے پھر اس عزیمت کو بار بار پڑہے پھر اس کپڑے یا تاگے کو ناپے اگر گھٹے یا بڑھے تو اثر نظر ہے اور جو کم و بیش نہو تو پھر وہ نظر نہیں ہے عزیمت یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بلاغ الا باللہ تین بار اسی طرح کہے پھر تین بار سورہ فاتحہ پڑہے پھر کہے عزمت علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وبنور عظمۃ وجہ اللہ بما جری بہ القلم

من عند اللہ الی خیر خلق اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عزمت علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق اصیا اشراہیا ادونای اصباؤت ال شدی عزمت علیک ایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق شہت بہت اشہت یا قطاع النجا النجا الوحا الوحا الذی لا یقوی علیہ ارض ولا سما اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ کما اخرج یوسف علیہ السلام من الجب الضیق وجعل لموسی فی البحر طریق والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی واللہ تعالی بریء منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف قل ہو اللہ احد اللہ الصمد تا آخر سورت اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ تا آخر سورت فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم انتہی میں کہتا ہوں اس عزیمت کو واسطے دفع نظر بد کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی قول جمیل میں لکہا ہے چند الفاظ کا تفاوت ہے میں ہمیشہ اسکو اطفال اہل بیت پر کیا کرتا ہوں ہمیشہ مجرب پایا کبھی بحمدہ تعالی تخلف اثر نہیں ہوا شرحی رحمہ اللہ نے ایک اور عزیمت بھی چشم زخم کی آیات سے لکھی ہے وہ بھی نافع ہے۔

برای زبان بندی

شرحی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے ہذہ سکتۃ مجربۃ تقرأ ثلث مرات یعنی اس کو تین بار پڑہے اللہم یا من شانہ الکفایۃ وسرادقہ الرعایۃ یا من ہو الغایۃ والنہایۃ اختم علی لسان فلان بن فلانۃ اللہم وعلی سمعہ وقلبہ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالہا ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ... صم بکم عمی فہم لا یرجعون پھر تین باریوں کے

ابصارهم غشاوة کھیعص لا یتکلمون حمعسق لا یعقلون

ایضا برائے عقد لسان

جسکے شر سے ڈر ہو اسکے پاس وقت دخول کی یہ کہے الیوم نختم علی افواههم ولا یؤذن لهم فیعتذرون صم بکم عمی فهم لا یعقلون

برای خوف از سلطان وغیرہ

کھیعص کفیت حمعسق حمیت داہنے ہاتھ کی انگلی کو بند کرے لفظ اول کی ہر حرف کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرلے لفظ ثانی کے ہر حرف کی نزدیک پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کیے چلا جاے پھر دونوں کو اسکی سامنے کھولدے جس سی ڈرتا ہے شرجی نے کہا فانه یامن من شره ولا یری مکروها باذن الله تعالی یہ عمل بعینہ قول جمیل میں مذکور ہی اس لفظ سی وسمعته یقول من خاف ذا سلطان فلیقل الخ شفاء العلیل میں کہا ہی لفظ اول سی کھیعص اور لفظ ثانی سی حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسری انگلی بند کرلی اور یای تحتانی کے بعد تیسری انگلی اور عین کی بعد چوتھی اور صاد کے بعد پانچویں بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ کی بند کرلے انتہی میں کہتا ہوں میں نے اس عمل کا بارہا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد امام غزالی نے کتاب خواص القرآن میں فرمایا ہے بعض صالحین نے یہ آیت سنی حمعسق کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک الله العزیز الحکیم کہا میں نے معلوم کیا کہ اسمیں کوئی سر الہی ہے میں نے اوسکو وقت شدائد کے سپر ٹھیرایا مجھکو یہ ایک رقبہ ہاتھ آیا شرجی کہتی ہیں وما یقال عند من یخاف شره اللهم انی ادرءبک فی نحره واعوذبک من شره اللهم اکفنیه کیف شئت

وبما شئت اللهم علیک بفلان فانه لا یعجزک ویقال فی وجه من یخاف شره ویطلب منه حاجة اللهم انی اسألک خیره وخیر ما جبلته علیه ومن قال عند الدخول علی من یخاف شره رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا لم یضره شئ باذن الله تعالی

برای وقایت از ہر سوء

بعض علما نے کہا ہے جو شخص ہر دن پچیس بار یہ کلمہ کہیگا استغفر الله العظیم الذی لا اله الا هو الحی القیوم الذی لا یموت ابدا واتوب الیه وہ اپنی نفس و مال و ولد میں کوئی شی مکروہ نہ دیکھیگا شرجی نے مجرب صحیح کہا ہی کعب احبار کہتی ہیں قرآن میں سات آیات ہیں میں جب انکو پڑھتا ہوں تو کچھ پروا نہیں کرتا اگرچہ آسمان زمین پر منطبق ہوجائے تب بھی اللہ کے اذن سی میں نجات پاؤنگا ایک قل لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا هو مولانا وعلی الله فلیتوکل المؤمنون دوسری وان یمسسک الله بضر فلا کاشف له الا هو وان یردک بخیر فلا راد لفضله یصیب به من یشاء من عباده وهو الغفور الرحیم تیسری وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها ویعلم مستقرها ومستودعها کل فی کتاب مبین چوتھی انی توکلت علی الله ربی وربکم ما من دابة الا هو آخذ بناصیتها ان ربی علی صراط مستقیم پانچویں وکاین من دابة لا تحمل رزقها الله یرزقها وایاکم وهو السمیع العلیم چھٹی ما یفتح الله للناس من رحمة فلا ممسک لها وما یمسک فلا مرسل له من بعده وهو العزیز الحکیم ساتویں ولئن سألتهم من خلق السموات والارض لیقولن الله قل افرأیتم ما تدعون من دون الله ان ارادنی الله بضر هل هن کاشفات ضره او ارادنی برحمة هل هن ممسکات رحمته قل حسبی الله علیه یتوکل المتوکلون

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی ان آیات کا قاری یا حامل ہوگا اگر اسپر پہاڑ
عذاب کا برابر کوہ احد کے آئیگا تو بھی اللہ انکی برکت سے اسکو اٹھا دیگا علی مرتضی
نے فرمایا ہے جسنے آیات ہفتگانہ کو اپنا وظیفہ صبح و شام کا کیا وہ آفات زمانہ طوارق
حدثان سے امن میں ہوا اللہ کے جلباب حفظ میں کید اعداء سے گیا اسکی حفاظت کے
سراپردہ میں انواع شر و بلایا سے باذن خدا داخل ہوا شرجی کہتے ہیں فعلیک بالمحافظۃ
علیہا واللہ ولی المتقین

برارت من النار

بعض صلحاء کو مرض سخت ہوا بیہوشی ہوگئی ملک الموت کو اس حالت میں دیکھا کہا میں
تیرے لیے برارت نار سے لکھدوں کہا ہاں ایک ورق پر لکھا پایا استغفر اللہ استغفر اللہ
سارا کاغذ ظاہراً باطناً اسی سے مملو تھا کہا ھذہ براءۃ من النار مریض اس مرض سے
اچھا ہوگیا اور مدت تک زندہ رہا وہ ورقہ نزدیک اسکے تھا و قد قال تعالی
وما کان اللہ معذبہم وھم یستغفرون

جلب رزق

اسلیے کثرت استغفار سے بڑھکر کوئی چیز نہیں ہے یہ جس طرح ماحی ذنوب ہے اسی طرح
جالب رزق ہے قال تعالی فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم
مدرارا و یمددکم باموال و بنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار استسقاء کیا استغفار
سے زیادہ کچھ نہ کہا پوچھا تو فرمایا لقد طلبت الغیث بمجادیح السماء
پھر آیت پڑھی استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا
الی اجل مسمی

غفران ذنب و کفایت ہم

اس باب میں درود شریف تریاق مجرب ہے فضائل درود کے رسالہ زیادۃ الایمان
میں بہت سے لکھے ہیں ابی بن کعب نے جب یہ کہا اجعل لک صلوتی کلہا تو فرمایا
اذن یغفر ذنبک وتکفی ہمک رواہ الشیخان والترمذی وغیرہم شرجی کہتے ہیں
جمیع الاذکار لا تفید ولا تقبل الا مع حضور القلب الا تلاوۃ القرآن والصلوۃ
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فانہما یقبلان مع عدم حضور القلب انتہی
حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک بار کے درود پر اللہ دس بار رحمت کرتا ہے سو اس سے
بڑھکر اور کیا فائدہ ہوگا کہ اللہ اپنے بندے پر رحمت کرے قول جمیل میں کہا ہے واوصانی
بمواظبۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل یوم وقال بہا وجدنا ما وجدنا انتہی

دفع کربت

ایک شخص صالح ایک کربت میں گرفتار تھے اونھوں نے اس درود کا وظیفہ کیا اللھم
صل علی محمد ن النبی الامی الطاہر الزکی صلوۃ تحل بہا العقد وتفک بہا الکرب
اللہ نے انکو اس کربت سے رہائی بخشی یہ بھی آیا ہے کہ کوئی دعا بے درود کے قبول
نہیں ہوتی ہے **حکایت** ایک شخص کا باپ بعض بلاد میں مرگیا اسکا موںھ و بدن سیاہ
ہوگیا پیٹ پھول گیا اسنے کہا لاحول ولا قوۃ۔ موت غربت اور اس حالت پر نہایت
تعب ہوا اتنے میں وہ سو گیا دیکھا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اسکے باپ کے
بدن پر ہاتھ پھیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا میں تیرا نبی محمد رسول خدا ہوں صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم۔ تیرا باپ مسرف تھا لیکن مجھپر درود بہت بھیجتا تھا میں اس حالت کے دور
کرنے کو آیا اسکی آنکھ کھل گئی دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا اللہ تعالی کی حمد کی

اور اسی طرح کفن دفن کیا انتہی ۵

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو ۔ تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منہ بد کا
بنینگی جس گھڑی سامان عشرت بزم جنت میں ۔ کھلیگا حال امت کو تری انعام بیحد کا
خدا ان مانگی کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو ۔ ترا دست دعا ضامن ہی جب کل مقاصد کا

تحصن من جمیع الآفات

اس مطلب کے لیے کوئی شی نافع تر ذکر خدا سے نہیں ہے فضائل ذکر کے حصن حصین وعدۃ و نزل الابرار میں یکجا لکھے گئے ہین ادنے فائدہ اس ذکر کا یہ ہے کہ ذاکر ہمنشین مذکور ہوتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت عمل ہوگی ذکر شارح صدر مزیل قسوت قلب جالب رزق وغیرہ منافع ظاہر و باطن ہے ایک عالم باعمل نے ذکر میں ایک کتاب مستقل لکھی ہے اسمیں سو فائدے دین و دنیا کے بتائے ہیں گر نجات دارین و فوز کونین کا یہی ذکر رب العالمین ہے پس بس الفاظ اذکار کے جیسے تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہا کتب ادعیہ و حدیث مین معروف ہیں حضرت نے فرمایا تھا لایزال لسانک رطبا من ذکر اللہ **حکایت** مالک بن انس کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا معاملہ کیا کہا مجھے اس کلمے نے بخش دیا جسکو عثمان بن عفان وقت رویت جنازہ کے کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لایموت ابدا ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے رفعًا ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہر روز سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہی اسکو کبھی فاقہ نہیں پہونچتا ایک جماعت مشائخ نے کہا ہی اللہ نے جب حملۂ عرش کو حکم حمل عرش کا دیا اونھوں نے کہا اے رب ہمکو اتنی طاقت نہیں ہے فرمایا یہ کلمہ کہو جب کہا تو عرش کو اٹھا لیا شرجی کہتے ہیں وقالوا لهذه الكلمة تاثير عظيم في معاناة الاشغال الصعبة وتحمل المشاق وفي الدخول على من يخاف شره انتهى ابو موسی اشعری

سے فرمایا تھا الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ قال بلی یا رسول اللہ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ رواہ البخاری وغیرہ

دفع انواع بلا بدعا

دعا کا حکم قرآن و حدیث مین بشد و مد تمام آیا ہے کتب ادعیہ میں فضائل و منافع و فوائد اوسکی مذکور ہین جو دعا سے محروم ہی وہ ہر خیر سے محروم ہی افضل دعا اور اقرب الی الاجابۃ وہ ہی جو ساتھ حضور قلب و صدق التجا کے ہو گویا داعی لجۂ بحر میں غریق ہی سوا اللہ کی اوسکو کسی اور سے کچھ تعلق نہیں ہی جسطرح حال ذو النون علیہ السلام کا تھا لہذا حضرت نے فرمایا ہے دعوۃ اخی ذی النون لا یدعو بہا عبد مسلم فی شی قط الا استجیب لہ رواہ الترمذی وغیرہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے جو شخص اپنی دعا میں پانچ بار لفظ ربنا کہتا ہے اسکی دعا قبول ہوتی ہی اسکو آیات آخر سورۂ آل عمران سے اخذ کیا ہی کہ انمیں یہ لفظ پانچ بار آیا ہی پھر کہا ہی فاستجاب لهم ربهم شرجی کہتے ہیں احسن الدعاء ما کان فی القرآن انتہی میں کہتا ہوں جملہ ادعیۂ قرآن کتاب نزل الابرار میں یکجا جمع ہیں اور حزب اعظم میں بھی موجود ہیں پھر بعد قرآن کے وہ ادعیہ ہیں جو سنت مطہرۂ صحیحہ سے ماثور ہیں انسے بہتر کوئی دعا نہیں ہے دین دنیا کا کوئی مطلب ایسا نہیں ہی جو انمین مذکور نہو پھر وہ ادعیہ صحیحہ جو اولیاء متقین سے سند صحیح ثابت ہیں اوقات دعا و اماکن اجابت دعا و آداب دعا کا ذکر عدۃ حصن حصین میں مرقوم ہے دعا ساعت جمعہ میں قبول ہوتی ہی اس ساعت میں اختلاف ہے دو قول قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ پڑھنے سے تا ختم نماز وقت اجابت کا ہے دوسرے آخر روز جمعہ قبیل مغرب بلکہ یہی قول قوی ہے اور یہ قول مجرب ہے مینے بھی اسکا تجربہ ہر دو ساعت میں کیا صحیح پایا وللہ الحمد

ردضالہ وآبق

اہل علم نے کہا ہے جسکی کوئی چیز ضائع ہوجائے وہ یاحفیظ ایک سو انیس بار بلا کم وبیش کہکر یہ آیت پڑہے یٰبُنَیَّ اِنَّہَا اِنۡ تَکُ مِثۡقَالَ حَبَّۃٍ مِّنۡ خَرۡدَلٍ فَتَکُنۡ فِیۡ صَخۡرَۃٍ اَوۡ فِی السَّمٰوٰتِ اَوۡ فِی الۡاَرۡضِ یَاۡتِ بِہَا اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ لَطِیۡفٌ خَبِیۡرٌ اسکو بھی ایک سو انیس بار تکرار کرے اللہ تعالی اسکی ضالہ کو رد کردیگا اور اوس شی کو محفوظ رکہیگا شرجی نے کہا صحیح مجرب حکایت رسالۂ قشیری مین کہا ہے جعفر خالدی کی انگوٹھی دجلہ مین گرگئی اونکے پاس دعا مجرب واسطے ضالہ کے تھی اونہون نے وہ دعا پڑہی وہ نگین اونکو درمیان اوراق کتاب کی مل گیا وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوۡمٍ لَّا رَیۡبَ فِیۡہِ اجۡمَعۡ عَلَیَّ ضَالَّتِیۡ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ

عزیمت اخذ سارق

دو آدمی ایک ابریق لیکر مقابل یکدیگر بیٹھین اور اوسکو درمیان سبابتین کی اوٹھائین اور نام متہم کا ابریق مین لکھین اور سورہ یٰسٓ تا وجعلنی من المکرمین پڑہین اگر سارق وہی ہے تو ابریق دور کریگا اگر نہ پھرے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے متہم کا لکھی واحدًا بعد واحدٍ جسکے نام پر چکر کھائے وہی چور ہے شرجی نے کہا وذلک مجرب

برائے تپ

اسکو لکھکر بازو پر تپ زدہ کی باندہ دیا جای باذن اللہ جلد صحت ہوگی بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم وتشرب الدم وتہشم العظم امابعد یا ام ملدم ان کنت مومنۃ باللہ والیوم الاخر فبحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق عیسی بن مریم علیہما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا ہشمت لہ

عظما وتحولی عنہ الی من اتخذ مع اللہ الٰہا اخر لا الٰہ الا اللہ العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ من اللہ واللہ بریءٌ منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ذکرہ الشرجی اسکو قول جمیل میں بھی نقل کیا ہے اور رقیہ محموم ہیں ام ملدم زبان عرب مین تپ کی کنیت ہی اور بجای فلاں بن فلانہ کے نام مریض کا اور اسکی ماں کا لکھے پھر کہا ہے کہ ایک عمل دفع تپ کا یہ بھی ہی کہ ہر روز بعد نماز عصر کی سورۂ مجادلہ تین بار تپ والے پر پڑہے انتہی مجھکو رقیۂ مذکور کا بارہا تجربہ ہوا ہی باذن اللہ تعالی ہمیشہ صحیح پایا وللہ الحمد

ایضا برای تپ

آیات تخفیف کو لکھکر محموم پر لٹکادے وہی قولہ تعالی ذٰلِکَ تَخۡفِیۡفٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَرَحۡمَۃٌ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَنۡ یُّخَفِّفَ عَنۡکُمۡ وَخُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا اول بسملہ آخر مین درود لکھے اور اگر آیہ قُلۡنَا یٰنَارُ کُوۡنِیۡ بَرۡدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤی اِبۡرٰہِیۡمَ اور آیہ رَبَّنَا اکۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ اور آیہ وَاِنۡ یَّمۡسَسۡکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗۤ اِلَّا ہُوَ وَاِنۡ یُّرِدۡکَ بِخَیۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِہٖ یُصِیۡبُ بِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِہٖ وَہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ بڑہادے تو اور بھی بہتر ہے

برائے حمی ربع

اسکو تلیث بھی کہتے ہین۔ محموم غسل کرے اور چوب خارسی یا کسی اور چوب سے اسکی ذراع ایمن پر لا الٰہ الا اللہ اور ذراع ایسر پر محمد رسول اللہ اور ساق ایمن پر جبرئیل اور ساق ایسر پر میکائیل اور شق ایمن پر اسرافیل اور شق ایسر پر عزرائیل لکھدے وہ بہت جلد صحت پائیگا وہذا مجرب وصح اسیطرح پشت محموم پر اذان و اقامت لکھے پیر اسریعا باذن اللہ تعالی اسکا ذکر بعض علماء کبار نے کیا ہی تھوڑے لوگ اسکو جانتے ہین

برائے دردسر

اس عزیمت کو لکھکر سر پر رکھدے بسم اللہ الرحمن الرحیم کٓہٰیٰعٓصٓ ذِکۡرُ رَحۡمَتِ رَبِّکَ عَبۡدَہٗ زَکَرِیَّا

حمعسق کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کم من نعمۃ للہ علی کل عبد شاکر وغیر شاکر وکم من نعمۃ للہ علی کل قلب خاشع وغیر
خاشع وکم من نعمۃ للہ علی کل عرق ساکن وغیر ساکن اسکن ایہا الوجع بعزۃ من لہ ملک
فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم شرجی کہتے ہیں ہذا مما اشتہرت برکتہ للصداع

ایضا برائے درد سر

آخر جمعہ ماہ رمضان میں لکھکر رکھ چھوڑے بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تر الی ربک
کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا ثم قبضناہ الینا قبضا
یسیرا اسکو شرجی نے نافع مجرب کہا ہے

ایضا برائے درد سر

عازم اپنا ہاتھ سر پر درد مند کے رکھکر یہ پڑھے بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسماء بسم اللہ الذی
اسمہ برکۃ وشفاء بسم اللہ الذی بیدہ الشفاء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم اسکو تین بار یا سات بار تکرار کرے باذن خدای شافی جلد صحت ہو گی

برائے شقیقہ خاصۃ

آیہ سورۂ رعد قل من رب السموات والارض قل اللہ قل افاتخذتم من دونہ اولیاء لا یملکون لانفسہم
نفعا ولا ضرا قل ھل یستوی الاعمی والبصیر ام ھل تستوی الظلمات والنور ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا
کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شئ وھو الواحد القہار پڑھکر دم کرے

برائے درد دل

اس آیت پاک کو ایک ظرف خاک جدید میں زعفران وگلاب سے لکھکر پلا دے ونزعنا ما فی
صدورھم من غل تجری من تحتہم الانہار وقالوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا

لنہتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون

برائے درد دنداں

اس آیت کو لکل نبا مستقر وسوف تعلمون ایک پرچہ صغیر پر لکھکر دندان دردناک پر رکھدے
انشاء اللہ تعالی درد ٹھیر جائیگا یہ مجرب ہے اسکے بعد شرجی نے ایک عمل فاتحہ کا واسطے وجع
ضرس کے لکھا ہے وہ طول طویل ہے پھر کہا ہے وذلک مع حسن الظن من الوجیع والعازم
فانما یقع الخلل وعدم النفع من جہتہما والا فکتاب اللہ واسماءہ لا شک فی نفعہا و
برکتہا والحمد للہ رب العالمین میں کہتا ہوں یہ عزائم واعمال جو مجرب صلحاء وعلماء ہیں
انکا نفع یقینی ہے لیکن اکثر خلق کی ذہن میں انکی وقعت نہیں ہے اور اعتقاد ضعیف ہے
بسبب ضعف ایمان کی ورنہ ہر عمل بجای خود تریاق مجرب ہے میںنے اکثر اعمال کو انمیں سے استعمال
کیا بحمدہ تعالی مجرب ونافع پایا اور جنکا استعمال نہیں کیا ہے مجھکو انکی نسبت بھی عقیدہ تجربہ
کا ایسا ہی ہے وباللہ التوفیق ایک دوا داڑھ کی یہ ہے کہ انیس بار بسم اللہ کو بعدد
حروف بسملہ پڑھے انشاء اللہ نفع وحسن پائیگا **حکایت** امام غزالی نے کتاب خواص القرآن
میں لکھا ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا وہ دانت کا رقیہ کرتا تھا لکن کسی کو بخل سے سکھاتا نہ تھا
جب مرنے لگا کہا اب لکھ لو لوگونکو نفع ہوگا میں بھی کتمان علم سے خلاص ہو جاؤنگا وہ یہ حرف ہیں
کہیعص حمعسق لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ولہ ما سکن فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم

برائے رمد

اسکے لیے یہ آیت اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا فکشفنا عنک
غطاءک فبصرک الیوم حدید لکھکر صاحب رمد پر لٹکا دے نفع ہوگا۔ امام شافعی سے
ایک شخص نے شکایت رمد کی او سکو یہ لکھدیا بسم اللہ الرحمن الرحیم فکشفنا عنک غطاءک

فبصرك اليوم حديد قل هو للذين آمنوا هدى وشفاء اور کہدیا کہ اسکو باندھ لی وہ شخص اچھا ہو گیا **حکایت** لیث بن سعد کہتے ہیں مینے عقبہ بن نافع کو ضریر دیکھا پھر بصیر پوچھا اللہ نے تمہاری آنکھوں کو کسطرح پھیر دیا کہا مجھے کسی نے خواب میں کہا کہ تو کہہ یا قریب یا مجیب یا سمیع الدعاء یا لطیفا لما یشاء رد علی بصری مینے اس دعا کو پڑھا اللہ نے روشنی آنکھ کی پھیر دی **ف** شرعی کہتے ہیں شیخ فرید الدین رح سے جو کہ بلاد ہند میں مشہور ہیں روایت ہے کہ جو شخص ناخن ہر دو ابہام پر آیۂ فکشفنا عنک الخ سات بار پڑھکر پھر ہر بار حضرت پر درود بھیجکر اور دونوں ابہام پر پھونک کر انکو آنکھوں پر پھیریگا تو واسطے نور بصر و زوال ضرر کے آنکھ کی نفع کریگا انشاء اللہ تعالی میں کہتا ہوں شیخ حسینی رح میرے والد مرحوم کے مرید تھے وہ ہمیشہ اس آیت شریف کو واسطے ابقاء نور چشم کے پڑھا کرتے تھے انکی عمر طویل ہوئی آنکھوں کی روشنی بدستور تھی وللہ الحمد

براے رعاف

اگر خون ناک سے بہے اور بند نہ ہو تو یہ آیت لکھکر سر پر راعف کی رکھدی یا سر پر ہاتھ رکھکر پڑھ دی پہر رکے کفا ایہا الرعاف بحق الواحد القہار العزیز الجبار وہی قولہ تعالی ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکہما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا

یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء

نماز استخارہ

یہ نماز صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے رفعا ثابت ہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکی تعلیم کی طرف مزید توجہ تھی جسطرح کوئی سورت قرآن پاک کی سکھاتے تھے اسی طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے اور کہتے اذا ہم احدکم بامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل۔ اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسالک من فضلک

العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر الذی انا عازم علیہ ویسمی حاجتہ خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی وعاقبۃ امری وعاجلہ واجلہ فقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ودنیای وعاقبۃ امری ومعاشی وعاجلہ واجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ یا رب العالمین مسند امام احمد میں مرفوعا آیا ہے من سعادۃ ابن آدم صلوتہ الاستخارۃ ورضاہ بما قضاہ اللہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ تعالی رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد وابو یعلی والترمذی نحوہ والبزار وابن حبان اور بعض اخبار میں انس سے رفعا وارد ہوا ہے ما ندم من استخار ولا خاب من استشار رواہ الطبرانی جابر باب میں فرمایا ہے کہ پہلی ہر کام سے تین دن یا سات دن دو رکعت نماز ادا کرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے یہ نماز مجربات سے ہے انتہی شاہ عبد العزیز رح نے فرمایا ہے ترکیب استخارہ در قول جمیل مذکور ست وطریق سہل آنست کہ شب چہار شنبہ و پنجشنبہ و جمعہ متواتر بعد از نماز عشا و فراغت کلام امور دنیوی بسم اللہ الرحمن الرحیم راسہ صد بار خواندہ الم نشرح ہفدہ بار با بسم اللہ بر سینہ و روی خود دم نماید و دعا نماید بجناب باری کہ در فلاں امر آنچہ واقع شدنی ست در خواب یا تیقظہ بہ ہتف ہاتف یا بمن جانی بعد از آن صد بار این درود بخواند اللہم صل علی سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک اگر خواہند دعای استخارہ کہ در حدیث آمدہ برای مطلب خود سہ بار بخواند و بحال قلب خود نظر کند اگر عزم درست دران کار باشد بعمل آرند و اگر در عزم فتور گردد موقوف دارند دعای استخارہ در مشکوۃ موجود انتہی۔ میں کہتا ہوں حدیث استخارہ کو اہل سنن نے بھی روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم و ترمذی نے صحیح کہا ہے مگر باوجود اسکے کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے امام احمد نے اسکو ضعیف ٹھیرایا ہے

اور فرمایا ہے کہ اسکی اسناد میں عبدالرحمن بن ابی موال منکر ہے۔ ابن ابی عدی نے کہا انہ انکر علیہ حدیث الاستخارۃ وقد رواہ غیر واحد من الصحابۃ انتہی مگر جمہور اہل علم نے عبدالرحمن کی توثیق کی ہے کما قال العراقی میں کہتا ہوں ابن حبان نے حدیث استخارہ کو ابوہریرہ سے اور طبرانی نے ابن مسعود سے اور ابو یعلی نے ابو سعید خدری سے اور نیز طبرانی نے ابن عباس و ابن عمر سے روایت کیا ہے یہ دلیل ہے ثبوت وجواز استخارہ پر وللہ الحمد لیکن اس حدیث بخاری سے تکرار استخارے کی معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ ہے کہ ایک بار کا استخارہ کافی ہو گا مگر خزینۃ الاسرار میں کہا ہے وینبغی ان یکررھا سبعاً ویستحب تکرار الاستخارۃ فی الامر الواحد اذا لم یظھر لہ وجہ الصواب فی الفعل او الترک ما لم ینشرح لہ صدرہ لما یفعل کما ورد فی حدیث تکرار الاستخارۃ سبعاً اخرجہ ابن السنی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا انس اذا ھممت بامر فاستخر ربک سبع مرات ثم انظر الی الذی یسبق الی قلبک فان الخیر فیہ نووی نے کہا مستحب ہے کہ دو رکعت استخارہ میں اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے وکذا ذکرہ الغزالی فی الاحیاء والعینی فی شرح البخاری معمولات مظہریہ میں لکھا ہے کہ معمول یہ تھا کہ بدون استخارے کے کوئی کام نہ کرتے تھے سفر وحضر دونوں میں بلکہ سفر میں واسطے ہر منزل کے استخارہ کرتے اور فرماتے مرید کو چاہیے کہ کسی کام کو شروع نہ کرے۔ پہلے استخارہ کر لے پھر اقدام کرے اگر فرصت ادا کرنے دو رکعت کی نہ پائے تو صرف دعا پر اکتفا کرے کہ سب خیر ہی خیر ہو گی کوئی خواب ورؤیا استخارہ مسنونہ میں درکار نہیں ہے ہاں مشائخ نے واسطے توجہ خاطر واطمینان کے یہ کہا ہے کہ بعد استخارے کے اگر دل اس کام پر متوجہ ہو تو کرے ورنہ ترک کر دے طریق مسنون یہی ہے کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھے اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد

سلام کے یہ دعا اللھم انی استخیرک الخ صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہے انچہ بعضی از محققان مشائخ کبار گفتہ اند کہ شخصے باید کہ ہر روز در میقاتے معین بباید کہ دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و بگوید اللھم الی قولہ علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ فی حقی وفی حق غیری وجمیع ما یتحرک فیہ غیری فی حقی وفی حق اھلی وولدی وما ملکت یمینی من ساعتی ھذہ الی مثلھا من الغد خیر لی الخ ہر چند ایں کیفیت استخارہ در حدیث نہ یافتہ ام اما عمل برین موافق حدیث استخارہ ومناسب اتباع سنت ست انتہی شوکانی رح نے فرمایا ہے وصلوۃ الاستخارۃ مشروعۃ بلا خلاف ــــــ انتہی

ایضاً طریق استخارہ

قول جمیل میں لکھا ہے اگر تو چاہے کہ خواب میں اپنا نکلنا ضیق سے دریافت کرے تو وضو کرکے پاک کپڑا پہنکر رو بہ قبلہ ہو کر تین پر سورہ اور سورہ والشمس وسورہ واللیل وسورہ اخلاص سات بار پڑھ اور دوسری روایت میں پڑھنا سورہ تین کا عوض اخلاص کی سات بار آیا ہے پھر یوں کہہ اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی اگر وہ خیر دیکھے جو خوشی لائے تو فبہا ورنہ دوسری رات بھی اسی طرح کرے اگر کچھ دیکھے بہتر ورنہ تیسری رات سے ساتویں رات تک اسی طرح کر شب ہفتم سے انشاء اللہ تعالی تجاوز نہ ہو گا مولف رح نے فرمایا جربھا جماعۃ من اصحابنا انتہی خزینۃ الاسرار میں کہا ہے واما الاستخارۃ المنامیۃ فتستحب کذلک اخرج الطبرانی والضیاء عن عبادۃ بن الصامت انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رؤیا المومن کلام یکلم بہ العبد ربہ فی المنام

ایضاً استخارہ مجربہ صحیحہ

اسکی برابر کوئی استخارہ کم ہو گا جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے امر کا معلوم کرے کہ خیر ہی ہاشم

وہ بعد عشا کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین بار درود بھیجے اور دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر تین بار درود بھیجکر شوق امین پر متوجہ طرف قبلے کے ہو کر سو رہے انشاء اللہ تعالی خواب دیکھیگا وہ خواب اسکی مقتضای حال پر خبردار کریگی فلا بد لہ من تعبیر الرویا ان لم یعرف تعبیرھا ذکرہ فی خزینۃ الاسرار

برای بقاء نعمت و عدم زوال دولت

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ امام مالک نے اس آیت مبارک کو اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے کہا ہے ولولا اذ دخلت جنتك الخ اور میرا گھر میری جنت ہی اہل علم کہتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنے مال واہل میں خوشی دیکھے وہ ان کلمات کو کہا کرے فانہ لا یری سُوءً اَبَدًا فانہ روی انس بن مالك عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ما انعم اللہ علی عبد نعمۃ فی اھلہ ومالہ فقال ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ لا یری اٰفۃ دون الموت ذکرہ الشرجی

ھکذا بلا تخریج مینے اس کلمے کا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دفع ابتلاء بہ بلا

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے جو شخص کسی مبتلا کو دیکھکر یہ کہیگا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ تو وہ بلا اسکو نہ لگیگی رواہ الترمذی مینے اسکا تجربہ کیا بالکل صحیح پایا وللہ الحمد اہل علم نے کہا ہے اگر بلا دین میں ہو جیسے سکر وشراب تو اسکو سنا کر کہے تا کہ منزجر ہو اور اگر جسم میں ہو جیسے جذام وغیرہ تو چپکے سے کہے تا کہ وہ شکستہ خاطر نہو

دفع فال بد

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے کہ طیرہ یعنی بدفالی کسی مسلمان کو نہ پھیری تم جب کوئی

شی مکروہ دیکھو تو یوں کہو اللّٰھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذھب بالسیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم انتہی اس کہنے سی اثر اسکا جاتا رہیگا ایک روایت یہ بھی ہی کہ یوں کہی اللّٰھم لا خیر الا خیرك ولا طیر الا طیرك ولا الٰہ غیرك ابن القیم نے کہا ہی کہ فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہنچتا ہے جو اسکا معتقد ہوتا ہے اور جو کوئی بدفالی کو بے حقیقت چیز جانتا ہی اسکو کچھ نقصان ایسے فالہای بد سی نہیں ہوتا انتہی بے شبہہ بدفالی لینا ایک طرح کی بے توکلی ہے اللہ پر جسکی ہاتھ میں سارا نفع وضرر ہے نہ کسی دوسرے کے جاہل لوگ طیور وغیرہ سی فال لیتی ہیں یہ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتی کہ سوا انسان کے سارے حیوانات طیور ہوں یا اور دواب سب بے شعور ہیں انکے حرکات وسکنات سے اخذ کرنا کیا سب سے زیادہ شعور وکرامت میں نوع بشر ہے شارع نے بشر ہی کے کلمۂ بدفالی بولنے پر زجر کیا ہے اور طیرہ کو شرک فرمایا تو پھر حیوان غیر ناطق کی آواز اور پرواز کا کیا اعتبار اور وہ اس مشرک کے حال وقال سی کیا خبردار لا حول ولا قوۃ الا باللہ

برائے حفظ جامہ نو

بعض اہل علم نے کہا ہے سورۂ انا انزلنا و کافرون واخلاص کو گیارہ بار پڑھکر آب پاک پر دم کر کے ثوب جدید پر چھڑک دی ہمیشہ عیش رغید میں رہیگا جبتک کہ ایک تار بھی اس کا باقی ہی دوسری روایت میں ہی کہ فقط انا انزلنا الخ کو ۳۶ بار پانی پر پڑھکر جامۂ نو پر چھڑک دے ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں رہیگا جب تک کہ وہ باقی ہے انتہی احادیث میں دعای لبس ثوب جدید آئی ہے اسکا پڑھنا برکت لاتا ہی میں اکثر اسکو پڑھ لیا کرتا ہوں

دعاے عطش

بعض صالحین نے کہا ہے بعض مفاوز میں مجکو عطش شدید ہوا یہانتک کہ میں تلف سی ڈرا

اور مرنے کے لیے مستعد ہو بیٹھا اتنے میں آنکھ لگ گئی ایک کہنے والے نے کہا کہہ تین بار
یَا لَطِیفًا بِخَلْقِهٖ یَا عَلِیمًا بِخَلْقِهٖ یَا خَبِیرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِی یَا لَطِیفُ یَا عَلِیمُ یَا خَبِیرُ یہ ایک
تحفہ ابدی جب تجھکو کچھ تنگی پیش آئے یا کوئی نازلہ نازل ہو تو اسکو کیا کر یہ کہنا کافی شافی
ہوگا میں نے پوچھا تم کون ہو کہا میں خضر ہوں

برائے ہر نازلہ

بعض صالحین یہ دعا کرتے تھے یَا لَطِیفُ یَا عَلِیمُ یَا خَبِیرُ اُلْطُفْ بِنَا فِیمَا جَرَتْ بِهِ الْمَقَادِیرُ
اور اسکو مکرر کہتے شرحی کہتے ہیں فَدَعَوْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ لَهٗ تَاثِیرًا حَسَنًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیرًا
اور بعض علما نے اس دعا کا فضل کثیر ذکر کیا ہے یَا لَطِیفُ فَوْقَ کُلِّ لَطِیفٍ اُلْطُفْ بِی فِی
جَمِیعِ اُمُوْرِی کُلِّهَا کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی فِی دُنْیَایَ وَ اٰخِرَتِی **حکایت امام شافعی**
کہتے ہیں بعض ایام میں ایک امر نے مجھکو سخت الم میں ڈالا بیمار سا ہو گیا اور سوا اللہ کے کوئی
اسپر مطلع نہ تھا رات کو مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا تو کہہ اَللّٰهُمَّ اِنِّی لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِی ضَرًّا وَ
لَا نَفْعًا وَ لَا مَوْتًا وَ لَا حَیَاةً وَ لَا نُشُوْرًا وَ لَا اَسْتَطِیعُ اَخْذَ شَیْءٍ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِی وَ لَا اَتَّقِی اِلَّا مَا
وَقَیْتَنِی اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِی لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی مِنَ الْقَوْلِ وَ الْعَمَلِ فِی عَافِیَةٍ میں صبح کو اٹھکر اس دعا کو مکرر پڑھا
جب دن کو چ کر گیا اللہ نے مجھکو اس بلا سے نجات دی اور مجھکو میرا مطلب عطا کیا فَعَلَیْکُمْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ

برای رام کردن دابہ

اگر کوئی دابہ سرکش ہو تو اسکی کان میں یہ آیت پڑھ دی اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ اسکا نفور دور ہو جائیگا بعض علما نے کہا فَعَلْنَا ذٰلِكَ مِرَارًا فَکَانَ کَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

برای عدم فزع از دشمن وقت ارادہ سفر

بعض صلحا نے کہا ہے جو شخص ارادہ سفر کا کرے اور کسی دشمن یا وحش سے خائف ہو تو سورہ لایلاف پڑھکر

نکلے کہ وہ امان ہے ہر سوء سے ایک شخص نے ایسا ہی کیا وہ کہتا ہے مجھکو کوئی فزع عارض نہوا وللہ الحمد

برای حفظ از راہزنان در سفر

راہ میں جب خوف قطاع الطریق کا ہو تو سات کنکری پاک لیکر ہر ایک پر یہ کلمات سات
بار پڑھے اور ہر بار پھونکے اور ایک کنکری جانب یمین اور دوسری جانب شمال اور ایک سامنے
اور ایک پیچھے پھینکدے اور تین عدد کپڑے یا عمامے میں رکھ لے لا قاہ جا محمت تحا فافت
نقہ محمت یصح محمت ایک عالم نے کہا وَقَدْ جَرَّبَ ذٰلِكَ وَصَحَّ وَاللّٰهِ مَا لَهَا قِیْمَةٌ تمت
میں کہتا ہوں معانی ان الفاظ کے معلوم نہوئے ظاہر یہ ہے کہ اسمار الٰہی کسی زبان عبرانی یا
سریانی کے ہونگے واللہ اعلم شرحی کہتے ہیں اگر ان کلمات کو وِرد اسکی پڑھے جسکے شر سے خائف
ہے اور اللہ تعالیٰ سے نجات چاہے تب بھی کوئی مکروہ انشاءاللہ تعالیٰ نہ دیکھے گا۔

برای حفظ از اہل بغی

جسکو اہل بغی سے ڈر ہو اور اللہ سے نجات چاہے وہ یہ آیت پڑھے اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ
عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ وقولہ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ
فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَکِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا
وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَی الْهُدٰی فَلَنْ یَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا وہ انکے شر سے محفوظ رہیگا

طعام دار

جب کہانا کھائے اور یہ ڈر ہو کہ اسمیں کچھ دارو ہے تو یوں کہے بسم اللہ ثقۃ باللہ توکلا علیہ
اوس کو وہ طعام کچھ ضرر نہ کریگا ثبت ذلك عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

برای حمل

ایک پاک برتن میں فاتحہ و درود لکھکر ابجد تا ضظغ لکھے اور ایک برتن میں یہ آیت لکھی

انما انا رسول ربک لاھب لک غلامًا زکیا قالت انّی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم
اک بغیا قال کذلک قال ربک ھو علیّ ھین ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرًا
مقضیا ۝ فحملتہ بعون اللہ فحملتہ بلطف اللہ فحملتہ بلاحول ولا قوۃ الا باللہ فانتبذت بہ مکانا
قصیا۔ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون پھر پانی میں گھولکر وقت قرب زوج
کے پی جائے باذن اللہ حامل ہو جائیگی اسکو شرجی نے مجرب کہا ہے

برای عدم اسقاط نساء و ثمار

اس آیت کو لکھکر باندھ دے ولبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا

برائے تولد ذکر

سورہ یوسف کو لکھکر زن حاملہ پر باندھ دے مگر ایسا لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے انشاء اللہ تعالی
ذکر جمیل سعید معصوم مرضی خدا سے پیدا ہوگا

برای قاصر از زن

ایک شخص نے حسن بصری رح سے کہا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت نہیں کرسکتا ہوں۔ آپ نے
دو بیضہ مشوی منگا کر متقشر کرکے ایک پر یہ آیت لکھی والسماء بنینھا باید وانا لموسعون
اور وہ انڈا مرد کو دیا دوسرے پر لکھا والارض فرشنٰھا فنعم الماھدون وہ عورت کو دیا
اور کہا جاؤ کام کرو۔ وہ دونوں گویا ایک رسی میں بندھے تھے کھل گئی مطلب انکا حاصل
ہوگیا ف حکماء ہند نے کہا ہے جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فورًا اسکی دم خنجر سے
کاٹ کر جالیو دہن تک زمین میں گاڑ دی پھر اسکو نکالے وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی
اسکو ایک نائے میں باندھکر کمر سے لگائے انزال نہوگا اور نہ تھکیگا اور نہ تعب پائیگا اگرچہ
مغرب سے صبح تک مشغول رہی شرجی فرماتے ہیں ھذا من مجرباتھم ولا یعرفہ منھم الا القلیل

اسی طرح جو شخص خون چمگادڑ کو تمام دن سے ملیگا عجب طرح کا نموظ دیکھیگا یا احلیل وما حول
احلیل کو پتہ بز نر سے طلا کریگا تو بھی عجائب دیکھیگا اسی طرح اگر شہد و روغن زرد کو ملا کر
پکائیگا یہاں تک کہ گاڑھا ہو جای اور اسکی ایک گولی سوتے وقت کھائیگا تو بھی نفع عجیب پائیگا

برای عدم انزال وقت جماع

ایک برگ انگور پر ابجد تا ضظغ اور وقیل یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی وغیض الماء و
قضی الامر کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ امسک وایھا الماء النازل من صلب فلان
بن فلانہ بلاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لکھکر بائیں ران پر باندھ لی ذکرہ الشرجی میں کہتا ہوں
یہ عزیمت گو مجرب ہی لیکن ایسے کام کے لیے آیت شریف کا نہ لکھنا بہتر ہے لکھنے سے واللہ اعلم

برای فتور و استرخاء عضو

جسکا یہ حال ہو وہ تین روزے رکھے اور نصف شب کو اٹھکر کف راست میں بقلم نحاس
زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھے انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثھم اللہ ثم الیہ
یرجعون اور اسکو چاٹ لی تین باریوں ہی کرے انشاء اللہ باذن خدا اسکی شکایت زائل ہو جائیگی

برائے رہائی از قید

بذیل سورہ فاتحہ گذر چکا ہے کہ پڑھنا سورہ موصوفہ کا ایک سو گیارہ بار ترکیب سابق مجرب ہے
اسکی سوا پڑھنا سورہ یوسف کا بہ نیت صادقہ و حضور قلب باذن الٰہی موجب خلاص کا قید سے ہے
شرجی نے کہا و ذلک مجرب اسیطرح اگر سو بار یا سو ایک مجلس میں ہزار بار یہ پڑھے ماشاء اللہ کان
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو بہت جلد اللہ اسکو رہائی دیگا جرب ذلک وصح والحمد للہ

برای خوف از قتل و عذاب و نحوہ

امام بونی رح کہتے ہیں یہ ایک سر بدیع ہے جب انسان کو اپنی جان پر خوف قتل یا عذاب یا نحو

کا ہو تو ایک بکری بے عیب مثل اضحیہ کے لیکر رو بقبلہ ہو کر ایک جاے خالی میں ذبح کری
اور کہے اللّٰھم ھذا لک اللّٰھم انہ فدای فتقبلہ منی اور اوسکی خون کے لیے ایک گڑھا کھود کر
مٹی سی بھر دی کر دی تاکہ وہ خون کسی کی پامالی میں نہ آئے اور گوشت کے ساتھ خیرات کر کے
فقراء و مساکین پر تقسیم کر دی اور خود نہ کھائی اور نہ اسکو دی جسکا نفقہ اسپر واجب ہے اوسکا فدا
ہو جائیگا اور جس سی ڈرتا ہی وہ شی اسکو نہ پہونچیگی فال و ذلک مجرب معمول بہ واللہ ھو المحسن علی عبادہ انتہی

باب چہارم بیان مین بعض منافع آیات کتاب اللہ تعالی کے

برائے ہلاک عدو

دشمن کا کرتہ یا کپڑا لیکر اوسپر نام اوسکا اور اوسکی مان کا لکھکر ایک دائرہ کھینچ دی اور بعد دائرہ
کے یہ آیت لکھو اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین
پھر یہ لکھی کذلک فلان بن فلانۃ پھر دوسرا دائرہ اسپر کھینچے تین بار اسی طرح کری پھر اوس خرقہ کو
ایک کوزہ جدید گلی مین رکھکر خانہ عدو کی چوکھٹ کے نیچے گاڑ دی ایسی جگہ پر کہ اوسکا آنا جانا
اوسپر ہو فانک و تری العجب من ذلک فاتق اللہ ولا تعملہ الا الظالم متحق و الا رجع وبال ذلک علی الذی عمل

برای مصروع

آب پاک پر فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول قل اوحی پڑھکر اوسکے مونہ پر مارے
باذن اللہ افاقہ مین آجائیگا اور اگر وہ پانی اندر گھر کے چھڑک دیگا تو آسیب گھر سی نکل جائیگا
اور پھر نہ آئیگا یہ مجرب ہی امام غزالی کی کتاب خواص القرآن مین لکھا ہی ایک جاریہ نی رات
کو اوٹھکر پیشاب کیا ایسی جگہ جو معتاد نہ تھی وہ مصروع ہو گئی بعض صلحانی اوسپر یہ پڑھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم المص طہ طسم کھیعص یس والقرآن الحکیم حم عسق
ق ن والقلم وما یسطرون وہ فی الفور ہوش مین آگئی اور پھر عود آسیب کا نہ ہوا

حکایت ابن عجیل رح مصروع پر یہ آیت پڑھتے قل آللہ اذن لکم ام علی اللہ تفترون شیطان نکل جاتا پھر نہ آتا

ایضا برای مصروع یعنی آسیب زدہ

اسماء اصحاب کہف اگر دیواروں پر گھر کی لکھے جسمین مصروع ہی تو وہ افاقہ مین آجائیگا
اسکو واحدی نے اپنی تفسیر مین یون لکھا ہی مکسلمینا تملیخا مرطونس سرنونس سازنونس
دونوانس کفیسططیونس کتے کا نام قطمیر تھا ذکرہ الشرجی قول جمیل میں اسماء اصحاب کہف
کو امان غرق و حرق و نہب و سرق سے بتایا ہے اس طرح پر الٰہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط
اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبھم قطمیر و علی اللہ قصد السبیل ومنھا جائر
انتہی ان اسماء مین اسماء صدر کی قدری تفاوت ہی نیشاپوری نے بہت سی منافع ان ناموں
کے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل کیے ہین جیسے طلب و ہرب و اطفاء حریق بکاء طفل
حمی مثلث صداع غناجاہ و غیرہا پھر کہا ہی و اسماؤھم ھکذا یملیخا مکشلینا مشلینا فھولاء اصحاب
میمنۃ الملک دقیانوس الجبار مرنوش دبرنوش شاذنوش فھولاء اصحاب المیسرۃ وکان
الملک یستشیرنا ور فی مھماتہ ھؤلاء الستۃ والسابع الراعی الذی تبعھم واسم الراعی کفشططیوش
ولون الکلب اصفر او اسمر یضرب الی الحمرۃ واسم الکلب قطمیر واسم المدینۃ افسوس
فی الجاھلیۃ وفی الاسلام طرطوس قریبۃ الی المدینۃ المعروفۃ بقونیۃ من طرف الشرق
کذا فی تفسیر الکشاف والتفسیر الکبیر والقرطبی وتفسیر البسیط ابو سعید محمد مفتی نے کہا ہے
رایت فی المنام اصحاب الکھف فقلت لھم نحن نکتب اسماءکم الشریفۃ تیمنا وتبرکا فی
بعض الامور ولم نجد تاثیرھا فاخبرونی بان اکتبوا اسماءنا علی شکل الدائرۃ والقطمیر
فی وسطھا انتہی شیخ محمد حقی نازلی نی اس بارہ مین ایک حدیث بھی نقل کی ہی علموا اولادکم

اسماء اصحاب الکہف الحدیث لیکن بالکل موضوع ہی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ مین کہتا
ہون ان اسمارسے کام نہ لینا بہتر ہے بہ نسبت کام لینے کی اسلیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جبرئیل
علیہ السلام سے بھی استمداد نہین لی تہی اور فرمایا تہا حسبی عن سوالی علمہ بحالی اور وقت القا
کے نار مین فقط یہ کہا تہا حسبنا اللہ و نعم الوکیل موحد کامل جب مدد لی تو اللہ ہی سے لی اور
کو کیسا ہی بزرگ کیون نہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ابن عباس سے فرمایا تہا اذا سألت فاسأل اللہ
واذا استعنت فاستعن باللہ جن کو اللہ پاک نے قوت توحید و ذائقہ تفرید بخشا ہے وہ ایسے امور مشتبہ
سے علیحدہ رہتے ہین واسطے حفظ کے رائحہ شرک خفی سے دع ما یریبک الی ما لا یریبک - واللہ اعلم

ایضا براے مصروع

داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہے انشاء اللہ تعالی افاقہ ہوجائیگا بعض
علمانے کہا ہے کہ اگر نکالنا جن کا انسان سے مراد ہو تو اسکے گوش راست مین سات بار اذان کہے
اور سورہ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی والسماء والطارق اور آخر سورہ حشر و سورہ صافات تمام
و کمال پڑھے وہ آگ مین جل جائیگا -

برای جراح وعرق النساوغیرہ

شرجی نے عرائس دفع جراح وعرق النسا و دمامیل و ثآلیل و سلعۃ و ورم عانہ و ورم زیر گوش
وعرق مدنی و وجع وغیرہ کے آیات وغیرہ سے لکھے ہین جو کہ یہ آفات قلیل ہین اسلیے وقت
ضرورت کی مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے بعض صلحانے کہا ہے موضع وجع پر ہاتھ رکھکر
سورہ فاتحہ پڑھے اور سات بار کہے اللہم اذہب عنی سوء ما اجد شفا ہوگی و قد جرب و صح بحمد اللہ تعالی

برای شفا مریض

آیات شفا اس باب مین مجرب ہین ابو القاسم قشیری کا لڑکا بیمار رہتا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے اونسے خواب مین فرمایا این انت من آیات الشفاء اونہون نے جاگ کر تتبع قرآن پاک کا
کیا چھ آیتین پائین وہی قولہ تعالی ویشف صدور قوم مومنین یا ایہا الناس قد جاءتکم
موعظۃ من ربکم و شفاء لما فی الصدور و ہدی و رحمۃ للمومنین یخرج من بطونہا شراب
مختلف الوانہ فیہ شفاء للناس و ننزل من القرآن ما ہو شفاء و رحمۃ للمومنین الذی
خلقنی فہو یہدین و الذی ہو یطعمنی و یسقین و اذا مرضت فہو یشفین قل ہو للذین
آمنوا ہدی و شفاء بعض علمانے کہا ہے ہی شفاء لکل داء تکتب و تمحی و تشرب انتہی قول جمیل
مین کہا ہے ست آیات من القرآن تسمی بآیات الشفاء یکتبہا للمریض فی اناء فیمحوہا بالماء و یشرب
پھر بجای یا ایہا الناس الخ یہ آیت لکہی ہے واذا مرضت فہو یشفین اور چھٹی یہ آیت لکہی ہے
وشفاء لما فی الصدور مینے استعمال ان آیات کا امراض مین کیا مجرب و صحیح پایا وللہ الحمد
علی مرتضی کہتے ہین جو شخص یہ چاہے کہ وہ جمیع اسقام واوجاع سے عافیت مین رہے وہ اس
آیت کو لکہے لو انزلنا ہذا القرآن علی جبل تا آخر سورت اور اس آیت کو ولو ان قرآنا الایہ
پھر انکو باندھ لے اللہ تعالی اوسکو ہر درد سے عافیت دیگا

براے حافظہ اطفال

روز یک شنبہ ایک رقعے مین بخط رقیع یہ آیت لکھکر نہار مونھ نگل جاے اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
دوسرے یکشنبہ کو یہ آیت اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ تیسرے یک شنبہ کو یہ آیت اللہ لطیف
بعبادہ چوتھے یکشنبہ کو یہ آیت المص کہیعص پانچوین یکشنبہ کو یس حمعسق چھٹے یک شنبہ کو
طسم طس الم ساتوین یک شنبہ کو ص ق ن انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون
سات یک شنبہ تک لگاتار جبکہ قمر منازل سعیدہ مین ہو اسی طرح لکھکر ریق پر چاٹ جایا کرے
حفظ و فہم بے حد ظاہر ہوگا اسکو مجرب کہا ہے -

برائے قضاء حوائج

ایک موضع خالی وطاہر مین طہارت پر روبہ قبلہ ہوکر دو رکعت نماز پڑہے فاتحہ وآخر سورہ آل عمران وآیۃ الکرسی وسورہ اخلاص وانا انزلناہ پہر کہے یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا فرد یا احد یا صمد اسکو دس بار کہے پہر جو دعا چاہے وہ مانگے اللہ کے اذن سے وہ حاجت پوری ہوگی کوئی سی بہی حاجت کیون نہ ہو۔

شرجی کہتی ہین ہو مما جربہ بعض العلماء الصالحین وہو سیدی الفقیہ احمد بن موسی بن عجیل نفع اللہ بہ

برای مس ضررواذے

بعض علماے کہاہی جس کسی کو کچہہ ضرر واذی لگے وہ یہ کہی بسم اللہ الرحمن الرحیم من العبد الذلیل العاصی المعترف بذنوبہ فلان بن فلان الی الملک الکبیر الجبار القہار الغفار الذی لا الہ الا ہو رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اللہم ادفع عنی کل ہم وغم کما تشاء واکفنی شر فلان بن فلان بحق لا الہ الا انت وصلی اللہ علی سیدنا محمد پہر ایک سنگریزہ پاک لیکر اوسپر اس مکتوب کو لپیٹ کر خواہ کسی نہر جاری یا چاہ طاہر مین پہینکدی تین بار اسی طرح کری اوسکی مراد حاصل ہوجایگی انشاء اللہ تعالی یہ جب ہے کہ موذی ومضر ایک شخص ہو اور اگر ایک جماعت ہو تو اون سب کا نام لکہی

برای حفظ روح ومال از جن وانس وحشرات

پانچ آیتین ہین کہ مصحف جل گیا تہا اور وہ نہ جلین انکو لکہکر اگر اموال مین رکہی تو وہ محفوظ رہین اور اگر طعام مین رکہی تو اوسمین گہن نہ لگے اور اگر سفر مین ہمراہ ہون تو بر وبحر مین سلامت رہے یہ اذکار صباح ومسا مین سے ہین بلکہ اگر وفات حاضر ہو تو اللہ اوسکو تا عود بسوی وطن تاخیر کردی الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط

لا الہ الا ہو العزیز الحکیم۔ ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء لا الہ الا ہو فانی تؤفکون ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا افلم یایئس الذین امنوا ان لو یشاء اللہ لہدی الناس جمیعا ولا یزال الذین کفروا تصیبہم بما صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارہم حتی یاتی وعد اللہ ان اللہ لا یخلف المیعاد انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون الحمد للہ رب العالمین بل ہم فی لبس من خلق جدید۔ وہو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون بصیرہ لہ ملک السموات والارض والی اللہ ترجع الامور۔ ان اللہ قوی عزیز۔ ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا۔ واحاط بما لدیہم واحصی کل شیء عددا رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن وقال صوابا ۰ ذلک الیوم الحق فمن شاء اتخذ الی ربہ مابا ۰ من ای شیء خلقہ من نطفۃ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ ۰ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون ۰ ولقد راہ بالافق المبین ۰ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم **ف** شرجی نی واسطی طرد جراد وموش وطیور وبراغیث وقمل وارضہ وسائر ہوام کے عزائم آیات سے لکہی ہین جو کہ یہ امور قلیل الوقوع ہوتے ہین اسلیے وقت حاجت کی مراجعت طرف اصل کتاب کے ممکن ہی منجملہ انکی ایک عزیمت کو مجرب ومبارک واسطے صرف جمیع دواب وموذیات کی جیسی ٹڈی وقمل ودیمک وسائر ہوام کہاہی اور اسکو منجملہ اسرار مخزونہ کے ٹہیرایا ہے وہ یہ ہی کہ ان آیات کو ایک کاغذ پر لکہکر زمین مین دفن کردے یا لٹکادی بسم اللہ الرحمن الرحیم انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین۔ یا ایہا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ

وهم لا يشعرون - فلنأتينهم بجنود لا قبل لهم بها ولنخرجنهم منها اذلة وهم صاغرون ٥
يرسل عليكما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ٥ فسيكفيكهم الله وهو السميع العليم ٥
ومثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق الارض ما لها من قرار ٥ كانهم يوم يرون
ما يوعدون لم يلبثوا الا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك الا القوم الفاسقون ٥ واذا تولى
سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك الحرث والنسل والله لا يحب الفساد ٥ فلما قضينا عليه الموت
ما دلهم على موته الا دابة الارض تاكل منسأته فلما خر تبينت الجن ان لو كانوا يعلمون
الغيب ما لبثوا في العذاب المهين ٥ حنة ولدت مريم امة الله مريم ولدت عيسى عبد الله
يا معشر الهوام من كان منكم من البر فليخرج الى البر ومن كان منكم من البحر فليخرج الى البحر
اعزم عليكم ايها الارواح الطائرة باذن الله تعالى بعز عظمته باسماء الحسنى كلها اشراهيا
براهيا ادوناى اصباؤت آل شداى بسم الله الرحمن الرحيم الا ما سمعتم واطعتم وتنقلتم
من هذا المكان ومن لم ينتقل منكم فقد باء بغضب من الله ورسوله قالوا يا موسى ادع
لنا ربك بما عهد عندك لئن كشفت عنا الرجز لنؤمنن لك ولنرسلن معك بني اسرائيل

برای معقود عن النساء

ان آیات کو لکھکر باندھ لے اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناهما و
جعلنا من الماء کل شیء حی افلا یؤمنون ٥ باطل باطل باطل ما کانوا یعملون فغلبوا هنالک
صاغرین ٥ قال موسی ما جئتم به السحر ان الله سیبطله ان الله لا یصلح عمل المفسدین ٥ وقل
جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا ٥ پھر معوذتین لکھے پھر یہ لکھے اللھم انی
فککت حبس فلان بن فلان بکھیعص وطٰہ ویٰس وبحم سعا وبآیات الله
التامات التی لا یجاوزهن بر ولا فاجر

ایضا برای معقود از نساء

سورۂ لم یکن ایک پاک برتن مین اس طرح لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے اور تین دن تک پانی
سے محو کر کے پیے جلد باذن خدا حل و فک ہو جائیگا

برای مسحور

اس آیت کو ایک ظرف طاہر مین لکھکر روغن زرد سے محو کر کے مسحور اپنی زبان سے
چاٹے سات دن تک اسی طرح کرے اور طاہر ہو سحر زائل ہو جائیگا اور کچھ اثر مرنے دم تک
انشاء اللہ تعالی نہ ہوگا ومن یخرج من بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت
فقد وقع اجره علی الله ف شرجی کہتے ہیں جو شخص اغتسال پر وقت طلوع فجر کے مداومت
کریگا اسپر اثر سحر و چشم زخم کا جن و انس سے نہوگا صحت جسم و نور وجہ پائیگا اسکی دعا مستجاب
ہوگی اسپر کسی کی دعا قبول نہ ہوگی انتہی میں کہتا ہوں قول جمیل میں کہا ہے ۳۳ آیتیں ہیں
جو سحر کو نفع کرتی ہیں اور شیطان سے اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ دیتی ہیں
اور ہمارے والد انپر چاروں قل زیادہ کرتے تھے انتہے - ان آیات کو شفاء العلیل میں
ایک ورق تک لکھا ہے مراجعت طرف اسکے آسان ہے شرجی نے قصہ ان آیات کا ابن
سیرین رح سے ذکر کیا ہے کہ وہ چوروں کے ہاتھ سے بچ گئے اسی طرح درندہ بھی ضرر نہیں
پہونچا سکتا ہے لیکن بحوالہ حدیث ابن عمر مرفوعا جو انکو پہونچی تھی لفظ حدیث کا یہ ہے من قرء
ثلاثا وثلثین آية من کتاب الله لم یضره تلک اللیلة سبع ضار ولا لص طار وعوفی فی
نفسه واهله وماله حتی یصبح انتہی لیکن سند اس حدیث کی مجھے نہیں ملی علاوہ اسکے اس
حدیث مین فقط ذکر قرات ۳۳ آیات کا مطلقا آیا ہے اور شرجی اور شاہ عبد الرحیم دہلوی رح
نے انکو متعین کیا ہے یہ ان حضرات کا تجربہ ہے واللہ اعلم شعیب بن حارث نے اس حدیث کو

سنکر کہا کنا نُسَمِّیہا آیاتُ الحرز ویقال اَنَّ فِیہا شفاءٌ من مائۃِ داءٍ قال محمد بن علی فقرأتُہا
علٰی شیخٍ لنا قد افلجَ فاذھبَ اللّٰہُ عنہُ ذٰلکَ میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہی کہ جب وہ سحر
نکالا گیا جو حضرتؐ پر کیا تھا تو اسکے اندر ایک تاگا نکلا جسمیں گیارہ گرہیں تھیں اور اسی سحر کی
سبب سے حضرتؐ پر نزول معوذتین کا ہوا تھا یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں ہر آیت نے
ہر ایک عقدے کو حل کر دیا انکی تاثیر دفع سحر میں گویا منصوص سنت صحیحہ ہے ولِلّٰہِ الحمد

براے عطف و وجاہت

اس آیت شریف کی یہ خاصیت ہی کہ دل معرضین کے اس شخص پر مہربان ہوجاتے ہیں اور
کید کائدین سے نفع ہوتا ہے شب جمعہ کو نصف لیل میں اسکو لکھے اور تیس بار پڑھے ہر بار کے
بعد اَللّٰھُمَّ اعْطِفْ قَلْبَ فُلَانِ بنِ فُلَانَۃِ عَلٰی فُلَانَۃِ بنتِ فُلَانَۃِ کہے اور معمول لہ کی عضد ایمن پہ
باندھ دی انشاء اللہ تعالی مقصود حاصل ہوگا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ
وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اس جگہ شرجی رح نے ایک عزیمت بروح لکھی ہے اور وہ اکثر اعمال میں
مروج ہی لیکن مجھکو اس نام میں تردد ہے کوئی اسکو اللہ تعالی کا نام بتاتا ہے اور کوئی شیطان
کا چنانچہ سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی رح نے اس وفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے
اسماء حسنی میں نہیں آیا اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہی اسلیے ترک عزیمت ساتھ اسکی اولی
ہے المؤمنون وقافون عند الشبہات

ایضا براے اصطلاح باہم

اس آیت کو بقلم فارغ از مداد حلوے پر لکھے اور جماعت متباغضین کو کھلائے اللہ کے
حکم سے سب باہم صلح کرینگے وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝
لَا یَمَسُّھُمْ فِیْھَا نَصَبٌ وَّمَا ھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ ۝ اسکے سوا ایک ترکیب کتابت سورہ فاتحہ کی

لکھی ہی جسکا اثر یہ ہی کہ درمیان زوجین وغیرہ اثنین کی موافقت پیدا ہوجای اور اوسکو مجرب صحیح کہا ہے

براے جلب

سورہ ہل اتی مشک و زعفران و گلاب سی باقولہ کبیرا لکھے معمول لہ فورا آ پونہچیگا یہ جلب
نہایت مبارک ہے

برای تسلہ یعنی تسہیل ولادت

اسکو مبارک مجرب نافع کہا ہے فاتحہ تمام لکھکر پھر یہ لکھے کانھم یوم یرون ما یوعدون
لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ۔ کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا بسم اللہ
الرحمن الرحیم اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا
وَتَخَلَّتْ۔ لَقَدْ کَانَ فِیْ قَصَصِھِمْ عِبْرَۃٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ مَا کَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰی وَلٰکِنْ تَصْدِیْقَ
الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَتَفْصِیْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَۃً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ اللّٰھُمَّ یَا خَالِقَ النَّفْسِ
مِنَ النَّفْسِ یَا مُخَلِّصَ النَّفْسِ مِنَ النَّفْسِ خَلِّصْھَا بِلُطْفِکَ وَفَضْلِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اسکو عورت پر باندھ دی وہ نجاست میں نہو باذن اللہ خلاص ہوجایگی اور اگر محو کرکے
پلا دیگا تو بھی جلد خلاص ہوگی انتہی قول جمیل میں کہا ہی جس عورت کو درد زہ ہو تو پرچہ کاغذ
میں یہ آیت لکھی والقت ما فیھا وتخلت واذنت لربھا وحقت اھیا شراھیا اور اس پرچہ کو
پاک کپڑے میں لپیٹے اور اوسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی سیوطی رح نے
درمنثور میں بروایت اعمش کہا ہے کہ یہ کلمہ اھیا شراھیا موسی علیہ السلام کی دعا ہی اسکے معنی
یہ ہیں ای زندہ قبل ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے شفاء العلیل میں کہا ہی اھیا بکسر ہمزہ
واشراھیا بفتح ہمزہ و شین معجمہ لفظ یونانی ہی یعنی وہ ازلی کہ کبھی اوسکو زوال نہین اور فتح اھیا
بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماء یہود کذا فی القاموس شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا اگر

اول سورت کو شیرینی پر جتنا تک پڑھے اور حاملہ کو کھلا دے تو بہی جلد جنے انتہے مین
کہتا ہون مینے بارہا گز پر اس آیت کو بڑھکر زنان اہل اسلام وکفر کو دیا ہے فی الفور اثر اوسکا
ظاہر ہوا کبہی تخلف سرعت ولادت مین نہ پایا وللہ الحمد اسکے سوا ایک یہ تدبیر بھی ہی کہ کتاب مؤطا
امام مالک رضی اللہ عنہ کو شکم حاملہ سی لگا دی اللہ کے اذن سی جلد خلاصی ہو جاتی ہے مینے اسکا
تجربہ بہی کیا ہے

ایضا برائے عسر ولادت

ایک پاک برتن مین اس آیت کو لکھکر شکم وفرج زن پر چھڑک دی کانھم یوم یرون ما یوعدون
لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا
الا عشیۃ او ضحٰھا۔ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب پہر دہو کر کچھہ پانی اس عورت
کو بہی پلا دی اسکو دیلمی نے ابن عباس سی رفعًا ذکر کیا ہے واللہ اعلم لبندہ شیخ محمد نازلی حنفی
کہنے مین مینے ایک کاس پر آیۃ الکرسی وسورہ فاتحہ واخلاص اور یہ دعا لکھکر پلائی فی الفور
بچہ پیدا ہو گیا اگر رکابی پر نہ لکھ سکے تو ورقہ پر لکھکر دہو کر پلا دی یہان تک کہ ایک عورت کو
مدینے میں یہ اتفاق ہوا کہ نصف بچہ باہر آگیا تہا اور نصف دو دن تک باقی تہا اور کوئی دوا
کارگر نہوتی تھی روضۂ مطہرہ میں آکر وقت ضحٰی مجہسے کہا مینے یہ عمل لکھدیا اوسکا شوہر لیگیا فی الفور
بچہ پیدا ہو گیا سلامتی سی سنہ ۱۲۸۶ تک اسکو بحمدہ تعالی مینے مجرب پایا دعا یہ ہی لو انزلنا ھذا القراٰن
علی جبل لرایتہ خاشعًا متصدعًا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم
یتفکرون۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد
فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک انتھی ا

برائے حنش یعنی مار گزیدہ

تہوڑا سا سلیط لیکر لدغ کی جگہ پر رکہے اور ان آیات کو پڑہے آیۃ الکرسی تین بار اور قولہ تعالی
او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا قال انی یحی ھذہ اللہ بعد موتھا فاماتہ اللہ
مائۃ عام ثم بعثہ قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مائۃ عام فانظر
الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک ولنجعلک ایۃ للناس وانظر الی العظام
کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر تین بار وقولہ
ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا تین بار
ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفا فیذرھا قاعا صفصفا لا تری فیھا عوجا
ولا امتا تین بار وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا تین بار انہ من سلیمان و
انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تین بار سورۂ والضحی والم نشرح تین بار قل ھو اللہ احد تین بار
معوذتین تین بار یہ عزیمت نصف تک نہیں ہونیگی کہ دانت اسکی سیاہ وسپید وسرخ باہر نکل آوینگے
لکن شرط یہ ہی کہ دل حاضر ہو معہذا اگر صحت نہو تو اپنی ہی نفس کو ملامت کری کیونکہ یہ عزیمت مجرب وصحیح ہے

برائے نقصان زمین

اگر خوف سی ظالمون کے یہ چاہے کہ زمین وقت پیمایش کے کم نکلی تو چار پرچہ کاغذ پر چار آیتیں
جدا جدا لکھکر اس زمین کے چاروں کونوں میں گاڑ دی ایک افلا یرون انا ناتی الارض
ننقصھا من اطرافھا دوسری یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب تیسری الم تر الی ربک کیف
مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا چوتھی وما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی
بشر من شیء قل من انزل الکتب الذی جاء بہ موسی نورا وھدی للناس تجعلونہ قراطیس
تبدونھا وتخفون کثیرا وعلمتم ما لم تعلموا انتم ولا اباؤکم قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم
یلعبون لکن یہ چاہیے کہ اس تختہ کو ایک پارہ جامہ میں لپیٹ کر دفن کرے پہر حسب ﴿؟﴾ جات

پوری ہو جائے تو اسکو نکال لی صیانۃ لکتاب اللہ تعالیٰ عن الارض

ایضاً

اگر ظالموں سی یہ خوف ہو کہ وہ تیری زمین میں جور کرینگے تو پانچ پتھر لیکر ہر ایک پتھر پر سات بار فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ احد اور ایک ایک بار معوذتین اور تمام سورۂ یس اور سورۂ تبارک تا آخر اور آیۃ الکرسی اور درود شریف دس بار پڑھکر ہر ایک پتھر کو ایک رکن مین ارکان زمین سی گاڑ دی اور ایک پتھر کو وسط زمین میں دفن کردے اللہ تعالےٰ انکی شر سی کفایت کریگا وھو علیٰ کل شئ قدیر

برای تکوین وعمارت بساتین

ایک مرد بنی ہاشم نے سورۂ فاتحہ لکھی اور مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کو سات بار لکھا پھر اسکو پانی سی دھو کر اشجار پر چھڑک دیا ایک سال سی وہ درخت پھل نہ لائے تھے مقطوع تھی برگ سبز اوسی دم لائے فی الفور پھل لے آئے کَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

برائے کشف غمہ

ابو الفضل بکری کہتے ہیں میں ایک ایسی سختی میں گرفتار ہوا جسکے دفع کرنے سے ارباب جاہ عاجز آئے میں نے یہ دو بیتیں لکھکر سامنے قبلے کے لٹکا دیں اللہ نے مجھسے اس سختی کو دور کر دیا

یَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ ۔ وَقَدْ تَجَدَّدَ دُوْنَ مَا اَنْتَ تَعْلَمُهٗ

فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا ۔ فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ

شیخ عز الدین بن جماعہ کو افلاج عظیم ہو گیا تھا وہ کہتے ہیں میںنے ان ابیات کی تکرارات دن کرنا شروع کی ایک اثر عظیم پایا اور بالکل اچھا ہو گیا وللہ الحمد

ایضاً

بعض علما نے کہا ہی یہ ابیات فضل عظیم رکھتے ہیں بعض لوگ ایک امر عظیم میں پڑ گئے تھے

اور جان سے تنگ آگئے تھے اور کوئی حیلہ خلاص کا نہ تھا ایک شخص نے جسکو پہچانتے نہ تھی یہ ابیات سکھائے اور کہا انکو مکرر پڑھو اللہ کی طرف سی کشف غمہ ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا

وَكَمْ لِلّٰهِ مِنْ لُطْفٍ خَفِيٍّ ۔ يَدِقُّ خَفَاهُ عَنْ فَهْمِ الذَّكِيِّ

وَكَمْ اَمْرٍ تُسَاءُ بِهٖ صَبَاحًا ۔ وَتَاْتِيْكَ الْمَسَرَّةُ فِي الْعَشِيِّ

وَكَمْ يُسْرٍ اَتٰى مِنْ بَعْدِ عُسْرٍ ۔ وَفَرَّجَ كُرْبَةَ الْقَلْبِ الشَّجِيِّ

اِذَا ضَاقَتْ بِكَ الْاَحْوَالُ يَوْمًا ۔ فَثِقْ بِالْوَاحِدِ الْفَرْدِ الْعَلِيِّ

تَشَفَّعْ بِالنَّبِيِّ فَكُلُّ عَبْدٍ ۔ يُغَاثُ اِذَا تَشَفَّعَ بِالنَّبِيِّ

شرجی نے ان ابیات کا ایک قصہ لکھا ہی جسمیں ذکر فرج کرب وکشف غمہ ہی یہ ابیات مشتمل ہیں استغاثہ باللہ اور تشفع بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر انکی تاثیر میں کون شک کر سکتا ہے تشفع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہی ہے کہ اول وآخر ان ابیات کے درود شریف پڑھے ف امام بونیؒ نے نو لطیفے لکھے ہیں الخمیس طریقہ استعمال اسمار حسنیٰ کا واسطے مطالب متفرقہ کے ذکر کیا ہے ازانجملہ واسطے دفع وسواس وامراض و الم کے یہ لکھا ہے کہ وقت سحر کے یہ آٹھ نام پڑھے الْمَلِكُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ الْمُغْنِيْ الْمُتَعَالُ الْمُهَيْمِنُ الْكَبِيْرُ پھر کہا ہی لہا نفع عظیم وھی من الاسم الاعظم المخزون انکی پڑھنے سی علاوہ نفع مذکور عظمت وہیبت بھی حاصل ہوتی ہی پھر لکھا ہی کل لطیفۃ منہا سریعۃ التاثیر منجحۃ للمطلوب قریبۃ الاجابۃ باذن اللہ تعالیٰ بقیہ لطائف کتاب الفوائد مین مذکور ہین

حدیث قلنسوہ

یہ ایک ٹوپی تھی پاس نجاشی کے جس بیمار کے سر پر رکھدی جاتی وہ اچھا ہو جاتا اسکی بابت مین امام غزالیؒ نے ایک حدیث ابوہریرہ طول طویل کتاب خواص القرآن میں نقل کی ہے اسمیں بسملہ وغیرہ الفاظ قرآن لکھے تھی لکن اسلیے کہ حال اسکی سند کا معلوم نہیں ہی اس جگہ حدیث مذکور نقل نہیں کی گئی ہاں عمر بن خطابؓ نے پوری بسملہ لکھکر ایک کلاہ میں سی کر قیصر روم کو بھیجی تھی اسکو مرض درد سر کا رہتا تھا وہ جب اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا درد

جاتا رہا پھر اوسنے حقیقت امر پر مطلع ہو کر یہ کہا ما اکرم ھذا الدین واعزہ حیث شفانی اللہ بآیۃ منہ پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اچھا مسلمان ہوا اسکا ذکر بذیل فضل بسملہ گذر چکا ہے

کلمات العزۃ

انکو دفع جمیع آفات میں اثر تام ہے الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم شرجی کہتے ہیں من داوم علی ذلک یری عجبا من العزۃ والقبول۔

برای وسوسہ نماز و وضو و خواب پریشان مکروہ

کانچ یا مرمر کے برتن میں اس آیت کو لکھکر تین دن لگاتار پیا کرے انشاء اللہ تعالی یہ حال زائل ہو جائیگا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا اللہ ان اللہ علیم بذات الصدور و واسطی رفع خواب پریشان کی شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا ہے وقت نوم معوذتین و آیۃ الکرسی یک بار خواندہ بر سینہ و روی خود دم باید کرد واگر ازین ہم دفع نہ شود واسم یا شدید را سہ بار خواندہ بر اعلای بدن خود دم باید کرد بعد ازان وقت خواب این دعا باید خواند باسمک اللہم وضعت جنبی وبک ارفعہ ان شاء اللہ تعالی حفظہ من نومی جنبی بما تحفظ بہ عبادک الصالحین واعوذ بک من ھمزات الشیاطین وان یحضرون انتہی میں کہتا ہوں دعاء ماثور جو اس کام کے لیے حصن حصین میں آئی ہے اسکو پڑھنا اور زیادہ بہتر ہے

برائے وعید قتل

ابن الکلبی کہتے ہیں ایک شخص نے ایک شخص سے کہا میں تجھکو قتل کرونگا وہ ڈر گیا اسنے یہ ذکر ایک عالم سے کیا عالم نے کہا تو گھر میں سے باہر نکلنے کے پہلے سورہ یس پڑھ لیا کر وہ ایسا ہی کرتا خصم

جب اوسکو ملتا تو نہ دیکھتا اسی طرح کریمۂ الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایک خرقہ میں لکھکر زیر نگین انگشتری رکھکر طہارت پر پہن کر جس ذی سلطان کے سامنے جائیگا جو کہ اوسکو ڈراتا ہے تو اللہ اوسکو اوسکے شر سے محفوظ رکھیگا اور سوائے خیر کے اور کچھ اوس سے باذن خدا نہ دیکھیگا وللہ الحمد

برائے مسلمان شدن

ایک مشرک نے ایک مسلمان سے کہا تہا تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز بھی ہے جو میرے جی کی بات کو بدل دے شاید میں مسلمان ہو جاؤں کہا ہاں سورہ الم نشرح لکھکر اس کو پلائی اس کے دل کا شرک دور ہو گیا وہ اسلام لے آیا

برائے عسر بول

ایک شخص کو اصفہان میں پیشاب نہ ہوتا تہا اسنے یہ آیت لکھکر پانی میں پی۔ اللہ نے بول کو اوسپر آسان کر دیا اور پتھری نکل گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم وبست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا۔ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ اسی طرح آیۃ واذ استسقی موسی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربہم کلوا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین لکھکر پانی میں پینا دافع عسر بول و غائط ہے اسی طرح سورہ کوثر اسکے لیے نفع کرتی ہے

برائے سلس البول

اس آیت کو لکھکر باندھے قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین۔ قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین یہ مرض زائل ہو جائیگا انشاء اللہ

ختم قرآن کریم برای قضاء حوائج وطریق تلاوت

بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کار براری کے مجرب ہی اسمیں کچھ شک نہیں ہی لیکن اگر اس ترتیب سے پڑہے تو بہتر ہے اجابت میں اسرع التاثیر ہوگا یعنی ان جمعے کے اول بقرہ سے تا آخر مائدہ پڑہے سنیچر کو انعام سے آخر توبہ تک پڑہے اتوار کو یونس سے آخر مریم تک پیر کو طٰہٰ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے سورۂ ص تک بدھ کو زمر سے آخر سورۂ رحمن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک پھر وقت ختم کے سجدہ کرے اور اللہ سے اپنی حاجت مانگے وہ پوری ہوگی شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے بھی چار باب میں اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے اور کہا ہی تمام خواندن قرآن در ہفت روز برین ترتیب اسرع در اجابت ست انتہی ف

میں کہتا ہوں یہ جتنے اعمال اہل علم و ولایت نے واسطے دفع آلام و آفات وامراض وغیرہ کی آیات کتاب اللہ سے نکالی ہیں انکی مجرب ہونے میں کچھ تفاوت نہیں ہی اسلیے کہ اللہ نے قرآن پاک کو شفا و رحمت فرمایا ہے سو ہر جملہ اسکا واسطے بیماری دل و تن و ہر بلای ظاہر و باطن کے شافی کافی صافی وافی ہی قال تعالی وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لیکن اہل علم و ولایت نے یہ کیا ہے کہ مناسب ہر حال انسان کی ایک آیت یا چند آیات کا تتبع کرکے طریقہ انکے استعمال کا کتابۃً یا شرباً یا تلاوۃً بتعیین اوقات لیل ونہار بتایا ہی اسمیں کوئی حرج وجرح نہیں ہی کیونکہ مناسبت حال کو ساتھ قول کے ایک علاقہ قوی ہوتا ہے پھر جس شخص کو یہ اعمال اثر نہ کریں تو وہ یقین کرے کہ اسکا ایمان ضعیف ہی اور کیسا ضعیف اگر وہ موحد قوی الاسلام ہوتا تو اثر نہ ہونا یعنی چہ پھر جو شخص کہ سارے قرآن کو پڑہتا رہتا ہی یا اسکا ختم واسطے کسی حاجت اہم کے کرتا ہے تو اسکی قضاء حاجت میں کیا شک ہی بلکہ تالی قرآن علی الدوام اگر بہ نیت جملہ مقاصد و مطالب دارین تلاوت قرآن کی کری اور یہ اعمال متفرقہ بجا نہ لائے تو

امید ہی کہ وہ کبھی کسی آفت و بلا میں مبتلا نہوگا اللہ اسکو سائلین حاجات ودعا سے مرادات سے بڑھ کر بے مانگے دیگا جس طرح کہ یہ مضمون حدیث شریف میں آچکا ہی ابو سعید خدری مرفوعاً کہتے ہیں یقول الرب تبارک وتعالی من شغله القرآن عن ذکری و مسألتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین الحدیث رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن غریب شوکانی رح نے کہا ہے فی الحدیث دلیل علی ان المشتغل بالقرآن تلاوۃ وتفکراً یجازیہ اللہ سبحانہ بافضل جزاء ویثیبہ باعظم اثابۃ انتہی شاطبی رح کہتے ہیں ؎

ومن شغل القرآن عنہ لسانہ   ینل اجر کل الذاکرین مکملا

وحدیث ابن مسعود میں رفعاً ہر حرف پر دس گنا اجر فرمایا ہے رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب وہذا اجر عظیم وثواب کبیر اور حدیث عائشہ میں رفعاً آیا ہی الماہر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرؤہ ویتتعتع بہ وہو علیہ شاق فلہ اجران رواہ البخاری ومسلم شوکانی رح کہتے ہیں التتعتع ہو التردد فی قراءتہ لضعف حفظہ او لثقل لسانہ فی التلاوۃ واما الماہر فاجرہ عظیم صار بہ مع الملائکۃ المقربین وذلک اجر لا یشبہہ اجر ورتبۃ لا تماثلہا رتبۃ انتہی ف اسرار عجیبہ وفوائد کثیرہ قرآن کریم بے حد وحساب ہیں اور فضائل عظیمہ اسکی غیر متناہی ہیں خود اللہ تعالی نے فرمایا ہی قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثله مدداً اور فرمایا ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ اور پھر اسکی صفت میں یہ ارشاد کیا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثله ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا پھر یہ کہا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا شیخ محمد بن

علی آفندی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے کہ جمیع سور قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں باجماع علماء معتمدین اور اگر انفال و براءت کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی ہیں ان سب میں افضل و اعظم سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص ہی باقی رہی آیات قرآن عظیم سو وہ سب چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں قول مشہور پر انمیں سب سے زیادہ اعظم و افضل و اشرف و اکرم آیۃ الکرسی ہے پھر یہ کہا ہی کہ انی رأیت کثیرا من الاخوان فی دیار العرب والروم قد ترکوا قراءۃ القران واکبوا علی قراءۃ ترتیبات لمشائخ فمثلهم کمثل الذین اختاروا العقیق عن الیواقیت وباللہ العظیم ان القران لغریب فی هذا الزمان وما وقع علی تلك الترتیبات حدیث ظاهر فی بیان فضائلها عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما وقع علیها الاجماع والمنام لیس بحجۃ ودلیل علیه وعلی غیره وهو لا یثاب علی قراءۃ تلك الترتیبات اذا لم یعرف معانیها کما قال الحافظ ابن حجر رح اما الثواب علی قراءۃ القران فهو حاصل لمن یفهم ولمن لم یفهم بالکلیۃ للتعبد بلفظه بخلاف غیره من الاذکار والادعیۃ فانه لا یثاب علیه الا من فهمه ولو بوجه ما وعلیه اکثر العلماء وقیل فیه نظر فعلینا ان نتخذ وردا من الافضل والاعظم والاشرف کقراءۃ القران انتهی امام دینوری کشف الکنوز میں فرماتی ہیں انظروا ایها الاکیاس وتفکروا ایها الناس الی اکثر الاوراد والاذکار التی تشتغلون بها فی هذا الزمان من ترتیبات المشائخ اذا حرضته بقراءۃ القران یتعلل بان وقتی لا یفصل عن وردی ما ثمرتها ونتیجتها فی الفضائل علی فضائل القران ولو کانت تلك الترتیبات موجودۃ فی زمن النبوۃ او فی عصر الخلافۃ لاحرقوها او غرقوها لانها زینت فی قلوب الذین لم یعرفوا فضائل القران وخواصه وحبستهم ومنعتهم عن قراءۃ القران انتهی میں کہتا ہوں یہ آیہ شریف اسی مدعا کی طرف بدلالۃ النص اشارہ کرتی ہے اولم یکفهم انا انزلنا

علیك الکتاب یتلی علیهم ان فی ذلك لرحمۃ وذکری لقوم یؤمنون کسی نے شبلی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا علیك بکلام اللہ ودع ما سواه وکن معه ثم ذرهم فی خوضهم یلعبون بعض اہل باطن نے فرمایا ہے لا یکون المرید مریدا حتی یجد فی القران کل ما یرید ویعرف منه النقصان من المزید ویستغنی بکلام المولی عن کلام العبید بعض مشائخ نے کہا ہی لا تجعل وردك غیر ما ورد فی الکتاب والسنۃ تکن من العلماء الاحباء لانك حینئذ تجمع بین الذکر والتلاوۃ فیحصل لك اجر التالی والذاکر فما ترك الکتاب والسنۃ مرتبۃ یطلبها الانسان من خیری الدنیا والاخرۃ الا وقد ذکرها فمن وضع من الفقراء وردا من غیر الوارد فی السنۃ فقد اساء الادب مع اللہ ورسوله بعض اولیاء نے فرمایا ہے من اساء الادب علی البساط رد الی الباب ومن اساء الادب علی الباب رد الی اصطبل الدواب الغرض بڑی شرم بلکہ ضعف ایمان وغربت اسلام وفقدان احسان کی بات ہی کہ دنیا میں روی زمین پر قرآن کریم اندر مصاحف وصدور کے موجود ومحفوظ ہو اور اذکار سنت مطہرہ کتب سنن میں ماثور ومرقوم ہوں اور پھر باوجود دعوی اسلام وایمان یا احسان کے انسان ان اذکار کو اختیار نہ کرے اور تلاوت قرآن پر مدیم نہو اور فقراء وعلماء ومشائخ واولیاء کے دعوات واذکار ساختہ وپرداختہ پر جھک پڑی اور اونمیں معتقد خیر دارین کا ہو اس سی بڑھکر اور کیا شقاوت ہوگی ہاں جو اعمال صالحات وعزائم مکرمات آیات عظیمات و سنن مطہرات سی اہل علم وصلاح نے واسطی قضای حاجات وکشف کربات واستجابت دعوات کے بتائے ہیں انکا استعمال کرنا عین اتباع کتاب وسنت ہی ملا علی قاری حنفی رح نے دیباچہ کتاب الحزب الاعظم میں لکھا ہی لما رأیت بعض السالکین یتعلقون باوراد المشائخ المعتبرین وباحزاب العلماء المکرمین حتی رأیت بعضهم تعلقوا بالدعاء السیفی والاربعین الاسمی ودرت

بعض العوام یتقیدون بقراءۃ دعاء نحو القدح فخطر ببالی ان اجمع الدعوات الماثورۃ
فی الاحادیث المشہورۃ وسمیتہ الحزب الاعظم لاستنادہ الی الرسول الاکرم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم فعلیک بحفظ مبانیہ والتامل فی معانیہ والعمل بمضمون ما فیہ فانہ شامل للمنجیات
حافل المہلکات فہذا کمال طریق المتابعۃ النبویۃ وزبدۃ المقامات العلیۃ المنسوبۃ
الی السادۃ الصوفیۃ الصفیۃ فان قدرت علی قراءتہا کل یوم فیہا ونعمت والا ففی کل
جمعۃ والا ففی کل شہر والا ففی کل سنۃ والا ففی العمر مرۃ ایضا غنیمۃ انتہی احاصلہ میں کہتا
ہوں کہ یہ کتاب حزب اعظم جمع اذکار وادعیہ میں بحذف اسانید وتخاریج کتاب بے مثل و
بے مثال ہے میں اسکو بہت بار پڑھا ہے اور اکثر ماہ رمضان میں پڑھا کرتا ہوں وللہ الحمد اس
باب میں جتنی کتابیں ہیں ان سب سے مغنی ہے اگر کوئی شخص باخلاص نیت وصدق طویت
وحضور دل وجمع خاطر تلاوت قرآن مجید وقراءت حزب اعظم پر تمام عمر اکتفا کرے تو اللہ سے امید ہے
کہ سارے منجیات کے ساتھ متحلی اور تمام مہلکات سے متخلی ہو کر لائق مغفرت وعفو ہو جاے
وما ذلک علی اللہ بعزیز رہی وظائف واوراد علماء وصوفیہ انکی کچھ حاجت نہیں ہے الصباح یعنی
عن المصباح شاہ محمد عاشق خلیفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اوستاد شاہ عبد العزیز دہلوی نے
رسالہ سبیل الرشاد میں دعاء سیفی واربعین اسمی کو ذکر کیا ہے۔ کچھ حاجت انکی ذکر کی نہ تھی دل
اس بات سے قلق میں ہے حسبنا کتاب اللہ وسنۃ رسولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غالبا اس
رسالے میں انہیں اعمال کو ذکر کیا ہے جو ماخوذ ہیں آیات قرآنی یا حدیث رسالت سے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الا ما شاء اللہ تعالی حدیث میں آیا ہے خذ من القرآن ما شئت لما شئت شرح میں لکھتے
ہیں اسمیں شک نہیں کہ تلاوت قرآن افضل ہے بہت سی عبادات سے۔ ابن عباس سے کہا ہے
اقرؤا القرآن فان اللہ لا یعذب قلبا وعی القرآن اور صحابہ پڑھنا قرآن کا مصحف میں دیکھکر

مستحب رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اسمیں عبادت نظر زیادہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ کبھی نظر کرنا
مصحف میں ترک نہ کرتے اور کہتے تھے ہذا کتاب ربی ولا بد للعبد اذا اتی کتاب سیدہ ان ینظر
فیہ کل یوم ویعمل بما امرہ فیہ ویجتنب ما نہاہ عنہ امام ابو الضیف کتاب بلغۃ الماہرین میں
فرماتے ہیں یکفی من العبادات تلاوۃ القرآن وقول حسبی اللہ سبع مرات فی الصباح والمساء
لان العبادات غیر ہذین یشترط فیہا حضور القلب وتلاوۃ القرآن قد جاء انہا اعظم القرب
بفہم وبغیر فہم وقائل حسبی اللہ الخ قد جاء ان اللہ یکفیہ ما یہمہ صادقا کان بہ او
کاذبا۔ انتہی شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا ہے کہ آداب تلاوت قرآن تہذیب واستقبال قبلہ
حتی الامکان وحروف را بخوبی ادا کردن ومد وشد فرو نہ گذاشتن ودر مقام وقف وقف کردن
این ست آداب ظاہری واما آداب باطنی پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت
تلاوت می کنم واو تعالی در مقام اوستاد نشستہ می شنود ومنتہی را تصور کردن کہ این کلام را
بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت می شنوم وفرق در میان مقامین این ست کہ در صورت
اول زبان از خودش وگوش از حضرت رب العزت ودر صورت دوم زبان از حضرت رب العزت
وگوش از خود باین چنین مقام اشارہ فرمودہ ست حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ چنانچہ
شیخ الشیوخ در عوارف از ایشان نقل کردہ اند انی لا اقرء الایۃ حتی نسمعہا من قائلہا بعد در
عوارف فرمودہ کہ امام صادق درین وقت بمنزلہ شجرہ موسی میشد انی انا اللہ رب العالمین می گفت
انتہی وجای دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ بروئیت جناب مرتضی مشرف شدہ بیعت نمودہ بودم
فرمودند کہ در زمان ما یعنی صحابہ کرام برای وصول الی اللہ سہ طریق مسلوک بودند دو طریق از ان
موقوف شدہ یعنی صلاۃ وتلاوت قرآن سوم کہ ذکر ست باقی ودران طریق نیز تفاوت بسیار
راہ یافتہ بعد از ان طریق صلوۃ وتلاوت قرآن فرمودند طریق صلوۃ آنکہ بطور شغل ادا کردہ شود

طور تلاوت برای مبتدی این ست کہ خود را قاری وحق را مستمع تصور نماید کہ بحضرت رب العالمین قرآن میخوانم چنانچہ شاگرد بحضور اوستاد میخواند و برای منتہی این ست کہ حق را قاری و خود را مستمع قرار دہد و زبان خود را تاب تصور کند و گوش را مستمع گویا حضرت حق بزبان من کلام میکند و من میشنوم وقیمین ست کہ درین تصور بسبب غلبہ محبت حالیکہ عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب بالمشافہ رو می دہد حاصل خواہد گردید و گرہ کشائی مدعا خواہد شد واللہ المغنی انتہی۔

برائے حرز و حجاب

امام ابن ابی الضیف کہتے ہیں یہ وہ حرز و حجاب ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن احزاب کے پڑہا تہا اللہ نے انکو شر کفار سے کفایت کی اور وہ اپنے غیظ میں پھر کر چلے گئے اور امام شافعی نے وقت دخول کے ہارون رشید پر پڑہا تہا اللہ نے انکو شر ہارون سی بچالیا انکو مالک نے نافع سی نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سی روایت کیا ہی کہ حضرتؐ نے دن احزاب کے کہا شہد اللہ انہ لا الٰہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الٰہ الا ہو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام پہر کہا وانا اشہد بما شہد اللہ بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ وہی ودیعۃ عندہ الی یوم القیامۃ اللہم انی اعوذ بنور قدسک وعظیم رکنک وعظمۃ طہارتک من کل آفۃ وعاہۃ ومن کل طوارق اللیل والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا اللہ اللہم انت غیاثی بک استغیث وانت ملاذی بک الوذ وانت عیاذی بک اعوذ یا من ذلت لہ رقاب الجبابرۃ وخضعت لہ اعناق الفراعنۃ اعوذ بک من کشف سترک ونسیان ذکرک والانصراف عن شکرک انا فی حرزک لیلی ونہاری ونومی وقراری وظعنی واسفاری وحیاتی ومماتی ذکرک شعاری وثناؤک دثاری لا الٰہ الا انت سبحانک وبحمدک تشریفا لعظمتک وتکریما لنعمات رحمتک اجرنی من خزیک وا ضرب سرادقات حفظک واد خلنی فی حفظ عنایتک وجد علی بخیر یا ارحم الراحمین

اسماء اللہ الحسنیٰ

شرح میں کہتی ہیں قاضی مجد الدین شیرازی نی اپنی سندسی ایک حدیث متصل تا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کی ہی ان للہ تسعۃ وتسعین اسما من احصاہا دخل الجنۃ اسکی سند میں عمارہ بن زید ہیں اور پھر انکا قصہ بابت تلاش اسماء مذکورہ اور بہم پہونچانا انکا بذریعہ ایک شخص آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سور قرآن سی متفرق طور پر مع اسماء موصوف بحوالہ ہر ایک سورت کے ذکر کیا ہے اسکے بعد کہا ہے قال عمارۃ فدعوت بہذہ الاسماء غیر مرۃ فرأیتہا قریبۃ الاجابۃ وکتبتہا عنی جماعۃ وکلہم اخبرونی ان اجابتہا سریعۃ قال ابو محمد واللہ الذی لا الٰہ الا ہو لقد دعوت بہا مرارا کثیرۃ علی مہمات خفت علی نفسی منہا الہلکۃ فخلصنی اللہ منہا والحمد للہ۔ انتہی کلام الشرجب میں کہتا ہوں حدیث مذکور اس لفظ سی ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاہا دخل الجنۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعا بخاری ومسلم میں آئی ہے اور اسکو ابن خزیمہ وابو عوانہ وابن جریر وابن ابی حاتم وطبرانی وابن مندہ وابن مردویہ وابو نعیم وبیہقی نے بھی روایت کیا ہی ایک طریق ابن مردویہ وابو نعیم میں یوں فرمایا ہے من دعا بہا استجاب اللہ دعاہ اور بخاری کا لفظ یہی ہے ولا یحفظہا احد الا دخل الجنۃ۔ یہ لفظ مفسر لفظ احصاہا ہے یعنی احصا سی مراد حفظ ہی وہکذا قال الاکثرون بعض نے کہا مراد احصا سی پڑہنا ایک ایک کلمہ کا علیحدہ علیحدہ ہی گویا انکو شمار کرتا ہے یا مراد علم وتدبر ہے انکے معانی میں اور اطلاع حاصل کرنا ہے انکی حقائق پر یا قیام بحق اسماء وعمل بموجب اقتضاء معانی لکن شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ تفسیر اول راجح ہے اور مطابق معنی لغوی ہے خود دوسری روایت نے تفسیر اسکی ساتھ حفظ کے کردی و ہذا الحدیث قد ورد من طریق جماعۃ من الصحابۃ خارج الصحیحین والحجۃ بما فیہما علی

انفرادہ قائمۃ انتہی یہ اسمار روایت ترمذی مین ابوہریرہ سے آئے ہیں اور ابن حبان نے بھی انکو روایت کیا ہی سوا اس ایک روایت کے جسمین جوزجانی ہیں کسی اور روایت میں یہ نام نہیں آئے ترمذی نے اسکو حدیث غریب کہا ہی اور نووی نے اذکار میں حسن شیرایا ہی اور حاکم و ابن حبان نے صحیح بتایا ہے ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتی ہین والذی عول علیہ جماعۃ من الحفاظ ان سرد الاسماء مدرج فی ھذا الحدیث - الی قولہ - انہ بلغہ عن غیر واحد من اھل العلم انھم جمعوھا من القرآن انتہی تو کانی کہتے ہین ولا یخفاک ان ھذا العدد قد صححہ امامان وحسنہ امام فالقول بان بعض اھل العلم جمعوھا من القرآن غیر سدید ومجرد بلوغ واحد انہ وقع ذلک لا ینتھض لمعارضۃ الروایۃ ولا تدفع الاحادیث بمثلہ انتہی الغرض یہ اسمار حسنی حصن حصین وعدہ واذکار و نزل الابرار و حزب اعظم و سلاح المومن وفرند وغیرہ کتب جمع جم میں مذکور ہیں اور انکی معانی تحفۃ الذاکرین میں شوکانی نے اور سینے کتاب نزل الابرار میں اور کتاب الجوائز والصلات میں اور بیہقی نی کتاب الاسماء والصفات میں لکھی ہیں اور اہل علم نی کتب مستقلہ بیان مین انکی معانی کے تالیف کیی ہین وللہ الحمد بہر حال انکا نوک زبان پر یاد رکھنا اور انکی ساتھ سوال حاجت و دعا اللہ تعالی سی کرنا تریاق مجرب ہے

برائے کفایت اہوال دنیا و آخرت

شرجی کہتے ہین جو کوئی اس دعا کی قرات پر بعد ہر فرض کے ہمیشگی کریگا اسدا وسکو ہول دنیا و آخرت سی کافی ہوگا اعددت لکل ھول القاہ فی الدنیا والآخرۃ لا الہ الا اللہ ولکل ھم وغم ما شاء اللہ ولکل نعمۃ الحمد للہ ولکل رخاء وشدۃ الشکر للہ ولکل اعجوبۃ سبحان اللہ ولکل ذنب استغفر اللہ ولکل ضیق حسبی اللہ ولکل مصیبۃ انا للہ وانا الیہ راجعون ولکل قضاء وقدر توکلت علی اللہ ولکل طاعۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

برائے ہر حاجت و مطلب

تفسیر فتح العزیز مین کہا ہے کہ ہر کرا حاجتے باشد مے باید کہ فاتحۃ الکتاب بخواند و بعد از ختم حاجت بخواہد کہ انشاء اللہ تعالی آن حاجت برآید

برائے درد گردہ

شخصی نزد شعبی آمد و شکایت درد گردہ کرد شعبی گفت ترا لازم ست کہ اساس القرآن بخوانی و بر جائے درد دم کنی او گفت کہ اساس القرآن چیست گفت فاتحۃ الکتاب در فتح العزیز گفتہ کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ست برای ہر مطلب می توان خواند و این را دو طریق ست اول آنکہ مابین سنت فجر و نماز فرض باتصال میم بسم اللہ بالام الحمد للہ چہل و یک مرتبہ تا چہل روز بخواند ہر مطلبے کہ باشد حاصل گردد اگر شفای مریض یا کشادہ شدن مسحور منظور باشد بر آب دم کردہ بآن مریض و مسحور بنوشاند دوم آنکہ روز یک شنبہ اول ماہ درمیان سنت و فرض فجر بے قید اتصال میم بالام ہفتاد مرتبہ بخواند بعد ازان ہر روز ہمان وقت دہ دہ بار کم کند تا روز شنبہ ختم شود و اگر در ماہ اول مطلب حاصل شود فبہا و الا در ماہ دوم و سوم نیز ہمچنین کند و نوشتن این سورہ بر کاسہ چینی بگلاب و مشک و زعفران و شستہ خورانیدن آن برای شفاء مریض مزمن تا چہل روز مجرب ست و بر درد دندان و بر درد سر و درد شکم و دیگر دردہا ہفت بار خواندہ دم کردن خیر مجربست

برائے صموت اعدا

جو شخص اس آیت کو لکھکر اپنے بازو پر باندھ لیگا اسکی دشمن صامت ہو جاینگے کوئی شخص ذکر اسکا ساتھ برائی کے نہ کریگا باذن اللہ تعالی یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ھمسا یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بہ علما وعنت الوجوہ للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما ومن

يعمل من الصالحات وهو مومن فلا يخاف ظلما ولا هضما

براے تثمیر بستان

اس آیت کو لکھکر کسی ساعت جمعہ مین محو کر کے اندر چاہ کے جس سے درختون کو پانی دیا جاتا ہے ڈالدی اللہ اونمین برکت دیگا اور نظر جن وانس سے بچائیگا وهو الذی انزل من السماء ماء فاخرجنا به نبات کل شیء فاخرجنا منه خضرا نخرج منه حبا متراکبا ومن النخل من طلعها قنوان دانیة وجنت من اعناب والزیتون والرمان مشتبها وغیر متشابه انظروا الی ثمره اذا اثمر وینعه ان فی ذلکم لایات لقوم یومنون ۰

ایضا براے سرسبزی باغ وکشت

اس آیت کو آب باران پر اکیس بار پڑھکر جڑ مین نخل وشجر وزرع کے چھڑک دے برکت کثیرہ ہمراہ ازالہ مکروہ باذن الٰہی دیکھیگا الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت وفرعها فی السماء توتی اکلها کل حین باذن ربها ویضرب اللہ الامثال للناس لعلهم یتذکرون

برای عمارت خانہ ودکان وزمین وبستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت پنجم روز یکشنبہ کو لکھ اور ایک پارچہ پاک میں لپیٹ کر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے در کے اوپر دفن کردے عجب طرح کی عمارت وکثرت رزق کو ملاحظہ کریگا اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک مین لکھکر آب باران سے محو کر کے درمیان اشجار ونخل باردار کی چھڑک دیگا برکت کامل وزیادت ظاہر دیکھیگا او کالذی مر علی قریة الی قوله ان اللہ علی کل شیء قدیر

ایضا براے امور مذکورہ

المرا اول سورہ رعد کو تا قولہ یتفکرون چار پرچہ کاغذ پر لکھکر ہر چہار گوشہ مکان یا باغ معطل

خراب یا حانوت میں دفن کردی برکت وخیرات نمایاں انشاء اللہ تعالی دیکھیگا اسی طرح اگر اول سورہ کہف کو تا قولہ کنزا باظرف طاہر میں لکھکر ہر چہار دیوار ہای خانہ پر اس طرح چھڑک دیگا کہ زمین پر پانی نہ گری تو عمارت منزل وکثرت خیر حسب دلخواہ دیکھیگا شرحی نی اس قسم کے آیات واسطی ان امور کے اور بہت لکھی ہیں اس جگہ تراکیب مختصرہ کا فقط ذکر کیا گیا ہے۔

براے خطبہ زن وطلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کری وہ اس آیت کو لکھکر باندھ لے اسکی بات قبول ہوں اور وظیفہ اسکا جاری رہیگا قل ان الفضل بید اللہ یوتیه من یشاء واللہ واسع علیم یختص برحمته من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

براے رکوب دریا

دریا جب جوش وخروش کری تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھکر اسمیں ڈالدی وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائیگا قل من ینجیکم الآیہ اسی طرح اگر فالق الاصباح کو تا آخر آیت با وضو ہو کر دن جمعے کے ایک لکڑی پر لکھکر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو وہ ناؤ ڈوبنے سے بچ جائیگی اسیطرح وقال ارکبوا فیها بسم اللہ مجریها ومرسٰها تا رحیم کی یہ خاصیت ہی کہ خشب ساج پر لکھکر اگر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو کشتی بحر مین حرز ووقایہ ساری آفات سی ہوگا انشاء اللہ تعالے

برای سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر ایک ایک پرچہ یکے بعد دیگری طرف مشرق کے دریا مین پھینک دے موج باذن خدا ساکن ہو جائیگی الم تر ان الفلک تجری فی البحر الی قوله کل ختار کفور اسی طرح اگر کوئی شخص دریا مین قراءت پر اس آیت کی مداومت کریگا تو دریا سے سلامت رہیگا اور تقلب آفات لیل ونہار سے

سالم ہوگا اور مال و ولد مین برکت و سعادت پائیگا اللہ الذی خلق السموٰت والارض الی قولہ لظلوم کفار

برای دفع خیالات فاسدہ

ان آیات کو شخص تخیل پر تلاوت کرے یا خرقۂ صوف یا رق مین لکھکر باندھ دی تخیلات فاسدہ اوس سی دور ہو جائینگی واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا وقولہ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب

العرش العظیم وقولہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

برای خفقان ورجیف قلب

سورۂ الم نشرح پاک برتن مین لکھکر آب زمزم یا آب باران سی محو کرکی اس پانی کو پی لے

اللہ کے اذن سی یہ علش دور ہو جائیگی

برای استخراج مدفون و معمیٰ

اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر مین لکھکر آب باران سی محو کرکے جس جگہ میں توہم دفین ہو وہان چھڑکدی انشاء اللہ تعالی وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آیگا اسی طرح اگر کوئی شے دفن کرکے بھول گیا ہے یا ضائع ہو گئی ہی اور معلوم نہیں کدھر گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں لبان سلگاوی اور یہ آیت کاغذ میں لکھکر پانی سی محو کرکے ہر چہار دیوار ہای خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے پھر صبح کو کھول کر اندر جاے انشاء اللہ تعالی وہ چیز مل جاینگی یا خواب میں اس کو دیکھ لیگا

برای استخراج سحر مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اسکی جگہ معلوم نہیں ہے تو سورۂ تکویر پڑھے اللہ اس کا الہام کریگا سحر کو گھر سے نکالدے کوئی شی اسکو ضرر نکریگی

براے حفظ دفینہ

اگر دفینہ کرے تو سورۂ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سی باذن خدا محفوظ رہے گا۔

برای اخبار عمل

اس آیت کو ایک خرقۂ دختر نابالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پنج ساعت شب کی لکھکر سینۂ زن پر رکھدی اوسنے جو کچھ کیا ہو گا سب کی خبر دیگی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین اگر یہ فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بھم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا

ایک لوح زر پر خون ہدہد سے کف راست مین لکھکر صدر زن نائمہ پر رکھدیگا تو جو کچھ اوس سے ہوا ہے وہ سب کہہ ڈالیگی اگر مدلس کا شناخت کرنا چاہے تو اس آیت کو نائم پر پڑھی نمی ظاہر ہو جائیگا اسی طرح اگر سورۂ اذا زلزلت کو ایک پارۂ جامۂ انسان پر لکھی اور اوسمین نام اوسکا اور اوسکی مان کا زعفران محلول سی لکھکر اوسکو پوست ہدہد سے سی دی اور انسان پر رکھدے تو وہ اپنی صنیع کی خبر دیگا۔

برای خرید شی جید

کوئی چاہے کہ بطیخ خرید کری اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑہکر یون کے یا من بیدہ الخیر والخیرۃ منہ یا دلیل الخیر یا مرشد یا ھادی تو اوسکا ہاتھ مقصود پر پڑیگا اسی طرح سائر اشیاء فاکہہ وملبوس وغیرہ کے لیے جسمین کچھ شبہہ ہو اسی طرح کرے آیت یہ ہے ان البقر تشابہ علینا وانا ان شاء اللہ لمھتدون

برای تکثیر آب چاہ ونہر

چاہ یا نہر مین جب پانی کم ہو جاے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر اندر ار سکے ڈال دی

انشاء اللہ تعالیٰ پانی اوسکا بڑھ جائیگا ثم قست قلوبکم من بعد ذلک الآیہ اسی طرح اگر
گائے یا بکری کا دودھ کم ہوجائے یا بالکل شیر نہ دی تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو
لکھکر آب پاک سی دہو کر اوسکو پلا دے دودھ بڑھجائیگا باذن اللہ تعالیٰ

زوال ہم وغم وعشق

جسکو کوئی مصیبت پہونچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق ضرر دے وہ اس آیت کو قبل از طلوع
فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھکر آب ثلج و برد سی محو کرکے لگاتار تین دن تک اوس
شخص پر چھڑکے انشاء اللہ تعالیٰ جو حزن یا تاہی وہ دور ہوجائیگا وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر الخ

براے ہوام

اس آیت کو ایک طشت مین لکھکر عصارہ زیتون سی محو کرکے گھر مین چھڑک دی کوئی سانپ
اژدہا بر غوث باقی نہ رہیگا سب مرجائینگے الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم اور اگر اسکو چار
ورق زیتون پر لکھکر چار ارکان بیت مین گاڑ دیگا تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہیگا اسی طرح
اگر آیہ یستجدون اخرج الخ کو تانبے کی تختی پر لکھکر عصارہ زیتون سی محو کرکے گھر میں چھڑک دیگا
تو کوئی موذی و شیطان و ہوام باقی نہ رہیگا گھر سے نکل جائیگا

برای تفرقہ اہل معاصی و ظلم

رن تنبیے کے اس آیت کو ایک ظرف پاک میں لکھکر آب برگ حرمل سی محو کرکے جس جگہہ
اجتماع اہل عصیان و ظلم کا ہوتا ہو وہاں چھڑک دی انشاء اللہ تعالیٰ پھر کبھی وہاں جمع نہونگے
متفرق ہوجائینگے وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان
ینفق کیف یشاء ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا والقینا بینہم
العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ ویسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین

برای دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت کو لکھکر اور ایسی شہد سی جسکو آگ نے نہ چھوا ہو محو کرکے
تین دن تک اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہی باذن خدا یہ بلا اوس سی زائل ہوجائیگی
لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم واللہ غفور حلیم

برای حفظ حاملہ وطفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب و زعفران و مشک سے ہرن کی جھلی پر لکھکر زن پر باندھ دی سارے
آفات عین و بطن سی وہ حفظ میں رہیگی اور اگر اسکو لکھکر گلے میں طفل کی ڈال دیا جائیگا تو
ایک حرز عظیم فزع و بکا سی ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ اذ قالت امرأۃ عمران رب انی نذرت لک
ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم

برای ازالۂ عقم

اس آیت کو مشک و زعفران و گلاب سی ایک ظرف بلور یا زجاج پر کاتب باوضو ہوکر لکھے
پھر پانی مین گھولکر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضو مرد و زن پر لکھکر ریشم
کے تاگے سے باندھ دی اور وقت دخول فراش کے علحدہ کرکے صحبت کری پھر نہاکر باندھ لے
وہ شب اول یا دوم یا سوم مین باذن اللہ تعالیٰ حاملہ ہوجائیگی ھنالک دعا زکریا ربہ قال
رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء اسی طرح اگر اول سورۂ نساء تا و لم
رقیبا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سی ایسی جگہ لکھکر کہ کوئی نہ دیکھے کھالیگا پھر بی بی
سے جماع کریگا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہوجائیگی یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی
خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ
الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا

برای حفظ و فصاحت طفل

آب صاف پران آیات کو پڑھکر اسمیں کھانا پکا کر اطفال و تلامذہ کو کھلائے تین دن تک ایساہی کرے حفظ و فصاحت عجیب ملاحظہ کریگا الٓر تا آخر اول سورہ ابراہیم تا الحکیم

برائے قہر اعدا

ایک پارہ لعن لیکر اور اوسمین کچھ خاک مقابر ڈالکر اول یہ آیت او کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد وبرق یجعلون اصابعہم فی اذانہم من الصواعق حذر الموت واللہ محیط بالکافرین لکھی پھر نام دشمن کا لکھی اور اوسکو نیچے زبرہ آہنگر یا کمدہ گاذر کے رکھدی معمول لہ کا سر پھٹ جائیگا اور اسکو کچھہ نہ سوجھیگا فلیتق اللہ فاعلہ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر یہ آیت اور نام معمول لہ اور اسکی مان کا لکھکر نیچے آگ کے رکھکر جسکے ہلاک کرنیکا ارادہ ہی اسکو لگائیگی تو وہ مرض لاایطاق میں گرفتار ہو جائیگا واذ قال موسی لقومہ یا قوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم انہ ہو التواب الرحیم اسی طرح جسکا ہلاک کرنا منظور ہی اوسکی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھی واتل علیہم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدہما ولم یتقبل من الآخر قال لاقتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین اور پشت پر نام اس شخص کا لکھی اور ہاتھ میں ایک خنجر لیکر اسکی نام کی جگہ پر مارے اور کہی فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب اور اس عمل کو روز سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یا ملائکتہ اللہ تعالی لیفعل کذا بفلان یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگیگی اور وہ ہلاک ہو جائیگا شرجی کہتے ہیں فلیتق اللہ فاعل ذلک کلہ

برای بطلان ظلم ظالم

ایک پرچہ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جابر پر داخل ہو اور پڑھکر

اوسکو پڑہی انشاء اللہ ظلم ظالم باطل ہو جائیگا ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اہلہا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعا بصیرا اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران و گلاب سی لکھکر اور آب باران سی محو کر کے حاجی حاکم مین کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو چھڑک دیا جائیگا تو وہ حکم انصاف سی کریگا اور حق بات کہیگا۔

برائے ہلاک ظلمہ

سنیچر کے دن آخر ماہ مین اس آیت کو لکھکر ایک شیشی مین رکھی اور اسپر درخت کی پتوں کا عصارہ ڈالکر گھر میں معمول لہ کی دفن کر دی عنقریب وہ ماخوذ ہو کر ذکر اسکا خامد اور ایام اسکی منقضی ہو جائینگے الم تر کیف فعل ربک بعاد الی قولہ بالمرصاد وقولہ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد

برای بطلان بیع و شرا

اگر اس آیت کو ایک صحیفہ میں لکھکر کسی دکان میں ڈالدیا جائیگا تو بیع و شرا اسکی باطل ہو کر اللہ کی قدرت سی حال اسکا ناقص ہو جائیگا ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون الا یظن اولئک انہم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین۔ اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبے کے لکھکر موضع مراد میں ڈالدینی سے تعطیل بیع و شرا ہو جاتی ہے۔

برائے رجم خانہ

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدہم فی تضلیل وارسل علیہم طیرا ابابیل ترمیہم بحجارۃ من سجیل فجعلہم کعصف ماکول ایک شقفہ قدیمہ میں لکھکر کسی گھر وغیرہ میں دفن کر دی سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتی ہیں جبتک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہی ف اسکی بعد شرجی نے چند فوائد ۸۳ سی لیکر تا آخر یکصد فائدہ بیان میں اسماء حسنی اور انکی تاثیرات کی

بطریق تکسیر و اوفاق لکھی ہیں پھر کچھ منافع سور قرآن کریم کے اور کچھ منافع حروف مقطعہ قرآن
عظیم کے بیان کیے ہیں یہ منافع غالبا اوسی جنس کی ہیں جو حاجات اس رسالے میں لکھی گئی ہیں
اسلیے تلخیص انکی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال و
عزائم پر بعد حصول اجازت بصدق نیت و صلاح طویت عامل و قانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ
مقدار واسطے صلاح ظاہر و باطن و حفظ صورت و معنی کے کافی وافی شافی صافی ہو سکتا ہے
مجھکو اجازت ان عزائم و معمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول الجمیل کی نہیں ہے لیکن اجمالاً
تالیف شریحی کی اجازت ہے ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شرط عزیمت
کے نہیں ہوتا دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل یا نہیں جاتا اثر تو اوس وقت ظاہر ہوتا ہے
کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص و تقوی ہو
ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن پاک پڑھکر پھونک دی تھی فی الفور آسیب
دور ہو گیا بعد چند روز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے ایک مرد نے
وہ آیت انکی زبان سے سنکر یاد کر لی تھی جاکر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہوا جب بار بار اسکو
پڑھا تو جنی سلطنے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا اسنے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہا ہاں الآیۃ الآیۃ ولکن الرجل
غیر الرجل بلکہ طہارت و تفاوت کا یہاں تک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح کے وقت میں جب
کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کوئی جن یا شیطان آتا اور لوگ انکو لیجاتی تو یہ فقط اس سے جاکر
یہ بات کہدیتے کہ تو اسکو چھوڑ کر چلا جا ورنہ تجھپر حکم شرع جاری کیا جاویگا وہ اسی دم بھاگ جاتا
پھر یہ نوبت پہونچی کہ جس آسیب زدہ کے سامنے انکا نام لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور
اوسکا جن و شیطان چل دیتا وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اس رسالے کے ساری اعمال و عزائم
ماخوذ کتاب و سنت صحیحہ سے ہیں اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر انکا ظاہر نہو تو یہ قصور

عازم یا معمول لہ کا ہے نہ ان آیات و اذکار کا اوسکو چاہیے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے
اس لیے کہ اس کلام پاک نے محل قابل نہ پایا موضع صالح ہاتھ آیا اس کے نہ آیا حدیث میں
اسی جگہ سے فرمایا ہے رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ نعوذ باللہ

باب پنجم بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے

فصل ہشتم کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے یعنی حضرت شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی کے خانزانی اعمال مجربہ کا اسمیں ذکر ہے

برای غنای قلبی و قالبی

ہر دن یا مغنی گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل چالیس بار پڑھے اگر نہ ہو سکی تو گیارہ بار یہ دنوں عمل
واسطے غنای دلی او ظاہری کی مجرب ہیں انتہی اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار
بھی آیا ہے۔ شاہ فخر الدین رح سے منقول ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کی دو دو
بار پڑھی اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائیگی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں

وقد جربت ھذا العمل فوجدتہ کذلک

برای درد دندان و درد سر و ریاح

ایک تختہ یا پٹرا پاک لی اور اوسپر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل سے اوسپر ابجد ہوز حطی لکھی
اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھے اور دردمند اپنی انگلی کو درد
کی جگہ پر زور سے رکھے رہے پھر اس سے پوچھے کہ تجھکو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو
دوسرے حرف بے کی طرف نقل کرے اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ
درد گیا اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کرے اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر
کیل سے دابتا جاے اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جائے تو آخر حرف تک نہ پہونچیگا کہ شفا ہو جائیگی

انشاء اللہ تعالی انتہی مین کہتا ہون اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعیؒ نے کتاب فتح الملک المجید المولف لنفع العبید مین بہی ذکر کیا ہی لکن حروف ابجد ہوز حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہی یعنی ابجد والخ پہر کہا ہی ان من قرأها علی الضرس لوجع بری من ساعتہ وما تبلغ زاخرها الا وقد شفی باذن اللہ لکن مع حسن الظن من الوجیع والمعزم انتہی اور شرحیؒ نے بہی اسکو ذکر کیا ہی اور مجرب کہا ہے میںنے اسکو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد

برای رفع حاجت ورد غائب وشفائے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہو اور اسکا سالم نکل آنا چاہے یا کسی کا شفا بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت وفرض فجر کے پڑھے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑھکر تپ والے کی منہہ پر چھینٹا مارنے سے صحت ہوجاتی ہے اسکو شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے

برای گزیدن سگ دیوانہ

جسکو باولا کتا کاٹے اور اسکی دیوانہ ہوجانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کی چالیس ٹکڑون پر لکھی انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا اور اس سگ گزیدہ کو دی کہ ہر دن ایک ٹکڑا کہایا کری مولانا اسحٰق نی کہا ہی کہ ایک ٹکڑا بانات کا گڑ مین لپیٹ کر کہالی اثر زہر سگ کا جاتا رہیگا ان شاء اللہ تعالے

برای دفع فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑھ لیا کری یہ عمل موافق حدیث کی ہے اور اس رسالے مین گذر چکا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی شرح حزب البحر مین یہہ بہی لکھا ہی کہ جو کوئی ہر دن لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھیگا اسکو فاقہ نہ پہنچیگا۔

برای سان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو اوسپر فاتحہ اکتالیس بار بوصل میم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑہنا بہی کفایت کرتا ہی اسکو مولوی قطب الدین مرحوم نی ذکر کیا ہے

برای بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سی تا آخر سورہ پڑہکر اللہ سے دعا کری کہ فلاں وقت اسکو جگا دے تو اس وقت پر جاگ اٹھیگا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جسکو دارمی نے روایت کیا ہے

برای حفظ اطفال

اس عوذہ کو لکھکر بچے کے گلے میں باندہ دی اللہ اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من شر کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ تحصنت بحصن الف الف لاحول ولا قوۃ الا بالعلی العظیم انتہی حدیث میں آیا ہے کہ حضرتؐ واسطے حسنین کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہاری باپ ابراہیم واسطے اسمعیل واسحٰق کی یہی تعویذ کرتی تھے رواہ مسلم مولانا عبدالعزیز ومحمد اسحاق کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا انتہی لکن ظاہر حدیث یہ ہی کہ حضرت اعیذکما بکلمات اللہ الخ کہکر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندہ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے واللہ اعلم

برای امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح وشام پڑھے لا الہ الا انت علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اشہد ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما واحصی کل شیء عددا اللہم انی اعوذ بک

من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتها ان ربی علی صراط مستقیم وانت
علی کل شیء حفیظ ان ولیی الله الذی نزل الکتاب وهو یتولی الصالحین۔ فان تولوا فقل
حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم انتهی اس دعا کی الفاظ سنن
ماثورہ صحیحہ سے ماخوذ ہین اور ہر ایک کے لیے انمین سے علحدہ فضیلت آئی ہے

براے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو تو نیلا تاگا لے اوسپر سورہ رحمن پڑھے اور جتنی بار فبای آلاء
ربکما تکذبان پر پہونچے ایک گرہ لگائے اور اسپر پھونکے پھر اس تاگے کو لڑکے کے گلے مین
باندھ دے اللہ اسکو اس بیماری سے بچالیگا

برای حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک
پڑھے اللہ اوس حاجت کو پورا کریگا۔ شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہین وهذه عزائم اجازنی
سیدی الوالد بها فی جملة ما اجازنی انتهی۔ اسی طرح کی اجازت مجھکو بھی ان عزائم کی ہمراہ
اجازات دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمہ سے حاصل ہے وللہ الحمد

برای حاجات مشکلہ

چار رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد لا اله الا انت سبحانک انی
کنت من الظالمین فاستجبنا له ونجیناه من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار پڑھے اور دوسری
رکعت مین بعد فاتحہ کے رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑھے تیسری رکعت مین
بعد فاتحہ کے وافوض امری الی الله ان الله بصیر بالعباد سو بار پڑھے چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ
کے حسبنا الله ونعم الوکیل سو بار پڑھے پھر سلام پھیر کر سو بار رب انی مغلوب فانتصر

کہی مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں جنکے وسیلے سے
جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھکو اس شخص سے تعجب ہے کہ انکے ذریعے سے مانگے اور نہ [illegible]

براے آسیب زدہ

جسکو شیطان خبطی کردے یعنی اسپر آسیب کا خلل ہو تو اوسکے بائیں کان میں یہ آیت
سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیه جسدا ثم اناب

ایضاً

اسکے کان میں سات بار اذان کہے اور سورہ فاتحہ ومعوذتین وآیۃ الکرسی اور سورہ والسماء
والطارق اور سورہ حشر کے آیات هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم
هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عما
یشرکون ۵ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنی یسبح له ما فی السموات والارض
وهو العزیز الحکیم اور ساری سورہ والصافات پڑھے آسیب جل جائیگا

ایضاً

اسکے کان میں سورہ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون
فتعالی الله الملک الحق لا اله الا هو رب العرش الکریم ومن یدع مع الله الٰها آخر لا برهان له به فانما حسابه
عند ربه انه لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۵

ایضاً

پانی پر سورہ فاتحہ وآیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورہ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا
چھینٹا اسکے موہنہ پر مارے کہ ہوش میں آجائیگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو
اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئیگا

برای دفع جن از خانہ وسنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کی کیلوں پر پڑھی
انھم یکیدون کیداً و اکید کیداً فمھل الکافرین امھلھم رویداً ہر کیل پر پچیس پچیس بار
پھر انکو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دی یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں
لکھدے انتہے۔ لیکن اسمیں کلام ہے جو اوپر گذر چکا

برائے عقیمہ

بانجھ عورت کے لیے ہرن کی جھلی پر زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھی ولو ان قرآنا
سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعاً پھر اسکو اسکی
گردن میں باندہے اور یہ بھی عمل ہے کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑہے
او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق
بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور اور ایک
لونگ کو ہر دن کھائے اور حیض کے غسل سے شروع کرے اور ان دنوں میں اسکا شوہر
اس سے ہم بستر ہوتا رہے مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو
کھائے اور اس پر پانی نہ پیے

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اسکے قد کی برابر لے اور اسپر
نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑہے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیھم
ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون اور قل یا
ایھا الکافرون پڑہے اور پھونکے

برائے دردِ زہ

جس عورت کو دردِ زہ ہو اسکے لیے ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھی والقت ما فیھا وتخلت
واذنت لربھا وحقت اھیا اشراھیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس
عورت کی بائیں ران میں باندہے تو وہ جلد جنے گی

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر
زعفران و گلاب سے اس آیت کو لکھے اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام و
ما تزداد وکل شیء عندہ بمقدار عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال پھر اس آیت کو لکھے
یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر یہ لکھی بحق مریم و عیسی ابنھا محمد
طویل العمر بحق محمد و آلہ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھلے یہ توسل باعتبار کیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے

برائے زندگی فرزندش نہ زید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھکو خبر دی اس شخص نے جسپر مجھکو اعتماد ہے کہ
جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن و کالی مرچ لی اور ان دونوں چیز پر دوشنبہ
کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑہے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم
کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھوڑانے تک

ایضاً برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکی
پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یا تین کے انشاء اللہ تعالی
لڑکا پیدا ہو گا۔

برای زن ساحرہ یعنی ڈائن

جس عورت کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اوران آیات کو پڑھے وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولوکرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق ویبطل الباطل ولوکرہ المجرمون ویمح اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور پھر کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑی اور کہے رکزتھا فی قلب العائنۃ پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

ایضا برای چشم زخم

جو نظر والی یا جادوگر کو کہے اے فلاں اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے وقت یا اسوقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہو جائیگا میں کہتا ہوں اسکو شرحی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گذر چکا

ایضا برائے چشم زخم

جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جای تو اسکے مونہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں اور اسکی شرمگاہ کے غسل کو ایک برتن میں لیکر اس پانی کو معیون پر چھڑکی تو اسی دم اچھا ہو جائیگا اسکو بھی شرحیؒ نے ذکر کیا ہے اور اوپر گذر چکا اسکو امام مالکؒ نے موطا میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے مولانا فرماتے ہیں صحیح مسلم میں مرفوعا آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہی اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم میں سے دُھلانے تو دہو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اسکا بُرا ماننا عبث ہے ف عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اسکی ٹھوڑی میں

کالا ٹیکا لگا دو کہ اسکو نظر نہ لگے مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہی کہ یہ جو لڑکے کو کالا ٹیکا لگا دیتی ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم انتہی میں کہتا ہوں لگانا سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی دیکھا تھا میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے بڑے موحد فقیہ متقی تھے انکی بہت کتابیں ہیں نصیحۃ المسلمین ترجمۂ قول جمیل ترجمہ سر الشہادتین ترجمۂ مشارق ترجمۂ در مختار رسالۂ جہادیہ وغیرہ غفر اللہ لنا ولھم

ایضا برائے چشم زخم

یہ وہی عمل تاگا ناپ کر دعا پڑھنے کا ہے جو شرحی سے نقل ہو چکا ہی فقط اتنا تفاوت ہے کہ اسمیں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا ادونیا اصبات اِل شدّای اور وہاں یوں ہے ادونیای اصباؤت اَل شِدّای اور بجای لفظ انتعت وہاں اشمت ہے اور النجا والحا والوحا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں یہی الفاظ قول جمیل میں ہیں کیفیت اسکی یہ ہے کہ ایک تاگا پاک تین ہاتھ ناپ لی اور اسکی پاس کہی جو نظر زدہ کو رکھتا ہی پھر یہ عزیمت پڑھے جسپر نظر لگی ہی پھر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ جای یا کم ہو جائے تو معلوم کرلے کہ اسکو نظر لگی ہے پھر اس عمل کو تین بار کر کر پڑھے اثر نظر بد کا دور ہو جائیگا طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہی پھر سورۂ فاتحہ تین بار پڑھے پھر کہی عزمتُ علیکَ ایتھا العینُ التی فی فلان بن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وبنور عظمۃ وجہ اللہ بما جری بہ القلم من عند اللہ الی خیر خلق اللہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عزمتُ علیکَ ایتھا العینُ التی فی فلان بن فلانۃ بحق اشراھیا براھیا ادونیا اصبات اِل شدّای عزمتُ علیکَ ایتھا العینُ التی فی فلان بن فلانۃ بحق شمت بھت انعت یا

قطاع النجا بالذی لا تقوی علیہ ارض ولا سماء اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ
کما اخرج یوسف من الضیق وجعل لموسی فی البحر طریق والا فانت بریئۃ من اللہ تعالی
واللہ تعالی ابریء منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف قل ھو اللہ
احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اخرجی یا نفس السوء بالف الف
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن ماھو شفاء و رحمۃ للمومنین
لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ فاللہ خیر حافظا و
ھو ارحم الراحمین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
علی سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم اور بجای فلاں بن فلاں کے نام اسکا اور اوسکی ماں کا لکھے

برای مسحور و مریض مایوس العلاج

جسپر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطباء کو عاجز کر دیا ہو اوسکے لیے چینی کی سفید
برتن میں یہ اسم لکھے یاحی حین لاحی فی دیمومۃ ملکہ وبقائہ یاحی پھر اوسکو پانی سے دہو کر
چالیس دن پیے مینے حضرت والد کو دیکھا کہ وہ اس اسم پر سورۂ فاتحہ بھی زیادہ کرتے تھے

برای گم شدہ

جسکی کوئی چیز کھو جاوے وہ ایک سو انیس بار بلا کم و بیش یاحفیظ کہے پھر یہ آیت پڑھے
یا بنی انھا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بھا اللہ
اسکو بھی ایک سو انیس بار پڑھے انشاء اللہ اوس گم شدہ چیز کو اوسکے پاس پھیر لائیگا تفسیر
فتح العزیز میں لکھا ہے و از خواص مجربۂ این سورہ آنست کہ برای گم شدہ ہفت بار این سورہ را
خواندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد از تمام ہفت بار اصبحت فی امان اللہ و امسیت
فی جوار اللہ امسیت فی امان اللہ اصبحت فی جوار اللہ خواندہ دستک زند آن گم شدہ یافتہ شود واللہ اعلم

برای شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لیے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدہنی کو اپنی درمیان میں تھام
اور اسکو کلمے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اسکا نام
بدہنی میں لکھیں اور سورۂ یٰس کو مکرمین تک پڑہیں سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدہنی گھوم جائیگی
پھر اگر نہ گھومے تو اسکا نام مٹا کر دوسری شخص کا نام لکھیں اور وہیں تک پڑہیں اسطرح ہر شخص
متہم کا نام لکھا جائے یہاں تک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتے ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور
کوئی عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اسپر واجب ہے کہ اسکی چرانے پر یقین نہ کرے اور اسکو بدنام
نہ کرے بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہے اللہ تعالی نے سورۂ
بنی اسرائیل میں فرمایا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل
اولئک کان عنہ مسئولا ۝

برای بردۂ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھکر اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندہیری کوٹھری
میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھدے یعنی سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر اللھم انی اسالک و بان
لک السموات والارض ومن فیھن ما جعل اللھم السماء والارض وما فیھما علی عبدک
فلان بن فلانۃ اضیق من حلقۃ حتی یرجع الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین پھر یہ آیت
لکھے او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق
بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن ورائھم برزخ
الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح
محفوظ پھر یہ دعا پڑھے اللھم انی اسالک بحق ھذہ الآیات ان تصلی علی نبیک سیدنا محمد

وَالِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم ان ترد العبد الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین مولانا اسحاق واسطی گم شدہ
چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہو گئی ہو یہ درود شریف لکھدیتے تھی کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت
یا کھونٹی کے لٹکا دیجاے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد و بارک وسلم الف الف مرۃ والف الف ذرۃ انتھی

برای برآمد کار

سورۂ فاتحہ کے میم کو الحمد للہ کے لام سی ملا کر یک شنبہ کے دن سی فجر کی سنت و فرض کے
درمیان میں شروع کری ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس
بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جای یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑہی انتھی میں کہتا
ہوں کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سی ملا کر اعمال میں پڑہنا مذکور ہی شیخ محی الدین ابن
عربی صاحب فتوحات مکیہ نی اس باری میں ایک حدیث اپنی سند متصل سی تا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اوس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب
معتبر حدیث مین نہین ملا۔ لکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھی جسمیں اسکی نکاسی ہو اوس تنگی سی جسمین وہ مبتلا ہے
تو وضو کرکے پاک کپڑے پہنکر رو بقبلہ ہو کر داہنی کروٹ پر لیٹے اور سورۂ والشمس کو سات بار
اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑہے اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ
کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑہنا آیا ہی پہر یوں کہی اللھم ارنی فی منامی کذا و کذا
واجعل لی من امری فرجا و مخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی تو اگر
اسی رات وہ چیز خواب مین دیکھی جو چاہتا ہی تو بہتر ہوا۔ نہیں تو اسی طرح دوسری رات کری
پہر تیسری رات اسی طرح سات رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین کی آگی نہ بڑہیگا کہ حال کہل جائیگا

ہماری صحبت والوں نی تجربہ کیا ہی انتھی میں کہتا ہوں یہ طریق استخاری کا تجربہ مشائخ ہی
اور جو طریق اسکا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالی میں مذکور ہو چکا و نسبت اس طریق
کے سہل و آسان ہی حاجتمند کو اختیار ہی کہ وہ بہی کری اور یہی کری یہانتک کہ تشفی خاطر حاصل ہو

استخارہ حرکات و سکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث
بنعمۃ اللہ علی الاطلاق مین لکہا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجہپر یہ ہی کہ میں ہر روز اصطلاح قوم پر
استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سی کہ اللہ تعالی میرے ساری حرکات و سکنات اس دن یا اوس
رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کی صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین ابن عربی
اور شیخ ابو العباس مرسی اور ایک جماعت تہی اور صورت اس استخارے کی جسطرح کہ شیخ محی الدین
ابن عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکہی ہے یہ ہی کہ جب آفتاب برابر ایک
نیزے کے اونچا ہو یا بعد نماز مغرب کی یا ہر روز جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑہی پہلی
رکعت مین فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑہے وربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لہم الخیرۃ
سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون اور سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحۃ الکتاب
اور یہ آیت وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من
امرہم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا اور سورۂ قل ہو اللہ احد پہر جب سلام
پہیری تو جو دعا استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جس جگہ بندے کی لیے یہ حکم ہی کہ اپنی حاجت کا
نام لی اوس جگہ یوں کہی اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک بہ واسکن فیہ فی حقی وحق اہلی و
والدی واخوانی وجمیع من شاء اللہ فی ساعتی ہذہ الی مثلہا من الیوم الآخر الی اللیلۃ الآخرۃ
خیر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری و عاجلہ و آجلہ فاقدرہ لی ویسرہ لی وان کنت تعلم

ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن فی حقی و حق غیری من اہلی و ولدی و سائر من شاء اللہ من ساعتی ہذہ الی مثلہا من الیوم الآخر او اللیلۃ الاخری شر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری و عاجلہ و آجلہ فاصرفہ عنی و اصرفنی عنہ و اقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ اشیاخ طریق نے کہا ہی کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کیا کریگا تو وہ کبھی کوئی حرکت کسی حرکت و سکون میں نہ کریگا یا کوئی اور اسکے حق میں کوئی حرکت نہ کریگا مگر یہ کہ وہ حرکت اسکے لیے خیر ہوگی بلا شک قالوا و قد جربنا ذلک و رأینا علیہ کل خیر لما فیہ من الادب مع اللہ تعالی والتفویض الیہ پھر جب اس دعاء استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جسکے لیے اس نے استخارہ کیا ہی بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک اگر اوس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ تعالی اسباب اوس کام کے اس شخص پر آسان و سہل کر دیگا یہانتک کہ وہ کام انجام ہو جائیگا اور اوس کام کی عاقبت محمود ہوگی اور اگر اوس کام میں اسپر کوئی شر ہوگا تو ضرور ہے کہ دل اوسکا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کی تحصیل کے اسپر مشکل و متعذر ہو جائینگے اسوقت یہ جانے کہ اللہ نے اس کام کا نہ کرنا اسکے لیے اختیار کیا ہی اب اسکے نقد سے دردمند نہو بلکہ اپنے رب کی اسکے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے فاعمل یا اخی بذلک و لو فی کل اسبوع او شہر او سنۃ او سنتین او اکثر و تقول فی الدعاء اللہم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن من یومی ہذا الی مثلہ من الاسبوع الآخر او من الشہر الآخر او من السنۃ الاخری و ہکذا واللہ تعالی یتولی ہداک و ہو یتولی الصالحین

برائے تپ

جسکو تپ آتی ہو اسکا عمل یہی کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اسکی بازو پر باندھ دی جلد اچھا ہو جائیگا اسمیں نام تپ کا ام ملدم آیا ہی یہ دعای ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہی

اسمین الفاظ قول جمیل و شرح کے یکسان ہیں بلا تفاوت واللہ اعلم

برای خنازیر یعنی کنٹھ مالا

جسکی گردن مین کنٹھ مالا ہو تو چمڑے کے تسمے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دی اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ و قدرۃ اللہ و عظمۃ اللہ و برہان اللہ و سلطان اللہ و کنف اللہ و جوار اللہ و امان اللہ و صنع اللہ و کبریاء اللہ و نظر اللہ و بہاء اللہ و جلال اللہ و کمال اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد

برای سرخ بادہ

جسکے بدن پر سرخ بادہ ہو وہ اس دعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کی وقت چھری سے اشارہ کرتا جای وہ دعا یہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم بسم اللہ العظیم الحکیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ و قدرتہ و سلطانہ ایتہا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء و قال سلیمان ایتہا الریح اجیبی داعی اللہ و من لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجأ و ما لہ من ظہیر بسم اللہ و بالثناء الطیب علی اللہ یکفیک و اللہ یشفیک من کل داء یؤذیک و من کل آفۃ تعتریک لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین و سلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین

برای ضعف بصر

جسکی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کی یہ آیت پڑھا کرے فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید

برائے صرع یعنی مرگی

جسکو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لیکر یکشنبہ کی دن پہلی ساعت میں اس تختی کی ایک طرف یہ کھدوائے یا قہار انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قہار اور دوسری طرف یہ کھدوائے

یا مذل کل جبار عنید بقہر عزیز سلطانہ یا مذل انتہی شاہ صاحب نے فرمایا ہی کہ مجہکو ان
سب اعمال کی اجازت میرے والد یعنی شیخ عبدالرحیم نے دی ہی واللہ الموفق والمعین میں
کہتا ہوں کہ ان اعمال میں سے اکثر عمل میرے تجربے میں آچکے ہیں سوای چند عمل کی جو پیش
نہیں آئے میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربے میں یکسان نافع ہیں اب میں بقیہ مشائخ
متقدمین کے بعض اعمال متفرقہ جمع کرکے لکہتا ہوں فائدہ مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ معاصر
مؤلف کتاب قول جمیل تہے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفۂ مرزا صاحب نے بعض اعمال انکی کتاب
معمولات مظہریہ میں لکہی ہیں انکو اس جگہہ نقل کیا جاتا ہی یہ اعمال بہی مجرب اور لائق اعتماد ہیں

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت وقصد سے پڑہا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے طریقہ اسکا یہ ہی کہ پہلی بار تہہ
اوہنا کر ایک بار سورۂ فاتحہ پڑہے پہر سورۂ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑہے پہر درود سو بار پہر
الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد ونہ بار پہر سورۂ اخلاص با بسم اللہ ہزار ویک بار پہر سورۂ فاتحہ با بسم اللہ
سات بار پہر درود سو بار پہر فاتحہ پڑہکر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جنکی طرف یہ ختم منسوب
ہے پیش کرے ان بزرگونکی تعیین نام میں اختلاف ہی پہر اللہ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگون
کے چاہے اور جبتک کام نہو مداومت کہی اللہ ہر مشکل کا آسان کرنیوالا ہی اس ختم کو خواہ
ایک شخص تنہا پڑہے یا زیادہ لوگ پڑہیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولی ہی کیونکہ اللہ
وتر ہے وتر کو دوست رکہتا ہی خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تہا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا
آواز بلندی پڑہتے تہی اور کہتے تہے کہ الہی ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑہی گئی ہیں ارواح
طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالی سے ہم امداد واعانت
بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ مجدد الف ثانی رح کے ختم میں بہی معمول دعا کا اسی طور پر تہا

میں کہتا ہوں کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکہا ہے کہ امام جعفر صادق وابویزید
بسطامی وابوالحسن خرقانی اور جو بعد انکے ہوئے انسے تا شاہ نقشبند سب کا اس بات
پر اتفاق ہی کہ قضاء حاجات وحصول مرادات ودفع بلا وقہر اعداء وحساد ورفع درجات
ووصول قربات وظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ واسرار غریبہ کا تریاق مجرب
ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑہے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور
۹۹ بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورۂ اخلاص پہر سات بار فاتحہ پہر وقت تمام ہونے
اس ختم کے سو بار درود پہر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت
پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کریگی اور سات دن اسپر مداومت کرے قال وجربنا
کثیر ولکن اوصوا لمن وصل الی مرادہ ان لایفشی سرہ لاحد من السفہاء لئلا یستعملوا فیما
حرم ثم کان ذلک الترتیب عادۃ لہم یداومونہا ویعملون بہا کل یوم مرۃ او مرتین
صباحا ومساء او دبر کل المکتوبات الخمس فعادات السادات سادات العادات و
من خالط السادات ینال السیادۃ والسعادۃ وہو اعظم الرکن وافضل الورد المخصوص
فی الطریقۃ النقشبندیۃ بعد اسم الذات ونفی الاثبات کذا ذکرہ ابو اجوع۔ انتہی۔ محرر سطور
اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہی لیکن آباء ومشائخ میری سب نقشبندیہ گذری ہیں اگرچہ ان کو
اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بہی حاصل تہی ہلیے مینے اس ختم کا اس جگہہ ذکر کرنا مناسب جانا
برکات اس ختم کے لا تقف عند حد ہیں خزینۃ الاسرار میں تفصیل اس اجمال کی لکہی ہی اور
طریقۂ مجددیہ کو بہی بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہی والد مرحوم میری نقشبندی تہی اور قاضی محمد بن
علی شوکانی رح بہی نقشبندی تہے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جان جانان رح
بہی اسی طریقۂ علیہ پر تہے ولله الحمد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہی کہ بعد اعمال مشائخ

ختم خواجگان نیز مجرب ست و طریقۂ او معروف و مشہور ختم یا بدیع العجائب بالخیر و یا بدیع
یک ہزار و دو صد بار در اول و آخر درود دہ صد بار نیز خواہ تنہا یا بجماعت نیز مجرب ست انتہی
ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہی کہ سوا درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑہی فاتحہ سات بار درود
ایک سو بار الم نشرح اور اُنّاسی بار اخلاص ایک ہزار ایک بار پہر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار
اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑہکر تقسیم کردے واللہ اعلم

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

یہ ختم واسطی حصول جمیع مقاصد و حل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑہے پہر
پانسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلا کم و بیش پہر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑہتا رہی یہان تک
کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو مرزا صاحب قدس سرہ نی قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکہا تہا کہ
ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کی لازم کرلو

ختم قادریہ

اسکو مشائخ نے واسطے برآمد مہم کے مجرب سمجہا ہی عروج ماہ مین پنجشنبہ سی شروع کرکے تین دن
تک پڑہی بسم اللہ مع فاتحہ و کلمۂ تمجید و درود و سورۂ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پہر شیرینی
پر فاتحہ پڑہکر اور ثواب اوسکا روح پر فتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دیکر تقسیم کردے

دیگر ختم قادریہ

پہلے دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار پہر بعد سلام کی یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑہی
اللھم صل علی محمد معدن الجود والکرم وعلی آل محمد وبارک وسلم پہر شیرینی پر فاتحہ حضرت شیخ جیلی پڑہکر تقسیم کردے

ختم لایلاف

اسکا بہ نیت دفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑہنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑہنا بعد نماز

فجر کے مجرب ہے وللہ الحمد

ختم برائے میت

جسکی پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سی کہی کہ دس بار قل ہو اللہ مع بسم اللہ پڑہے پہر دس بار
درود پہر دس بار سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پہر
دس بار اَللّٰھُمَّ اغفِرہُ وَارحَمہُ پہر ہاتہ اُٹہا کر سورۂ فاتحہ پڑہکر آواز بلند سی کہے کہ ثواب ان کلمات
طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑہے گئی ہیں اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو
پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۝

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند بازو یا گلے میں باندہ لی بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ اَعُوذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ
التامات کلھا من شر ما خلق بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء
وھو السَّمِیعُ العَلِیمُ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العلی العظیم

تعویذ برائے رفع تپ و لرزہ

بسم اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم و ارادوا بہ کیدا فجعلناھم
الاخسرین ۝ بالحق انزلناہ و بالحق نزل و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۝
نہی میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکہکر دیتا ہوں باری سی پہلے
تین بار تین تینوں پتے ایک ایک بار کرکے مریض زبان سی چاٹ لی انشاء اللہ شفا دیتا ہی اسکا تجربہ
ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غب کے نہایت نافع و مجرب ہے وللہ الحمد

برائے سرخ بادہ

اسکا عمل وہی ہے بعینہ جو اوپر گذر چکا

برائے درد چشم

بعد ہر نماز فرض کی آیہ کشفنا عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد دس بار پڑھکر ی اسکا ذکر ہی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے

برائے چیچک

اسکا عمل وہی پڑھنا سورہ رحمن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیہ فبای آلاء ربکما کی ہے ذکر اسکا ہو چکا اول تو چیچک انشاء اللہ تعالیٰ نکلے ہی گی نہین اور اگر ظاہر ہوگی تو مضرت نہ کریگی شاہ عبد العزیز دہلوی رح نے تفسیر فتح العزیز مین تحریر فرمایا ہے واز خواص مجرب این سورہ یعنی سورۂ بقرہ آنست کہ در ہنگام بر آمدن آبلۂ اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتا ناشکستہ این سورہ بہ تجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خوانده دم کنند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد بفضل الٰہی آن طفل را دران سال چیچک نہ بر آید و اگر بر آید سہل و آسان گردد و آسیبی باو نرسد لکن شرط آنست کہ وقت شروع قرادت آن دو نیم پاؤ برنج با شکر و حنفرات بقدر حاجت مستحق را دران مجلس بخوردن دہند و آن مرد بحضور قاری و طفل بخورد انتہی ۔ مینی اکثر یہ عمل اطفال خرد سال پر کیا ہمیشہ بحمدہ تعالیٰ مجرب پایا

برای شفاء مریض

یہ وہی عمل آیات شفا کا ہے جس کا ذکر ہو چکا

ایضاً برائے شفاء مریض

اسم مبارک یا سلام ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالے نے یہ ختم واسطے مرزا مظہر جان جان قدس سرہ کے پڑھا تھا اللہ تعالی نے شفا بخشی

برائے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھکر ایک سفال آب نا رسیدہ میں بند کرکے درمیان تختہ اس کشت کے دفن کردی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رزاق العباد یا خلاق الخلائق یا فاطر السموات و یا منبت الفروع فی الارض والنبات و یا مجیب الدعوات ادفع من ہذا الزرع شر الہوام والوحوش و شر الفار والخنازیر المفسدۃ وارزقنا رزقا حسنا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

برائے دفع خواب پریشان

اسکو لکھکر گلے میں باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ و شر عبادہ و من ہمزات الشیاطین و ما یحضرون صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

برائے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعے کے لکھکر گلے مین باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم لی اللہ ہو یو کع فی اللوح

برائے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعے کے اسکو لکھکر کمر مین باندھ لے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رحیم کل صریخ و مکروب یا رحیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

دعاء یونس علیہ السلام برای حصول ہر مطلب

شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکم کبریت احمر میں ہی اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی او نہون نی اسکو شکم ماہی میں پڑہا تہا جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کے لیی پڑہتا ہی وہ دعا اسکی قبول ہو جاتی ہے ۔ الحق این دعوتیست بغایت مجرب التاثیر و نہایت سریع الاثر ست در ہر باب و در ہر امر کہ خواہد بدین آیہ کریمہ دعا کند و مشائخ

بسرعت تاثیر وعدم تخلف آن اجماع واتفاق دارند وطریق آن بانواع متعدد ذکر کرده اند
آسان ترین انواع آنست کہ تا دوازدہ روز بہ نیت حصول مقصود دوازدہ ہزار بار بخوانند واگر
نتوانند یک ہزار ودو صد بار بخوانند اول وآخر چند بار درود لازم گیرد یعنی ایک طریق تو یہ ہی کہ
بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار بار پڑہے اگر نہو سکی تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑہے اول و
آخر درود پڑہے دوسرا طریق یہ ہی کہ سوا لاکھ بار پڑہے بہر حال قوت وتاثیر میں اس دعا کی کچھ
شک وشبہہ نہیں ہی کہ کوئی عمل جسکا ثبوت قرآن سی اور حدیث سی اور اقوال مشائخ سی ہو سوا اس
دعا کے نہیں ملتا اسکی شان میں اللہ تعالی نی فرمایا ہی فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک
ننجی المؤمنین انتہی۔ جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑہیگا تو چالیس دن
میں سوا لاکھ بار ہو جائیگا شاہ عبد العزیز رحمہ اللہ نے تفسیر سورہ ن میں لکھا ہی کہ پڑہنا اس آیت کا مشائخ
معتبرین سی واسطی دفع ہر غم واندوہ کے تریاق مجرب ہے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ
سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑہی دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو
بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت واستقبال قبلہ کے پڑہے اور پیالہ
پانی کا بھر کر رکھ لیوی اور لمحہ بہ لمحہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈالکر موںھ اور بدن پر پہیرتا رہی تین روز
یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سی پڑہے انتہی میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی
وقاص میں فرمایا ہے دعوۃ ذی النون وهو فی بطن الحوت لا اله الا الخ لم یدع بها رجل مسلم
فی شئ قط الا استجاب له رواه الترمذی والحاکم ابن السنی کا لفظ یہ ہی انی لاعلم کلمة لا یقولها مکروب
الا فرج عنه کلمة اخی یونس فنادی فی الظلمات ان لا اله الخ امام احمد وترمذی ونسائی وحاکم
بیہقی کا لفظ رفعا سعد سے یہ ہی فانہ لن یدعو بها مسلم فی شئ قط الا استجاب الله له
خزینۃ الاسرار میں کہا ہی کہ بعض مشائخ نے مجکو خواص آیہ وذا النون اذ ذهب مغاضبا فظن

ان لن نقدر علیه فنادی فی الظلمات ان لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سکھائے ہیں
اور کہا من اضطر فی شئ وعجز عن تحصیله او دفعه او عزل عن منصبه وهو یرید ان ینال الیه فلیقرء
هذه الآیة المذکورة بتمامها احدی واربعین مرة بلا زیادة ولا نقصان ولا یفصل بکلام
الدنیا فی اثناء القراءة یقرأها بعد صلاة الصبح ویداوم علیها اربعین یوما بلا سکتة من
الایام واذا تم الاربعون یوما فلینظر الامر کیف یکون هکذا اجازلی وقال وهی من المجربات
وبه الاذن عن الحقیر لمن یطلبها بالخط والقلم فلیداوم علیها باعتقاد تام اور بعض اہل خواص
نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار بار پڑہا کریگا وہ جو مرتبہ مانگیگا پائیگا رزق
کی وسعت ہوگی ہم وغم دور ہوگا کشف صدر فتح باب بخیرات ہو کر شر شیاطین وظلم سلاطین سے
محفوظ رہیگا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مسرور رہیگا و
باللہ التوفیق چار باب مین باب سیوم کو اس ترجمہ سی منعقد کیا ہی۔ در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت
آن یقینی ست۔ پہر اوسکی ذیل میں فضیلت ایمان ونماز وروزہ وزکوۃ وحج وذکر خدا بزبان و
دل مع تزکیہ ظاہر وباطن وتخلیہ قلب لکھکر کچھ حال فضیلت تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر وحوقلہ
کا لکھا ہی پہر ذکر اسماء حسنی کا اجمالا پہر نفع بعض اسماء خاصۃ الہی کا واسطی بسط رزق وغناء وغیرہا کے
پہر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہی پہر بعض سور کی فضائل لکھی ہیں پہر فضیلت استغفار کی
عموما اور سید الاستغفار کی خصوصا ذکر کی ہی پہر قاعدہ کلیہ واسطی طاعات وعبادات کی لکھا ہی یہ کتاب
چار باب اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے لائق اسکے ہے کہ اطفال خرد سال کو ابتدائی حروف شناسی
زبان فارسی مین پڑہائی جاوی اور منتہی لوگ اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کریں وباللہ التوفیق

دعای حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ المتوفی ۶۵۶ھ ہجری کے منسوب ہے یہ دعا اونکو حزب

مین الہام ہوئی ہتی اسکا ذکر شعرانی نے منن کبری مین بہی کیا ہی۔ علماء و مشائخ طریق کا اسکے
مجرب ہونے پر دفع آفات و قضاء حاجات میں اتفاق ہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور
قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اسکی شرح لکھی ہی اور فوائد و منافع ذکر کیے ہین ستر فائدے
سے زیادہ اسمیں ثابت ہوے یہ دعا مشتمل ہی اسماء و صفات و افعال الٓہی پر کوئی لفظ اس دعا
کا ایسا نہیں ہے جسمیں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو طریق دعوت کا واسطی اس
دعا کے بیان کیا ہے وہ خالی شرائط دشوار سے نہین ہی لیکن کلمات طیبات اسکی جنکی بنیاد محض
توحید خالص پر ہی ایسی مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہوکر صدق نیت و حسن
طویت و حضور قلب و طہارت باطن کے ساتھ بے دعوت بہی پڑہیگا تو بہی اثر اسکا ضرور
ظاہر ہوگا یہ دعا مع ملخص شرح ہندوستان میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہی حاجت نقل عبارت و
بسط کلام کی اسپر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر نقمت ہی جب یہ دعا بالشرائطہ پڑہی جاتی
ہے تو واسطی کشائش مہمات و رزق و حب زوجین و زبان بندی اعدا و شفاء مریض و تسخیر سلاطین
و امراء و محافظت کشتی و اداء قرض و سلامتی ایمان و نفقہ غیب و حرز سارقان و دفع سموم افعی و عقرب
و دفع فقر و افلاس و عمارت باغ و خانہ و دفع سحر و ہزیمت اعداء و ہیبت در دل رعایا و خلاص از
فسق و لہو و دفع خطرات و وساوس و اشراف بر خواطر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداء و دفع چشم بد اسکی
غیر ذلک کے حکم اکسیر اعظم و تریاق مجرب کا رکہتی ہی و باللہ التوفیق۔ معمولات مظہریہ میں کہا ہی کہ مداومت
دعای حزب البحر کہ از برای قاری ہم بجای شمشیر ست و ہم سپر۔ نیز از معمولات خانقاہ شمسیہ است انتہی
فائدہ اس جگہ یہ بات ہردم لائق یاد رکہنے کے ہی کہ جو دعوات مشائخ و اہل علم سے منقول ہیں اور
انکی فوائد مجربہ نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیے گئے انہین پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف
کی تلاوت اور اسکی آیات سے انتفاع ترک کر دینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر کے

ترتیبات مشائخ و صیغہای ساختہ و پرداختہ ورد و پر قانع و مقتصر ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کام
لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہی ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بہی ہے کہ اسنے اس حیلہ و فن سے
امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سے روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی و نبوت
سے محروم رکہکر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن
اور مواظبت اذکار و ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بہی جنمین کوئی رائحہ شرک جلی
یا خفی کا نہین ہی استعمال مین لاتی تو اس سے بمراتب بہتر تہا کہ بالکل ترتیبات پر جہک پڑے ہیں اور
کتاب و سنت سے علیحدہ جا گرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم مین اربعین اسمی و دعای
قدح وغیرہ سے منع کیا ہی اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سے لکھی ہی کہ لوگ توجہ
طرف تلاوت قرآن و اوراد حدیث کی ہوں اور ترتیبات مشائخ مین نہ پہنسین بلکہ ہر مدعای دینی و دنیاوی
اور قضاء حوائج صوری و معنوی کے لیے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کرین و باللہ التوفیق۔

ختم صحیح بخاری برائے دفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفاء بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ
جائز ہے اسمین کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہین ہی بلکہ منفعت اسکی قراءت و ختم کی
واسطے رفع آفات و حصول سلامت کی مجرب ہی ولہذا جب سے یہ کتاب تالیف ہوئی ہی ہر قرن مین
اہل علم نے ساتھ اسکی توسل کیا ہی اور کسطرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کی یہ کتاب اصح کتب اسلام ہی روئے
زمین پر اسکا قاری و متوسل و معتقد و عامل ہر خیر و برکت کے لائق ہی اور جو شخص اس نعمت سے حرمان نصیب
ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہی شیخ عبد اللہ بن ابی جمرہ نے کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جنسے میری ملاقات
ہوئی اون سب نے مجھے یہ بات کہی کہ ان صحیح البخاری ماقرئ فی شدۃ الا فرجت ولا رکب بہ فی مرکب
الا نجا قال وکان مجاب الدعوۃ قد دعا لقارئہ اور حافظ ابن کثیر نے تاریخ کتاب لمع

الصحیح یستسقی بقراءته الغمام واجمع علی قبوله وصحة ما فیه اهل الاسلام ذکره القسطلانی فی
شرح البخاری اور شیخ عبدالحق دہلوی رح نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ وعلمائے ثقات
صحیح بخاری را از برای حصول مرادات وکفایت مہمات وقضای حاجات ودفع بلیات وکشف
کربات وصحت امراض وشفاء مرضی ونزد مضائق وشدائد خوانده اند ومراد ایشان حاصل شده
ومقصود خود رسیده اند ووجده کالتریاق مجربا وقد بلغ هذا المعنی عند علماء الحدیث مرتبة الشهرة
والاستفاضة انتهی بمعناه اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین رح سے حکایت
کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قرأت صحیح البخاری نحو عشرین ومائة مرة فی الوقائع والمہمات لنفسی
وللناس الآخرین فبای نیة قرأته حصل المقصود وکفی المطلوب انتہی بالجملہ نفع اس کتاب
کی قرأت کا تجربہ علماء محدثین واہل معرفت وفقہ میں درجۂ شہرت وتواتر کو پہونچ چکا ہے اس
حد تک کہ جسکا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن ومقام کے اپنی کتاب فرمایا حکاہ القسطلانی
بسند صحیح انتہی ملخصا من کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل آخر سنہ ۱۳۰۰ ہجری میں بمقام بصرہ
ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمۂ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مرگیا یہ خبر صاحب
جوائب نے بتعیین ماہ وسال صحیح جوائب لکھی تھی جسطرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اسیطرح اہل علم
نے صحیح بخاری کو بھی تیس پارے پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن
میں کیا جاتا ہے یا تیس دن میں یا تین دن میں اسیطرح بمقتضای حال و وقت اس کتاب کا ختم بھی
کرنا چاہیے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا کہ اسکا ختم کذا وکذا نفع دیتا
ہے بہر حال باوضو ہوکر منہ طرف قبلے کے کرکے ساتھ خشوع وخضوع وحضور دل کے خود پڑھے یا کسی اور
کو حکم دے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے نفع اسکا متیقن ہے وللہ الحمد

براے دردسر

شعرانی رح نے طبقات کبری میں بذیل ترجمۂ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے
وکان یقول علمنی الخضر علیه السلام رقیة للوجع فقال اذا اصابک وجع فضع یدک
علی الموضع وقل بالحق انزلناه وبالحق نزل فلم ازل اقولها علی الوجع فیذهب لساعته انتهی

برای ردّ گم شده

شعرانی رح نے کتاب طبقات میں بذیل ترجمۂ محمد بن ابراہیم زجاجی رح لکھا ہے وکان یقول مما
جربناه لرد الضالة اللهم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیه اجمع بینی وبین ضالتی ویقرء قبله
سورة والضحی ثلاثا قال وقد وقع منی فص فی دجلة فدعوت به فوجدت الفص فی وسط اوراق
کنت اتصفحها انتهی یہ دونوں اعمال دردسر وردّ ضالہ میری کتاب خیر الخیرہ میں بھی مذکور ہیں

برای دیدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخواب

جو شخص سورۂ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھکر حضرت پر درود بھیجیگا وہ حضرت کو خواب
میں دیکھیگا خزینۃ الاسرار میں کہا ہے وانا جربتها بهذه الصیغة وهی اللهم صل علی سیدنا محمد و
علی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک وکثیر من الاخوان جربوا سورة الکوثر بهذه الصلوة
فرأوه فی المنام اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورۂ قریش ہزار بار پڑھکر باوضو
سوئیگا وہ حضرت کو خواب میں دیکھیگا اور اسکا ہر مقصود حاصل ہو گا اسکو مجرب عظیم کہا ہے صاحب
خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت کو سنہ ۱۲۶۱ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریفہ
کے دیکھتے ہیں یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کی کہ وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں

صلوٰۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اسکو جو ذلیل میں ہزار بار

پڑھیگا اسکی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجۂ اجابت کو پہونچیگی جیسے برق خاطف یہ درود تریاق جسیم و اکسیر عظیم ہے امام بونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اسکے اسرار و منافع بہت بیان کیے ہیں مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں ہوتی کہ ہر روز ستر بار واسطے قضاء حوائج کے پڑھے انہوں نے اجازت اسکی عام دی ہے صیغہ اس صلوۃ کا یہ ہے

اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیاۃ وبعد المماۃ

انتہی بعض مشائخ نے کہا ہے جو کوئی اس درود شریف کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھیگا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا اور اسکی ساری حوائج پوری ہونگے بعض کا لفظ یہ ہے من قرأ ھذہ الصلوۃ الف مرۃ فرج اللہ ھمہ وبلیتہ ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفظ تنجینا تخفیف و تشدید دونوں طرح پر مروی ہے قرآن پاک میں بھی یہ مادہ بذکر دعاء یونس علیہ السلام دونوں باب سے آیا ہے ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین واللہ اعلم

صلوۃ تفریجیہ قرطبیہ

اسکو بغاربہ صلوۃ ناریہ کہتے ہیں اسلیے کہ جب یہ درود ایک مجلس میں تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب کے بعدد ۴۴۴۴ پڑھی جاتی ہے تو وہ مقصد سرعت میں شان نار کے حاصل ہوتا ہے و لہذا اسکو اہل اسرار مفتاح الکنز المحیط لنیل مراد العبید کہتے ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد کے ذکر کیے ہیں اور کہا ہے اکسیر فی سبب التائید مراد اس عدد سے چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑھنا ہے صیغہ اس درود کا یہ ہے اللھم صل صلاۃ کاملۃ وسلم سلاما تاما علی سیدنا محمد تنحل بہ العقد وتنفرج بہ الکرب وتقضی بہ الحوائج وتنال بہ الرغائب وحسن الخواتم ویستقی الغمام بوجھہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک قرطبی نے کہا ہے جو شخص

اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کریگا اللہ اسکی ہر ہم و غم کی تفریح اور ہر کرب و ضر کا کشف کر دیگا اور اسکا کام آسان اور اسکا حال اچھا اور اسکا رزق وسیع ہو جائیگا ابواب حسنات و خیرات کے اسپر مفتوح ہو جائینگے حوادث دہر و شر نکبات جوع و فقر سے امن میں رہیگا اسکی محبت لوگوں کے دل میں ہوگی وہ جو چیز اللہ سے مانگیگا وہ ملیگی انتہی شیخ محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھیگا گویا آسمان سے اسپر رزق اترتا ہے زمین سے رزق اگتا ہے امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑھنے سے مراتب علیہ و دولت غنیہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑھیگا تو مراد سے زیادہ دیکھیگا اور اگر ہر روز سو بار پڑھا کریگا تو غرض کو فوق المراد پائیگا فائدہ صیغے درود ہای ماثورہ کے قریب تیس کے ہیں جنکو مع سند کتاب نزل الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر و حدیث نے کہا ہے کہ صلوۃ و سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل عبادات و احسن حالات و اعظم قربات و اشرف مقامات ہے ادب درود شریف کا یہ ہے کہ اسمیں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد اور لفظ آل و اصحاب ہو ایک درود و سلام کا مکرر پڑھنا ذکر صلوات متعددہ سے افضل ہے بعض خواص نے کہا ہے خذ حرفا قل الفا اور اثناء صلوۃ میں لفظ صلوۃ و سلام معاذ کر کری اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بھی ذکر کری جسطرح حدیث میں دربارۂ تسبیح وغیرہ آیا ہے سبحان اللہ عدد کذا و ملا کذا یہ سب آداب صلوۃ ناریہ میں بحمد تعالی موجود ہیں غرضکہ بعد تلاوت قرآن و ذکر خدا کے کوئی وظیفہ و دعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل الابرار میں ہے ویسا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے

برای کشف وقائع آئندہ

قول جمیل میں لکھا ہے بعض مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہے وقائع آئندہ کی کشف ہونی پر بیشک شک وہ یہ ہے کہ طالب خلوت میں اعتکاف کری اور نہا کر اپنا اچھا لباس پہنے اور خوشبو ملکر مصلے

بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنے داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسیطرح ایک اپنے
سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پہر اللہ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقعہ کو اسپر ظاہر فرمائے
پہر اسم ذات کا ذکر شروع کرے آنکھ بند کیے۔ تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار
بائیں پر اور ایک بار پیچھے پر اور ایک بار سامنے یہانتک کہ اپنے دل میں کشائش و نور کو پاوے سات دن
یا مانند اسکے اس عمل پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا شاہ ولی اللہ رح
بعد اسکے فرماتے ہیں قلت هذا ما قيل وفي قلبي منه شئ لما فيه من اساءة الادب بالمصحف انتہی پہر مولوی
قطب الدین دہلوی مرحوم نے لکہا ہے کہ حضرت مولف نے سچ فرمایا اسکی کیا حاجت ہے اصل مقصود تو
استخارۂ مسنونہ سے بہی حاصل ہوتا ہے انتہی میں کہتا ہوں یہ امر واصل رسوم مشائخ ہے اسکی لیے جہد
کرنا کچہ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہذا حضرت شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ
غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نمی ارزد انتہی پہر اسکے بعد کہا ہے کہ ہماری والد نے واسطے
کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکر ان تین ناموں سے کرے یا علیم یا مبین یا خبیر با
شروط مذکورہ باستثنای وضع مصاحف انتہی اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن المصباح یغنی عن المصباح
ہمکو کچہ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ ماموربہا کو در بارۂ استخارۂ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں

برای کشف ارواح

مشائخ قادریہ نے لکہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے ہمارا مجرب ہے وہ یہ ہے کہ ہمراہ خلوت و
لباس پاک وغسل وخوشبو کے مصلے پر بیٹہکر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگاوے اور بائیں طرف
قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکۃ کی اور دل میں والروح کی انتہی

برای حصول امر مشکل

امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑہے

جسقدر اسکی واسطے مقدر ہو پہر داہنی طرف یا حی کی ضرب لگائے اور بائیں طرف یا وہاب کی اسطرح ہزار بار کرے

برای انشراح خاطر و دفع بلا

بلاؤں کی دور کرنیکا یہ طریقہ ہے کہ اللہ کی ضرب دل میں لگائے اور لا اله الا هو کی اسطرح ضرب لگائے جسطرح
نفی و اثبات میں بیان کیا گیا ہے اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائے

برای شفای مرض وغیرہ

جب اللہ سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا
مغلوبی دشمن کا تو اسم الہی موافق اپنی حاجت کے اسماء حسنی میں سے لیکر اس نام کو دو ضرب یا
تین ضرب یا چار ضرب کے ساتھ ذکر کرے مثلا یوں کہے یا شافی او یا صمد او یا رازق او یا مذل الی غیر ذلک

ربط قلب بالشیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم دل کا لگانا اور لگا رکھنا ہے مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم
کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اللہ صاحب رح کہتے ہیں قلت ان للہ تعالی
مظاہر کثیرۃ فما من عابد غبیا کان او ذکیا الا وقد ظہر بحذائہ صار معبود الہ فی مرتبتہ
ولہذا السر نزل الشرع باستقبال القبلۃ والاستواء علی العرش قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا
صلی احدکم فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ تعالی بینہ وبین قبلتہ وسأل جاریۃ سوداء
فقال این اللہ فاشارت الی السماء فسألها من انا فاشارت باصبعها تعنی انہ رسول اللہ فقال
ہی مؤمنۃ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا ترتبط قلبک الا بہ ولو بالتوجہ الی العرش
وتصور النور الذی وضعہ علیہ وہو ازہر لونا کمثل لون القمر او بالتوجہ الی القبلۃ کما اشار الیہ
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیکون کالمراقبۃ لہذا الحدیث انتہی یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہے
اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب بالشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہے اور اس عبارت

میں یہ ارشاد کیا ہی کہ عبادت میں کوئی شی بھی سوا اللہ واحد کی قبلۂ توجہ نہو خواہ نور عرش ہو یا
اور کچھ میں کہتا ہوں آیۂ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا و لا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
باشارۃ النص نافی و ناہی ہے تصور شیخ سی و لیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں۔

براے کشف قبور و استفاضہ بدان

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان مین جاوی سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑہی پہر سامنے
میت کے ہوکر قبلے کو پشت دیکر بیٹھے پہر سورۂ ملک پڑہے اور اللہ اکبر و لا الٰہ الا اللہ کہی اور گیارہ
بار سورۂ فاتحہ پڑہے پہر میت سی قریب ہوجاے پہر کہے یا رب یا رب اکیس بار پہر کہے یا روح اور اسکو
آسمان مین ضرب کری اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائی یہانتک کہ کشائش و نور پائے پہر
منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سی ہو اسکے دل پر انتہی یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا
ہے لکن اسپر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہی کہ یہ کشف قبور اصلی نہیں ہی کہ حال نعیم و
عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہی بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح سی ہی سو ہر چند ایک جماعت
کثیر مشائخ کا اسپر اتفاق ہی اور وہ اپنا تجربہ بتاتے ہیں لکن ادلۂ شرع سی اسکا رائحہ تک نہیں ملتا
بلکہ سنت صحیحہ سی خلاف اسکی ثابت ہوتا ہی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اذا مات الانسان
انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم
پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہوچکا کہ بعد موت کی عمل منقطع ہوجاتا ہی تو افادہ و افاضہ بھی بالیقین
نہیں ہوسکتا اصلی کہ یہ عمدہ عمل ہی اور تین چیزیں جنکا استثنا کیا ہی وہ عمل خارجی میت کا ہی نہ
عمل قلب اور اس بات سی کہ تعلق روح کا اپنی مدفن سی رہتا ہی گو روح اپنی مقر مین ہو یہ بات لازم
نہیں آتی ہے کہ وہ اتنے تعلق کی وجہ سی عامل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی
احیا کو نہین کرسکتی پہر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہی کہ حضرت نے اپنی اصحاب

سے فرمایا ہے تمہارے بھائی جب دن احد کی شہید ہوے تو اللہ نے انکی روحیں جوف مین سبز
پرندوں کے رکہیں وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کی میوی کہاتی ہیں سونے کی قندیلوں میں
جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایۂ عرش جگہ پکڑتی ہیں انھوں نے جب مزہ کہانے پینے کا پایا
اور خوابگاہ پاکیزہ پائی تو کہا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ لئلا یزھدوا فی الجنۃ ولا
ینکلوا عند الحرب اللہ تعالی نی فرمایا انا ابلغھم عنکم فانزل اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون الآیۃ۔ رواہ ابو داؤد۔ یہ حدیث نص صریح
ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ و علو منصب کے اخبار سے اپنے حال کی عاجز رہی اسلیے
کہ بعد موت کے عمل انکا بالکل منقطع ہوگیا تہا حالانکہ مرتبۂ شہادت کا فوق مرتبۂ ولایت ہی پہر
ولی سی بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور انکا فیاض ہونا کس طرح ہوسکتا ہی اور اگر یہ بات
ممکن ہی تو سب سے زیادہ حق ساتھ استفاضہ و استفادہ کے ہمارے حضرت اور صحابہ ہیں کہ انکی
ارواح سی فیضیاب ہونا چاہیے اور اگر یہ استفادہ بسبب کم ہمتی و کم رتبگی مستفید کی نہیں ہوسکتا
ہے تو یہ بات خلاف واقع ہی حضرت و صحابہ کی حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہوکر استفادہ کرتے
تھے حالانکہ انکو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضکہ یہ دعوی مشائخ کا طریق شرع پر ثابت
ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اسکا پایا جانا یا سلف صلحا سے اسکا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے
ہماری نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا سلوک سبیل سلامت ہی اور یہ گذر چکا کہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونون کو ناپسند کیا ہی اور
خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہی اور یہ تو اوس سے بھی بڑہکر بات ہے حالانکہ ساری مشائخ و علماء
صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقۂ باطن مشیدہ بہ کتاب و سنت ہی اور جو طریقت کہ خلاف
شریعت کے ہو وہ مقبول نہیں واللہ اعلم

صلوۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے و للجشتیۃ صلوۃ تسمی صلوۃ المعکوس لم نجد من السنۃ و لا اقوال الفقہاء ما نشدھا بہ فلذلک حذفناھا والعلم عند اللہ تعالیٰ

صلوۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اسکا یہ نام اسلیئے رکھا ہے کہ مطلب برآری میں اسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جسکو سخت حاجت پیش آئے وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ یک بار اور قل ہو اللہ احد سو بار پڑہے اور دوسری رکعت میں فاتحہ سو بار اور قل ہو اللہ ایک بار اور سو بار یوں کہے ای آسان کنندۂ دشوار ہیا و ای روشن کنندۂ تاریکیہا پہر سو بار استغفار اور سو بار درود پڑہے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پہر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول ہوگی انتہی ما فی القول الجمیل - آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل رداء کے نماز استسقا میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور اشعار گردش حال ہے پس بس لیکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے اور بظاہر اس نماز میں کوئی فعل نا مشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ ہے اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جنکی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم

برای سلب مرض

بیماری کا دور کر دینا یوں ہوتا ہی کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کری اور جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہی اور اسپر ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوای اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائیگی اور وہ اچھا ہو جائیگا قول جمیل

میں کہا ہی وھذا من عجائب صنع اللہ فی خلقہ انتہی - مولانا عبد العزیز دہلوی نے کہا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کری اور دو رکعت نماز پڑہے اور خدا کی طرف بہ خشوع دل متوجہ ہو اور زبان سے بہی کہے یا من یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء اور اس مناجات و تضرع کی درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلای معصیت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو حضرت مصنف رح نے ارشاد کیا ہی انتہی مرزا مظہر جانجان رح نے فرمایا ہی قاعدہ سلب آنست کہ تصور نماید کہ با نفسے کہ اندرون میرود عوارض جسمانی شخص از قالب او می برآید و کشیدہ می شود و با نفسی کہ بیرون می آید تصور نماید کہ آن عوارض معہودۂ جسمانی بر روی زمیں می افتد و از اندرون سلب کنندہ بیرون می آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نہ گردد مریض را پیش رو نشانید و بقدر پانصد نفس سلب مرض باید کرد انتہی - یہ ترکیب ورای ہر دو ترکیب مذکور ہے

برای اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچائے پہر اگر اسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اسکے دل کی ہی کذا فی القول الجمیل اسکے بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آیندہ کا طریقۂ مشائخ پر لکھا ہی کہ بذریعۂ ہاتف یا واقعہ فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہی پہر طریقہ دفع بلای نازل کا بیان کیا ہی صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کی رجوع کری تنبیہ میں نے اس رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہی جو نہایت صحت و قبول و شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں انمیں سے چند اعمال

صیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہی اسوجہ سی کہ انمیں طول عمل تھا یا مجرب ہونا انکا معلوم نہیں ہی یا صورت شرعی سی بعید پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں

اگر جملہ را سعدی انشا کند مگر دفترے دیگرا املا کند

ان اعمال کے بجالانے مین وجود اثر کا اوسی وقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول مع معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سی یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب نسبت تہی یہی وجہ ہی کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تہا اب جو اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل اور قالب عاطل کے کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتی اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتی اسلیے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہی بلکہ عُمّال کا ہی عمل کو محل قابل معتبر نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کی حق میں جو فرمایا ہے یضل بہ کثیرا اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ محل ناقابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفاء محض ہی بلکہ اس آیت سی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلالت کثرت سی ہیں اسی طرح حال ہر دعای نافع کا ہی کہ کثرت فسق کی وجہ سے اسکی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی واللہ اعلم

فصل بیان مین اعمال حیاۃ الحیوان کے

طبرانی نے معجم اوسط مین باسناد صحیح ابی مزنیہ دارمی سی روایت کیا ہی کہ دو مرد اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتی یہانتک کہ ایک دوسری پر والعصر ان الانسان لفی خسر تک پڑہتے

برای انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی رح نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمر سی نقل کیا ہی کہ جس کسی کو کوئی حاجت ہو وہ چہارشنبہ پنجشنبہ وجمعہ کو روزہ رکھی پہر جمعے کے دن طہارت کر کے مسجد جامع میں جائے اور کہے اللھم انی اسألك باسمك بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ

ھو الرحمن الرحیم واسألك باسمك بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموات والارض واسالك باسمك بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الابصار ووجلت القلوب من خشیتہ ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد وان تعطینی مسئلتی وتقضی حاجتی برحمتك یا ارحم الراحمین اور بعد لفظ حاجتی کے نام حاجت کا لی وھو سر لطیف مجرب انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر

برای حصول قوت بر طاعت و رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ ۳۵ بار لکھکر اپنی ہمراہ رکھیگا اللہ اسکو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دیگا اور نزغات شیاطین سی کفایت کریگا اور اگر وہ ہر دن وقت طلوع آفتاب کے بحالت درود خوانی اوس بطاقہ مین مدام نظر کیا کریگا تو حضرت کو کثرت سے خواب مین دیکھیگا وھو سر لطیف مجرب

برای نجات روز قیامت وحیات قلب

امام احمد نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پہر دیکھونگا تو کچھ سوال کرونگا۔ دیکھا تو پوچھا کہ ای رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائینگے فرمایا جو شخص ہر بکرہ وعشی کو تین بار یہ ذکر کریگا وہ ناجی ہوگا سُبحان الابدی الابد سبحان الواحد الاحد سبحان الفرد الصمد سبحان من رفع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی ماء جمد سبحانہ لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد سبحانہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پہر امام احمد نے کہا کہ جو شخص ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یاحی یاقیوم یا بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام یا لا الہ الا انت اسألك ان تحیی قلبی بنور معرفتك یا ارحم الراحمین کہیگا اللہ اسکو دل کو

زندہ کریگا جسدن کہ دل مرینگی انتہی میں کہتا ہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسامی عظام پر وللہ الحمد

برای حفظ ایمان تا قیامت

ابن عمر سے رفعًا مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اسکا ایمان محفوظ رہے تا قیامت وہ ہر دن بعد سنت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کی اخلاص چھہ بار اور معوذتین ایک ایک بار پڑھے پھر سلام پھیرے اللہ تعالی اسکے ایمان کو محفوظ رکھیگا یہانتک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتھ اپنے رب کے پاس آئیگا راوی نے کہا وھذہ فائدۃ عظیمۃ غنیمۃ کذا فی البستان وذکرہ النسفی بسند طویل لکن اتنا زیادہ کیا ہی کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑھے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے پھر یہ دعا مانگے اللھم انت العالم بما اردت بھاتین الرکعتین اللھم اجعلھما لی ذخرا یوم لقائک اللھم احفظ بھما دینی فی حیاتی وعند مماتی وبعد وفاتی اسدا اسکو سلب ایمان سے امن میں رکھیگا وھذہ فائدۃ عظیمۃ من اعظم المھمات

اسم اعظم

ایک مرد نے صلحاء موحدین میں سے جو صاحب ابراہیم ادہم تہا اسنے کہا کہ مجہے اسم اعظم سکہا دو کہ جب میں ساتھ اسکے دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجہے ملے فرمایا ان کلمات کو صبح وشام کہا کر انکے کہنے سے خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اسکا مسئلہ ملتا ہے یامن لہ وجہ لا یبلی ونور لا یطفی واسم لا ینسی وباب لا یغلق وستر لا یھتک وملک لا یفنی اسالک واتوسل الیک بجاہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان تقضی حاجتی وتعطینی مسئلتی بعض علمانے کہا ہے اسم اعظم دعای یونس علیہ السلام اور یہ کلمات ہیں اللھم انی اسالک بانی اشھد انک انت اللہ الاحد اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام یاحی یاقیوم انتہی میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعًا آئی ہیں اسکو اہل سنن

اربع نے روایت کیا ہے مگر احد سے تا کفوا احد ذکر کیا ہے رسالہ غراس الجنۃ میں ہمنے بیان اسکا بسط سے لکہا ہے تعیین اسم اعظم میں بہ قول ہیں راجح تر از روی سند کے یہی حدیث ہے قال الحافظ ابن حجر رح امام نووی سے پوچہا تہا کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس سورت میں ہے کہا اس بارے میں احادیث کثیرہ آئے ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابوامامہ سے رفعًا روایت ہے کہ اسم اعظم تین سورمین ہے سورہ بقرہ وآل عمران وطہ بعض ائمہ متقدمین کہتے ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہے کیونکہ یہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آئی ہے اور اول آل عمران میں وارد ہے اور طہ کی اس آیت میں ہے وعنت الوجوہ للحی القیوم دمیری نے کہا وھذا استنباط حسن واللہ اعلم انتہی میں کہتا ہوں حافظ ابن القیم نے بہی کتاب ہدی نبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹہیرایا ہے

برائے قضاء حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں کہ یہ فائدہ مجرب وعظیم البرکۃ ہے واسطے تفریح ہم وغم کی اور ایک سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشا کے طہارت کاملہ پر ایک ہی جلسہ مین اللہ کا نام لطیف سولہ ہزار اور چھہ سو اکتالیس بار پڑھے اور زیادت ونقص سے نہایت درجہ حذر کرے کہ اسمیں ابطال سر ہوتا ہے حیلہ انکی شناخت کا یہ ہے کہ ایک تسبیح لے جسکا شمار ۱۲۹ ہے اسپر اس نام کو ۱۲۹ بار پڑھے مقصود حاصل ہو جائیگا یہ طریق اقرب طرق مستقیمہ ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اسلیے کہ شمار اوسکی حروف کا چار حرف ہین ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوے جب انکو اسکی مثل مین ضرب دیا تو یہ سولہ ہزار چھہ سو اکتالیس بار ہو گئے اور اپنی حاجت کا نام لیوے انشاء اللہ تعالی پوری ہو جائیگی لا محالہ اور ہر ایک سو انیس بار پر یوں کہے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر یہ ظالم پر بد دعا بھی ہے اور جالب خیر ورزق وبرکت بھی ہے اسکو ہر نماز کے بعد سو بار کہے پھر کہے اللھم لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز اور واسطے دفع کید ظلمہ کے یوں کہے

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر اور جب قرأت اسم مبارک تمام
کر چکے تو یہ دعا مانگے اللھم وسع علی رزقی اللھم اعطف علی خلقک اللھم کما صنت وجھی
عن السجود لغیرک فصنہ عن ذل السؤال لغیرک برحمتک یا ارحم الراحمین شیخ ابوالحسن شاذلیؒ
نے فرمایا ہے کن متمسکا بھذہ الصفات الحمیدۃ تفز بسعادۃ الدارین لا تتخذ من الکافرین ولیا
ولا من المؤمنین عدوا وارتحل بزادک من التقوی فی الدنیا وعد نفسک من الموتی واشھد
للہ بالوحدانیۃ ولرسولہ بالرسالۃ وحسبک عمل صالح وان قل وقل اٰمنت باللہ وملائکتہ
وکتبہ ورسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر فمن کان متمسکا بھذہ
الصفات الحمیدۃ ضمن اللہ لہ عز وجل اربعۃ فی الدنیا الصدق فی القول والاخلاص فی العمل
والرزق کالمطر والوقایۃ من الشر واربعۃ فی الآخرۃ المغفرۃ العظمی والقربۃ الزلفی و
دخول جنۃ الماوی واللحوق بالدرجۃ العلیا

برای صدق ورزق وسلامت وغیرہا

جو شخص چاہے کہ مجھی صدق فی القول کی عادت پڑے وہ قرأت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر
مداومت کرے اور اگر چاہے کہ رزق مثل باران کی برسے تو قرأت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت
رکھے اور اگر شر مردم سے سلامت رہنا چاہے تو قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑھا کرے اور اگر جلب خیر
ورزق وبرکت کا خواہاں ہو تو اسپر مداومت کرے بسم اللہ الرحمن الرحیم الملک الحق المبین
ھو نعم المولی ونعم النصیر اور سورۂ واقعہ وسورۂ یٰس پڑھا کرے رزق مثل باران کے آئیگا اور
اگر یہ چاہے کہ اسکو ہر ہم سے کشادگی اور ہر ضیق سے مخرج اور رزق بے گمان دے تو استغفار کو لازم
پکڑے اور اگر یہ چاہے کہ خوف وفزع سے امن میں رہے تو یوں کہے اعوذ بکلمات اللہ التامات
من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون اسکی بعد دوسری نے

المفظان اردت کذا فافعل کذا بہت سے اوراد ذکر کیے ہیں جنکی اصل حدیث سے ثابت ہے ان کا
ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تھا اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے معتبر ہیں

برای دخول بر سلطان جائر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سے ڈرتا ہو تو یہ پڑھے الذین اٰمنوا وعلی ربھم یتوکلون
الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ
ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسھم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ
ذو فضل عظیم یہ پڑھنا واسطے اس کام کے مجرب ہے ولِلّٰہ الحمد

برای عدم جوع وعطش

دوام قرأت سورۂ لایلاف واسطے اس کام کے مجرب ہے دمیری کہتے ہیں وقد جربت ذلک مرارا وصح

برای تجارت

سورۂ شعرا کو لکھکر موضع تجارت میں لٹکا دے بیع وشرا بکثرت ہونے لگے گی

برائے خوف تلف

سورۂ قصص کو لکھکر اوس شخص پر لٹکا دینا جسپر خوف تلف کا ہے موجب امان ہے دمیری نے کہا وھو من لطیف مجرب

برائے دردسر

امام شافعی کہتے ہیں گھر میں بعض بنی امیہ کی ایک ڈبہ چاندی کا مقفل بزر ملا اسکی اوپر لکھا تھا
شفاء من کل داء اوسکے اندر یہ کلمات تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ
ان اللہ بالناس لرؤف رحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
اسکن ایھا الوجع سکنتک بالذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما

من احد من بعده انه كان حليما غفورا شافی گئے ہیں فما احتجت معه الی طبیب قط باذن الله
تعالی فانه هو الشافی یہ دلیل ہے اسپر کہ امام صاحب نے اس جگہ عمل فقط وجادت پر کیا اسقدر اجازت کا ذکر نہ

ایضا برائے صداع

ایک ورقہ سفید پر لکھکر اسکو محل صداع پر چپکا دے باذن اللہ درد سر دور ہو جائیگا دمیری کہتے
ہیں ہو صحیح مجرب د م ہ ج ل ہ

ایضا برائے صداع

ان حروف کو ایک چوب یا مکان پاک میں لکھکر ایک مسمار سے حرف اول کو سبک دابے اور
یہ آیت پڑھے الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعله ساکنا وله ما سکن فی اللیل والنهار
وهو السمیع العلیم اگر صداع نہ ٹھیری تو پھر مسمار کو خوب زور سے دابے اسپر بھی نہ جاے تو ایک حرف
سے طرف دوسری حرف کے نقل کرے یہانتک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہے کہ کسی نہ کسی حرف
پر او سکون ہو جائیگا وہ حروف یہ ہیں اح اک ح ع ح ام ح اور جگہ مسمار کی بیاض ہے
دمیری کہتے ہیں جرب ذلک مرارا وجعها قولك ه

انی حملت الیک کل کریمة	حوراء من حظ المتیم ما حنت
فاوائل الکلمات منها مقصدی	لصداع راس یا فتی قد جربت

فصل برائے رغبت در اوامر و نفرت از منہیات

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہے بسیار گفتن لا حول ولا قوة الا بالله ونفی واثبات کلمہ
توحید وضرب آن بر قلب بشد و مد و خواندن سورہای معوذتین صبح و شام مفید این معنی ست و اکثار
این کلمہ مع معوذتین بعد از نماز صبح و مغرب یازدہ یازدہ بار برائے حفظ از مکائد نفس و
ابلیس نافع ست

برای عفو جرائم وحسن عاقبت

اکثار استغفار و ذکر کلمہ طیبہ و تلاوت آیة الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب ست۔

برای سہل شدن سکرات موت

مداومت آیة الکرسی و سورہ اخلاص۔ و برای دفع عذاب قبر سورہ تبارک بعد از نماز عشا قبل
از خفتن در حدیث آمدہ و ہمچنین خواندن سورہ دخان مروی ست

برای حفظ آبرو و حرمت

اسم یا عزیز چہل و یک بار خواندہ بر روی خود دمیدن وقت صبح و ہر وقتی کہ ارادہ رفتن نزد حاکم باشد مجرب ست

برای حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروہات دنیا

سی و سہ آیت بعد از نماز شام باید خواند واگر فرصت نباشد آیة الکرسی دہ بار بوقت صبح و
یا حفیظ دو ہزار بار خواندہ حزب البحر درین باب مجرب ست

برای دفع شر اعدای دنیوی

وقت بے وقت و بے قید طہارت و عدد و شرائط دیگر مداومت این دعا مجرب ست و وقت
خواندن این دعا صورت اعدا در خیال آوردہ سنگ بر سینہ آنہا زند بسیار مجرب ست اللهم انا
نجعلك فی نحورهم ونعوذ بك من شرورهم و خواندن سورہ تبت و سورہ فیل برای دفع اعدا نیز مجرب ست

دعاء کرب

برای مشکلات و صعوبات دنیوی دعاء الکرب بے طہارت و وضو و بے قید عدد درین باب
مجرب ست و دعا این ست لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب العرش العظیم سبحان الله
و رب السموات السبع و رب العرش العظیم اللهم انی اسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك
والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة

لی من حوائج الدنیا والاخرۃ الا قضیتہا یا ارحم الراحمین انتہیٰ میں کہتا ہوں یہ ذکر دعا حصن حصین
میں موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے

درود برای وظیفۂ دوام

درود با این صفت اگر ہر شب باشد والا شب جمعہ صد بار ورد است باید کرد اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی والہ وبارک وسلم وبہترین استغفار سید الاستغفار است در وقت خفتن با ملاحظہ معانی باید خواند انتہیٰ

برای حفظ از آفات دارین

کتاب قوت القلوب میں مسبعات عشر کو اس کام کے لیے لکھا ہے قبل طلوع و قبل غروب آفتاب کے اسکو پڑھنا چاہیے ہر ذکر کو سات بار پڑھے (۱) فاتحہ (۲) سورہ ناس (۳) فلق (۴) اخلاص (۵) کافرون (۶) آیۃ الکرسی (۷) کلمہ تمجید (۸) یہ درود اللہم صل علی محمد عبدک وحبیبک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی ال محمد وبارک وسلم (۹) یہ دعا اللہم اغفر لجمیع المومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع الدرجات یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین (۱۰) اللہم یا رب افعل بی وبہم عاجلا واجلا فی الدین والدنیا والاخرۃ افعل بنا ما انت اہلہ ولا تفعل بنا ما نحن لہ اہل انک غفور جواد کریم ملک رؤف رحیم

نوع دیگر

سید جلال الدین بخاری فرماتے ہیں اگر فرصت نہو تو بجای مسبعات عشر کی اس دعا کو سات بار ہر دن ایک بار مع بسملہ پڑھ لیا کرے اللہم انت ربی لا الہ الا انت رب العرش الکریم علیک توکلت وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ماشاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن اشہد ان لا الہ الا اللہ اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل

شیء علما واحصی کل شیء عددا اللہم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم انتہیٰ میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب اعظم میں قدرے تفاوت کے ساتھ ہے

فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمہ اللہ تعالیٰ

برای جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت

بسم اللہ کا بعدد حروف جمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑھنا واسطے امور مذکورہ کی نافع و مجرب ہے

برای محبت و مودت

بسملہ کو ۷۸۶ بار پڑھکر ایک آب پر دم کرکے پلادے شارب کو محبت شدید ہو جائیگی

برای خصب زرع و حصول برکت

ایک ورقہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الخ لکھکر زرع میں دفن کردے وہ جملہ آفات سے محفوظ رہیگی

برای زندگی اولاد

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الخ لکھکر اپنے پاس رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اسکی اولاد زندہ رہیگی دیربی کہتے ہیں وقد جربت ذلک وصح واللہ علی کل شیء قدیر

برای ہلاک دشمن

اس جدول بسملہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکھے اور بجای فلان کے نام دشمن کا رکھے پھر جلتیت و ثوم احمر سے دھونی دیکر قریب آگ کی دفن کردے جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ لگنے پاوے ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا اور عامل سامنے اللہ کی مطالب ہوگا پھر اس دعا کو اوس وقت پر پڑھے اللہم انی اسئلک باسمک الاعظم وھو بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت من خشیتہ القلوب ان تصلی وتسلم علی سیدنا

محمد وعلی آلہ وصحبہ ان تقضی حاجتی فی فلان اللھم ان کنت تعلم انہ یرجع عما ھو فیہ فاعد
ہ وفقہ وان کنت تعلم انہ لا یرجع فانزل علیہ بلاءک وسخطک وغضبک واہلکہ یا قائم
یا قہار یا قادر یا مقتدر یا اللہ اس دعا کو سات بار پڑہکر سات سو بار دعا کرے ظالم ظلم سے باز آ ئیگا
یا سریعاً ہلاک ہو جائیگا فاتق اللہ فی ذلک کذا ذکرہ البونی فی شمس المعارف الکبری صورت وفق بسملہ یہ ہے

بسم	الله	الرحمن	الرحيم	فلان
الله	الرحمن	الرحيم	فلان	بسم
الرحمن	الرحيم	فلان	بسم	الله
الرحيم	فلان	بسم	الله	الرحمن
فلان	بسم	الله	الرحمن	الرحيم

دوسری ترکیب اسکی بونی نے کتاب الرقیم
میں یوں لکھی ہے کہ اسکو لوح رصاص پر
لکھکر اور نام مطلوب وسط جدول میں رکھکر
دن جمعہ کی جس ساعت میں چاہے زم
آگ سے حلتیت ولبان کا بخور کرے آگ سے
علیحدہ رکھے ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا فاتق اللہ ایھا الفاعل واعلم ان العفو اعظم الوسائل
زروق رحمہ نے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنی میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کی قدرے متفاوت
ہیں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کندہ کراکے حلتیت وزرنیخ سرخ سے دہونی دے واللہ اعلم
اندریہ لکھا ہے وایاک ان یلحق النار الخاتم فیھلک فتحاسب بین یدی اللہ تعالی

برائی سوختن جن

آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے پھر فاتحۃ الکتاب ومعوذتین وآیۃ الکرسی و
سورہ صافات وآخر سورہ حشر وسورہ طارق پڑہے وہ آگ میں باذن خدا جل جائیگا دیربی
نے کہا مجرب صحیح معمول بہ مرارا واللہ علی کل شیء قدیر

برائی حسن حال

غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسملہ پڑہکر یہ دعا کرے اللھم یا محول الاحوال حول حالی الی

احسن الاحوال بحولک وقوتک یا عزیز یا متعال وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم
وہ شخص اوس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہیگا جربت وصحت وللہ الحمد ذکرہ ابو المیسر القطان عن الشیخ میرداشرح

برای جای خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف
بعض کے ہو پھر اونپر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑہتے ہوے کھینچے پھر یوں کہے
ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم وحفظا من کل شیطان مارد وحفظا ذلک
تقدیر العزیز العلیم وحفظناھا من کل شیطان رجیم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ حفیظ علیھم وما انت علیھم
بوکیل ان کل نفس لما علیھا حافظ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پھر تین بار یا حفیظ کہے پھر یا حافظ احفظنا
اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا بکنفک الذی لا یرام پھر تین بار یا اللہ یا رب العالمین
کہکر خاموش ہو جاے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یا ربیعہ ومضر
داخل ہوگی تو بھی ان کو نہ دیکھیگی اور نہ ضرر دیگی اور نہ ایذا پونہچائیگی بلکہ اسے اونکو اوس سے
مخفی رکھیگا وقد جرب ذلک مرارا واللہ علی کل شیء قدیر

براے ہلاک عدو

اکتالیس کنکری لیکر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورہ یس پڑہکر ایک ایک کنکری کو ایک
مغاک لطیف میں رکہکر بہ نیت ونام معمول لہ نماز جنازہ پڑہکر مٹی سے توپ دے وہ جلد ہلاک ہو جائیگا
ذکرہ الشیخ ابو الفضل بن یعقوب وقد جربہ القائل وصح عندہ

وھو تتمہ

برای محموم یعنی تپ زدہ

ایک تاگا کتان کا لیکر اوس پر سورہ الم نشرح پڑھے ہر کاف پر گرہ لگائے یہ نو گرہ ہوویں بائیں ہاتھ
پر محموم کے فوق کوع باندہ دے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائیگا وقد جرب وصح

برای امن مکان

سورہ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم مین لکھکر اندر گھر وغیرہ کے دفن کر دی وہ موضع مامون
رہیگا جب تک کہ یہ ظرف اسمیں باقی ہی۔ وذلک مشہور مجرب

برائے دفع دشمن

نماز فجر مین الم نشرح رکعت اولی میں اور سورہ فیل رکعت ثانیہ میں پڑھنے سے دشمن کا موتھ
اسکی طرف سے پھر جائیگا اور کوئی رستہ اسکو اسکی طرف نہ ملیگا سنوسی نے کہا من لا زم
ذلك لا يصل اليه يد عدا ته غزالی رح نے اسکو ایک جماعت صلحاء اصحاب خلوسی با وجود
سہولت دوام کے نقل کرکے کہا ہے وھذا صحیح مجرب لا شك فيه

ختم سورہ انعام

برکت اس سورت جلیل کی ظاہر ہے فضیلت اوسکی نصر علی الاعداء و ہلاک اعداء مین مشہور
ہے کثرت سے اس سورت کو پڑھے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پھر بعد فراغ کی
دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا میں لکھی ہے اور بعض لوگ اسکو واسطے شفاء
مریض کے اہم بار ترکیب خاص کی ساتھ پڑھتے ہیں سنوسی نے کہا ہی کہ واسطے وجع مفاصل و
سائر امراض کے اس سورت کو لکھکر پی لے اور بدن پر ملی تخفیف ہو جائیگی انتہی

برای ویرانی باغ وخانہ دشمن

سورہ نحل کو لکھکر دیوار یا باغ میں لٹکا دی سارا باغ بے برگ وثمر ہو جائیگا اور جس گھر میں

لٹکائی جائیگی ایک سال کے اندر ایسی احوال حادث ہونگی کہ ساری اعداء او جز جائمین کے
فليتق الله فاعلها ولا يعملها الا الظالم یہی خاصیت سورہ نمل کی اسی ترکیب کے ساتھ ہی کہ
دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اسکی لکھکر لٹکانی سی ہو جاتی ہی فاتق الله ولا تعمله الا المستحقة

برای کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑھے حسبی الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم
اللہ تعالی اوسکے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کریگا صادق ہو یا کاذب اسکا ذکر بحوالہ
حدیث پہلے ہو چکا ہے دیربی کہتے ہین قف على هذا واعتبر فان كثيرا من الاذكار متوقفة
على الصدق والحضور وقد عمت الرحمة في هذا الذكر دون سائر الاذكار وحصلت به
الكفاية من الهموم الدنيوية والاخروية لمن وفقه الله وان لم يكن له قدم في التوكل فهذه
نعمة لا يقدر قدرها ولا يقام بواجب شكرها فلله الحمد والشكر كذا ذكره السنوسي في
مجرباتہ میں کہتا ہوں اسکا پڑھنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں
آیا ہی اور میں ہمیشہ اسکو پڑھا کرتا ہوں بے شبہہ یہ مجرب ہی مجھکو بخوبی اسکا تجربہ حاصل ہو چکا ہی
وبالله التوفيق اگرچہ اسکی سند حدیث میں قدری تکلم ہی لکن تجربہ اسکو صحیح بتاتی ہے۔

برای اذہاب خوف وفزع وہم وغم وحزن

بعد بسملہ کے درود لکھکر آیت اولی سورہ آل عمران کی لکھی یعنی ثم انزل عليكم من بعد الغم امنة
نعاسا يغشى طائفة منكم الی قولہ الصدور دوسری آیت سورہ فتح کی محمد رسول الله تا آخر سورہ
پھر انکو اپنے پاس رکھی جمیع احوال مین برکت ہوگی اور اعداء پر نصرت ملیگی ہر غم وہم دور ہوگا
جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہیں ہر دو آیت مین ساری حروف معجم
جمع ہین انکو ایک پاک برتن مین لکھکر دہن ورد زیت طیب یا شیرج سی محو کرکے دماغ و

وطلوع وحرازو ثاٰلیل وقروح پر طلا کردی جلد باذن خدا زائل ہو جائینگی کما جرب مرارًا
سنوسی نے کہا مجرب صحیح

برای حرز از خوف وفزع از راہزنان

محمد بن سیرین رح نے اسکا ایک قصہ بیان کیا ہی یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی انکو رات میں پڑہیگا وہ ہر درندہ و دزد سی اپنی جان و مال واولاد میں محفوظ رہیگا دیربی کہتے ہیں انکا نام آیات الحرس والحرز ہے ویقال ان فیہا شفاء من مائۃ داء مثل الجنام والبرص ومنافعہا لا تعد ولا تحصی انتہی امین کہتا ہوا ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بہی واسطی زوال اثر سحر وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں انکو گنکر لکھدیا ہی اور شرجی نی حکایت مذکور بطولہا نقل کی ہی اور اس رسالی میں طرف اوسکے اشارہ گذر چکا ہی وللہ الحمد۔ محمد بن علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ میںنے انکو ایک شیخ مفلوج پر پڑہا تہا اللہ تعالے نے انکی برکت سی اسکا فالج دور کردیا وھی حجاب عظیم وحرز جسیم ومن قرأھا عند جبار اٰمن من شرہ بعض عارفین نے کہا ہی انکے ہمراہ یہ آیت بہی اضافہ کرلے والٰھکم الہ واحد الآیہ واول سورہ حدید تا قولہ بذات الصدور اور آخر سورہ توبہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

برای رفع مصیبت وازالہ کرب وہم

جوف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہکر رو بقبلہ ہوکر اس درود کو ہزار بار پڑہے اللھم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد صلوۃ تحل بہا عقدتی وتفرج بہا کربتی وتنقذنی بہا من وحلتی وتقیل بہا عثرتی وتقضی بہا حاجتی اللہ تعالی اوس مصیبت نازلہ کو بہت جلد دور کردیگا فشد یدیک علی ھذہ الذخیرۃ فمنافعہا کثیرۃ قال السنوسی فی مجرباتہ انتہی

وینبغی للعاقل اللبیب ان یکثر من الصلوۃ والسلام علی النبی الحبیب فان ذلک مجلب لکل نفع ودفع لکل ضر دنیا واخری وباللہ التوفیق

دوا ہم وغم

شعرانی رح نی منن کبری مین فرمایا ہی شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نی مجھکو یہ حدیث سنائی اور مجھکو اوسکا تجربہ بہی ہوا قال روینا بالسند المتصل الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب مالی اراک حزینا فقلت ھو ذاک یا رسول اللہ قال فمر بعض اھلک یؤذن فی اذنک فانہ دواء لکل ھم قال علی ففعلت ذلک فزال عنی انتہی امین نی اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابو الحسن فرحون مالکی میں بہی دیکہا ہے کہ انہوں نی اسکو بسند متصل روایت کیا ہی اور کہا ہی جربتہ فوجدتہ صحیحا کما جربہ جمیع رجال سندہ فوجدوہ کذلک ولو قدر ان احد الطعن فی سندہ کان العمل علی التجربۃ انتہی وللہ الحمد

برای عزل ظالم

اپنے گہر مین شب جمعہ کو بعد نماز عشا کے طہارت پر داخل ہوکر ہزار بار یہ درود پڑہی اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم ہر سو بار درود کی اول یوں کہی یا اللہ استجیر بک من فلان بن فلانۃ فخذ لی حقی منہ وہ شخص معزول ہوجائیگا اگر والی ملک ہی اور اسپر ویل نازل ہوگا یہ صحیح ومجرب ہے

برائے ہلاک عدو

تین دن روزہ رکہی ذی روح کو اور جو اس سی نکلتا ہے نہ کہائے تیسرے دن ایک ہزار ڈلی نمک کی لیکر ہر ڈلی پر سورہ تبت یدا بغیر بسملہ ایک بار پڑہی یہانتک کہ سو بار تمام کری اور ہر

کے اول ایک بار دعا مانگی اسی طرح تمام الف تک کری پھر ایک سفید جنڈی میں لپیٹ کر جائے باہر کسی اونچی جگہ میں پھینک دی وہ فی الفور ہلاک ہو جائیگا مجرب صحیح لا شك فيه فاتق الله تعالى فيه لانه من الاعمال الجليلة المهلكة في الوقت والساعة دیربی نے کہا جرب وصح واعلم انه كما يستجاب لك يستجاب عليك ہلاک اوسکا موقوف ہی اذابت ملح پر اور رجوع عزیمت اول مین سو بار کے پڑہی جاتی ہے وہ یہ ہے اللهم اهلك عدوي فلان بن فلانة كما اهلكت اعداء الانبياء والمرسلين واقهر فلان بن فلانة في هذه الساعة اللهم يا قاهر يا ذا البطش الشديد يا فعالا لما يريد اللهم اهلك عدوي فلان بن فلانة بحق سورة تبت يدا وبحروف تبت يدا وبكلمات تبت يدا اللهم بسر انبيائك وبسر حبيبك محمد عليه افضل الصلوة والسلام وبسر قهر جلالك وبحق اسمائك انك قلت وقولك الحق ادعوني استجب لكم انك لا تخلف الميعاد يا قاضي الحاجات يا مجيب الدعوات يا قادر يا قاهر انك على كل شيء قدير

ختم قرآن شریف

بعض علمانی کہا ہے ختم القران لقضاء الحاجة مجرب لا شك فيه وان قرأه على هذا الترتيب كان اسرع للاجابة دن جمعے کے اول بقرہ سی آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سی آخر توبہ تک اتوار کو اول سورہ یونس سی آخر سورہ مریم تک پیر کو طہ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سی آخر ص تک بدھ کو زمر سی آخر رحمن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کری سجدی مین جاکر اللہ تعالی سی اپنی حاجت مانگی وہ باذن اللہ پوری ہوگی ایک طریقہ ختم کا پہلے بھی اس رسالی مین مفصلاً گذر چکا ہے

سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک سورہ ہل اتی سورہ بروج بعض اہل علم نے کہا ہے من داوم على قراءتهن صباحا ومساء نجي من جميع الآفات ولهذا سميتهن المنجيات

برای نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑہیگا وہ آگ دوزخ سے آزاد ہو جائیگا اوسنے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کر لیا ذکره اليافعي وابن عربي واوصى بالمحافظة عليها لکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تہا کہ یہ حدیث کیسی ہے من قال لا اله الا الله سبعين الفا فقد اشترى نفسه من الله صحیح ہی یا حسن یا ضعیف ساوسکی جواب مین لکہا اما الحديث المذكور فليس بصحيح ولا حسن ولا ضعيف بل هو باطل موضوع لا تحل روايته الا مقرونا ببيان حاله انتهى هكذا قاله النجم الغيطي وعقبه بقوله لكن ينبغي للشخص ان يفعلها اقتداء بالسادة وامتثالا لقول من اوصى بها وتبركا بافعالهم انتهى میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے پہر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہی اکثار ذکر پر اس بنیاد پر کثرت اس ذکر کی بے شبہہ افضل اذکار ہو سکتی ہی گو تعیین عدد ثابت نہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر مر جاتا ہے یا یہ کلمہ آخر کلام اوسکا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا ولله الفضل والمنة

برای امن از سوء خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑہے ہر رکعت میں فاتحہ وآیۃ الکرسی واخلاص ومعوذتین ایک بار سلام پہیر کر دس بار درود پڑہکر تین بار یوں کہی اللهم اني استودعك ديني فاحفظه علي في حياتي وعند مماتي وبعد وفاتي ذكره الدميري في حياة الحيوان الكبرى مین کہتا ہوں اسکو سنوسی نے بہی اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے لکن اس ترکیب سی کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلنا دو بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑہے پہر سجدے میں دعای مذکور مانگے لکن لفظ دعا کا نزدیک انکی یوں ہی اللهم اني استودعك ديني وايماني فاحفظهما علي في

حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی پھر کہا ہی کہ ہی شفاء للصدر والسقیمۃ قال بعض العارفین

یا اللہ ممن یتکلم بالمواھب الربانیۃ والعلوم اللدنیۃ من داوم علی ھاتین الرکعتین امن

من سوء الخاتمۃ بفضل اللہ تعالی انتھی اسی کے مثل وہ روایت ہی جو حکیم ترمذی سے

منقول ہی کہ اونھوں نی رب العزت کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمۃ کا کیا

فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں ۴۱ بار بعد نماز فجر قبل صبح یوں کہا کر یاحی یا قیوم

یا بدیع السموات والارض یاذا الجلال والاکرام نور قلبی بنور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ

انتھی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئی ہیں اگرچہ یہ ترکیب

بعینہ وارد نہیں ہے وللہ الحمد

برای التباس امر

امام یافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اسکا معلوم نہو اور چاہے کہ معرفت

اسکی حاصل ہو تو نماز عشا پڑھکر پہلوی راست پر روبہ قبلہ لیٹ کر سورہ واللیل و والضحی و

الم نشرح سات سات بار پڑھکر یوں کہی اللھم اجعل لی من امری فرجا ومخرجا سات بار

پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص آکر اسکو کہدیگا کہ مخرج کذا وکذا ہے۔

برای سکون دریا

وقت ہیجان بحر وتلاطم امواج کی ان حروف کو لکھکر دریا میں ڈالدی وہ ساکن ہو جائیگا

کھیعص ق الرحم ن انتھی ذکرہ الغزالی بعض نی کہا ہی کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں

الر کھیعص طس حم ق ن وجمعہ بعضھم بقولہ۔ طس سمعک النصیحہ عبدالرحمن بن

عوف ان حروف کو لکھکر اموال ومتاع میں رکھدیتے تھے اور بعض علما وقت رکوب بحر کے

ف

انکو یہ بیتی بھی پوچھا تو کہا ماتلیت فی موضع من بحر اوبر الاحفظ تالیھا فی نفسہ مالہ داثن النلف والغر

حزب البحر

یہ دعا ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور

میں کہتی ہیں بعض مشائخ راسخین نی کہا ہی ان التاثیر موقوف علی الاجازۃ والاستیذان

ومن لم یستاذن فھو کالقاصد لجواز البحر من غیر سفینۃ پھر کہا ہی کہ اس حزب کی لیے ایک

اعتصام واختتام ہی انتھی۔ دعاء مذکور مع اعتصام وغیرہ معروف ومشہور ہی۔ شعرانی رح نے

کتاب منن کبری میں نقل کیا ہی وسمعت سیدی علی الخواص رح یقول ایاک ان تبتدع لک

وردا فان الحق تبارک وتعالی لایجالس عبدہ الافیما شرعہ نبیہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

ولما اعترض بعض الفقراء علی حزب سیدی ابی الحسن الشاذلی رح المسمی بحزب البحر قال

للشیخ واللہ لقد اخذتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حرفا بحرف انتھی فان کنت

یا اخی من اہل ھذا المقام فابتدع لک حزبا والافیما ورد فی الشریعۃ غنیۃ من ذلک انتھی

برای عین ونظرہ

یہ وہی عزیمت ہی جو گذر چکی عزمت علیک ایتھا العین الی اخرھا مگر اسکا شروع یوں ہے

بسم اللہ ولا بلاغ الا باللہ ۳ بار پھر فاتحہ پھر یہ دعا آمین تا گا نا ہی ہیں اگر کم یا زیادہ ہوا

تو نظر ہے والا فلا میں نی اسکا تجربہ بارہا کیا ہمیشہ صحیح ومجرب پایا وللہ الحمد

تعویذ تپ

اسکو لکھکر بازو پر محموم کے باندہ دی باذن خدا جلد صحت ہو جائیگی یہ وہی دعا ہے جسمیں ام ملدم

آیا ہے اور قول جمیل سی نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بارہا آئی ہی وللہ الحمد

ایضا برائے حمی

آیات تخفیف کو لکھکر باندھ لی جلد اچھا ہو جائیگا ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ یرید اللہ

يخفف عنكم وخلق الانسان ضعيفا الآن خفف الله عنكم وعلم ان فيكم ضعفا انسى بهلي بسم الله
اور آخر مین درود لکھی اور اگر اس آیت کو زیادہ کردی تو اور بھی احسن ہے قلنا یا نار کونی بردا
وسلاما علی ابراهیم اور اس آیت کو بھی اضافہ کری ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون
وقوله تعالی وان یمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان یمسسك بخیر فهو علی كل
شیء قدیر اور ذکر اسکا مجملاً پہلے بھی ہو چکا ہے

حجاب الفرنار والتوابع

یہ ایک حجاب عظیم ہے مثل اسکی ذخائر مین نہین ملتا بارہا اسکو کیا صحیح پایا و لله الحمد ماہ سوم یا پنجم
یا ہفتم مین لکھی اور طلس حروف سی بچے اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور اسکو تر عتیق مین
مثل حجاب کے لٹکا دی پہلے بسم الله لکھی، ۷۵ بار پھر صلے الله علی محمد ۴۴ بار پھر لا اله الا الله چالیس بار
پھر محمد رسول الله ۷۴ بار پھر آمنت بالله ۵۰ بار پھر واعتصمت بالله ۵۳ بار پھر حسبی الله ۸۷ بار
پھر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۴۳ بار پھر لا حول ولا قوة الا بالله ۴۴ بار پھر آیة الکرسی تا خالدون
پھر لله ما فی السموات وما فی الارض تا آخر سورہ تمام وکمال

برای رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو ان الله یمسك السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده انه كان حليما
غفورا۔ وقیل یا ارض ابلعی ماءك ویا سماء اقلعی وغیض الماء لکھکر سر شخص مرعوف کی رکھکر
ان آیات کو یہ ہکر یون کہی کف یا ایها الرعاف بحق الواحد القهار العزیز الجبار اسکو دیر نی ز مجرب کہا ہے

برای قوت جماع

سبز پتی پودینے کی لیکر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے مقوی
مجرب صحیح ہے۔

برای شئے ضائع شدہ

یا حفیظ ایک سو اونیس بار بغیر زیادت ونقصان پڑھکر یون کہہ انها ان تك مثقال حبة
من خردل فتكن فی صخرة او فی السموات او فی الارض یأت بها الله ان الله لطیف خبیر اسکو
بھی ایک سو اونیس بار پڑھے الله تعالی اس ضالہ کو پھیر لائیگا اور ضائع ہونے سی محفوظ رکھیگا
صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شئے کے سورہ والضحی پڑھتی تھے
وہ شئ انکو ملجاتی تھی وقد تقدم البیان فی هذه الرسالة

برای شناخت دزد

دو آدمی آمنے سامنے بیٹھکر ایک ابریق کو ساباتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکھیں
اور سورہ یس ؔ وجعلنی من المکرمین تک پڑھین اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق کو گردش ہوگی
ورنہ اسکا نام مٹا کر دوسرے شخص متہم کا نام لکھیں واحدا لعبد واحد جسکے نام پر ابریق چکر
کھائے وہی سارق ہے وذلك مجرب صحیح وقد جرب وصح

برای طرد بق وبرغوث ونمل وموش

چار پرچے کاغذ پر لکھکر اوس جگہ چپکا دے جہان یہ چیزیں ہوں یس والقرآن ص والقرآن
ق والقرآن لو انزلنا هذا القرآن لئن لم تنتهوا لنرجمنكم وليمسنكم منا عذاب اليم اذهب
ایها البق والبرغوث والنمل باذن الملك الحق وبالف لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم
پھر ان اوراق کو لبان ذکر کے حصے سے بخور کرے

فصل اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ الله تعالی

برای درازی عمر وحفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورۂ توبہ کو لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم

حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت
وھو رب العرش العظیم دن یا رات مین پڑھیگا اوس دن نہ مریگا نہ مقتول ہوگا نہ کوئی
زخم آہن اوسکو لگیگا قرطبی نے اسکو کنز الابرار مین روایت کیا ہی یہ روایت جب بعض صالحین
کو پونہچی اپنی بیماری مین اوسکو پڑہنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہفتاد سالہ تہا وہ
ہمیشہ اسکو پڑہتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب اللہ نے اوسکا مرنا چاہا حضرت کو خواب
مین دیکہا فرمایا کب تک تو ہم سے بہاگتا رہیگا اوسنے آیت کا پڑہنا چہوڑدیا وہ مرگیا فسبحان
من یمحو ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

برای جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سے متعلق ہو یا کسی شے گم شدہ سے اوز رجا ہے کہ اجتماع
حاصل ہو تو صدق نیت سے یون کہے اللھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف
المیعاد اجمع بینی وبین کذا وکذا اللہ قادر ہے ہر شے پر درمیان اسکے اور اوس شخص کے
اجتماع بخشیگا وھو عجیب جدا وفیہ سر لطیف لارباب الجمع بعد الفراق ولمن یرید الجمع
بین فنون العلم والتمکن فی جمیع المقامات والاحوال الشریفۃ وباللہ التوفیق

برای قوت بر طاعت

ایک پارچہ ابریشم سفید پر نام خدا دو دفعہ لکہے اور محمد رسول اللہ ۳۵ بار اور الحمد للہ ۳۵ بار
بعد نماز جمعے کے لکہے اللہ اوسکو قوت طاعت و بر پر بخشیگا اور ہمزات شیاطین سے کفایت
کریگا اور جو شخص اس کتابت کو اپنے پاس رکہیگا اوس کی ہیبت لوگون کے دلون مین
ہوگی اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اوس مین نظر کریگا اور حضرت پر
درود بہیجیگا وہ حضرت کو کثرت سے خواب مین دیکہیگا

برای رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار پڑہکر تین بار یون کہے
یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل ارنی وجہ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو حضرت کی رویت ہوگی

برای حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ و گزندہ

آیۃ الکرسی اور سہ آیت سورہ اعراف ان ربکم اللہ تا محسنین و صافات تا لازب و سورہ رحمٰن
تا سنفرغ لکم ایہا الثقلان الی قولہ فلا تنتصران پڑہے ان سب آفات سے محفوظ رہیگا یہ انس
ابن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خواہ دن مین پڑہے یا رات مین وھو مجرب صحیح عجیب جدا

برای اقبال خلق

یا ایہا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسیٰ تا وجیہا والقیت علیک محبۃ منی
یحبونہم کحب اللہ والذین آمنوا اشد حبا للہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس
واللہ یحب المحسنین او من کان میتا فاحیینٰہ تا کذلک زین فلما راینہ اکبرنہ تا
ملک کریم وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی
من الذل وکبرہ تکبیرا ان آیات کو کثرت سے پڑہنے مین سارا جہان اسکی طرف متوجہ ہوجائیگا
اور اسکو دوست رکہیگا وھو سر عجیب جدا

برای دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آبیٹھے جو گران گذری تو چپکے سے اس آیت کو پڑہے وہ جلد اٹھ جائیگا
تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون یومئذ
یصدر الناس اشتاتا انفروا خفافا وثقالا

برای حل معقود

سورۂ بقرہ کو ایک برتن میں لکھکر اور پانی میں دہوکر بعد غسل بدن کے اوس سے نہاوے
بحکم خدا حل ہو جائیگا وھو عجیب

برای ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کی بحالیکہ وہ سوتی ہو ہاتھ سے مسح کری اول حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم میں کیوں نہو پہر تین باریوں کہی اللھم ان کنت خلقت خلقا فی بطن ھذہ المرأة فکونہ ذکرا واسمیہ محمد بحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین ھذا من الفوائد المجربۃ

برای عرق النسا

ایک الیہ گوسفند اعرابیہ لیکر اسکا روغن طیار کری اور اسکے تین حصے بنائے ہر دن نہار منہ ایک حصہ پی لی سنوسی کہتے ہیں وھو مجرب صحیح من غیر تراخ وقد استعمل لاکثر من اربعین رجلا فبرؤا بیوکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم یہ علاج ایک حدیث مرفوع میں بھی آیا ہے۔

براے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر باریوں کہی اللھم یا غنی یا کریم اغننی بحلالک عن حرامک وبفضلک عمن سواک اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورا کری ختم ہونے کی پہلے عبد الرحمن ثعلبی استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کی رو بہ قبلہ ہوکر کرتے تہی جب تک پڑہ نہ لیتی کسی سی بات نہ کرتی وہ کہتے میں وجدت برکتہ سنوسی نی کہا فداوم علی ھذا تجد برکتہ فالقلیل مع التجربۃ وھو عجیب جدا رزقنا اللہ رزقا حلالا لا اثم فیہ ولا تباعۃ بمنہ وکرمہ

براے قضاء حاجت

ابو عبد اللہ مغربی نے کہا ہے میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا میری ایک حاجت ہے میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جسکو کچھ حاجت ہو وہ سجدی میں باشارہ

سبابہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہی اسکی دعا قبول ہوگی رواہ الغافقی عن ابی اسحاق ابراھیم بن شیبان اور حدیث میں آیا ہی من دعا بدعوة یونس علیہ السلام استجیب لہ ترکیب اسکے ختم ودعا کا پہلے اس رسالے میں گذر چکا ہے

برای تفریج ھم وکربت

جسکو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا ہو تبہی وہ ان کلمات کو لکھکر آب رواں میں ڈالدی اسکا درد و ہم کو دور کریگا بسم اللہ الرحمن الرحیم من العبد الذلیل الفقیر الی المولی الجلیل ربی انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اللھم بحرمۃ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکشف ضری وھمی وفرج عنی غمی یہ عمل منجملہ فوائد مجربہ کے ہی ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ ان کلمات کو کہی اللھم انی اسالک خوف العاملین لک وعلم الخائفین منک ویقین المتوکلین علیک اسکے کہنے سے فرح ہم قرۃ عین طول فرح ہوگا سنوسی نے کہا کل ذالک مجرب بسہولۃ انتہی

برای حفظ از احتلام

سوتی وقت وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ النَّجْمُ الثَّاقِبُ إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ تک پڑہی پہر کہی صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وکذب الشیطان وحدہ اوسکو احتلام ہوگا اسیطرح اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکہیگا تو بہی احتلام سے بچا رہیگا

آیات شفاء

ان آیات کو لکھکر استعمال میں لائے سنوسی کہتی ہیں قد استعملتھا رجل بلی بھذا المرض فکتبت لہ الآیات وشربھا ایاما فبرئ وتدھن بھا ایاما فبرئ ولم یبق بہ اثر وینبغی کاتبھا ان یتیقن الشفاء ببرکۃ کلام اللہ وکلام رسولہ لان اللہ یعطی الاجر علی مقدار نیۃ صاحبھا وھی۔ ویشف صدور قوم مومنین قل ھو للذین امنوا ھدی وشفاء وشفاء لما فی الصدور وننزل من

القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنين یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه شفاء للناس و اذا مرضت فهو یشفین ۔ وقد مرض ولد لبعض الصالحین بالحمی فاعیا الاطباء داؤه فرأی ابوه رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم فی النوم فشکا له مرض ولده فقال له صلی اللہ علیه واله وسلم این انت من ایات الشفاء فکتبها له ابوه فی اناء وسقاها الولده فبرئ فی الحین نسأله سبحانه وتعالی الشفاء لنا ولکم من هول اللدین بجاه رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته انتهی میں کہتا ہوں کہ یہ حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور ذکر ان آیات کا بیشتر ہو چکا مجھکو بھی تجربہ انکا شفاے مرض میں حاصل ہو چکا ہے ولله الحمد

برای استحصال خیرات دارین

اسماء الٰہی مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہیں اپنا ورد روزانہ مقرر کری یا اللہ یا سمیع یا علیم یا سریع یا واسع یا عدل یا علی یا عظیم یا متعال یا عزیز یا غفور یا باعث یا فعال یا رافع یا معید یا معبود یا مانع یا نافع یا جامع یا بدیع سنوسی کہتی ہیں ومن الذخائر النفیسات من ذکر هذه الاسماء کل یوم عند طلوع الفجر سبعا وسبعین مرة وکانت من حملة ورده یری برکتها من الخیرات فی دینه ودنیاه ونفسه اشیاء عجیبة حتی لا تکاد همته تتعلق باحد من الخلق وسخر اللہ له الخلق بجستهم له وهی عشرون اسما وهو عجیب انتهی ۔

برای رویت حبیب زندہ یا مردہ

پاک لباس سفید و فراش پاک پر علیحدہ اہل خانہ سے سوئے پہلے دو رکعت نماز پڑھے رکعت اولی میں بعد فاتحہ سورۂ والشمس وضحاہا سات بار دوسری رکعت میں بعد فاتحہ واللیل اذا یغشی سات بار پھر سلام پھیر کر بقدر طاقت درود پڑہی اور یہ خاتم لکھکر نیچے سر کے

ا	ل	م	ص
ل	م	ص	ا
م	ص	ا	ل
ص	ا	ل	م

رکھ کے سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہوگی وہ ظاہر ہوگا خاتم یہ ہے … اور اگر یہ مطلب ہو کہ خواب میں غائب کو دیکھی اور معلوم کری کہ وہ مردہ ہی یا زندہ یا اس سی کچھ سوال کرنا چاہے تو وقت خواب کے وضو کر کے جامۂ پاک پہن کر فراش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کری اور سات بار والشمس وضحہا اور سات بار واللیل اذا یغشی اور سات بار والتین اور سات بار قل ہو اللہ پڑہے پھر کہی اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل به علی اجابة دعوتی اگر پہلی رات کچھ دیکھی تو فبہا ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضرور ہی کچھ معلوم ہوگا اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنوسی کہتی ہیں انہ مجرب صحیح

برای زیادت عمر و وقایت از سوء خاتمہ و نصر بر دشمن و وسعت رزق

صبح و شام میں تین بار یہ کلمات کہا کری سبحان اللہ ملء المیزان ومبلغ العلم ومنتهی الرضوان وزنة العرش

حفیظہ

جو شخص اسکو سات بار سفر میں کہکر ہاتھ سی چہار طرف اشارہ کریگا وہ ہر برائی سی محفوظ رہیگا اگر سامان وصندوق میں اسکو لکھکر رکھدیگا تو چوری سی امن میں رہیگا اللہ حفیظ لطیف قدیم ازلی حی قیوم لا ینام

برای تسلی از زن غیر میسر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہو اور اس سی نکاح کرنے پر قدرت نہو سکی اور یہ چاہے کہ اس سی متسلی ہو اور اسکو بھول جائی تو ان حروف کو ہتھیلی پر لکھکر نہار منہ چاٹ لی یا برتن میں لکھکر پی لی تین دن ایسا ہی کری اسکو بھول جائیگا اب ق ال د ول د ر ک م پھر آیت پڑہی الیوم ننساکم کما نسیتم لقاء یومکم هذا فنسی ما قدمت یداه ولقد عهدنا الی ادم من قبل فنسی ولم نجد له عزما کذلک ینسی فلان بن فلانة کذا وکذا انشاء اللہ تعالی پھر خطرہ اسکا دل میں نہ آئیگا مجرب

برای زوال حب

جس شخص پر غلبہ شہوات جسمانیہ کا ہو وہ ایک ظرف نظیف میں ہر وہ نام اللہ تعالیٰ کا جسمیں حرف یار تحتانیہ منجملہ اسمار حسنے کے آیا ہی جیسے حلیم قدیر علیم علی عظیم رحیم عزیز کریم لکھکر نہار موغر سات دن تک پی لی اسکی دل میں جوش محبت باذن خدا سرد پڑ جائیگا۔

برای انجاح حاجت

جب واسطی کسی کام کے کسی کے پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جاوی اللہ تعالیٰ اس حاجت کو آسان کردیگا ولما دخلوا من حیث امرھم ابوھم ماکان یغنی عنھم من اللہ من شیءٍ الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا اسکو سات بار پڑھے

برای حفظ ودیعت ومتاع

جب چور اور ہر موذی سے بچانا اپنی سامان کا منظور ہو تو بسم اللہ الخ لکھکر یہ دعا اسمیں رکھدی باذن خداوہ ودائع وامتعہ سارق ولص و ہر موذی سی محفوظ رہینگے یا حفیظ لا ینسی و یا من نعمہ لا یحصٰی و یا من لہ العروۃ الوثقٰی و یا من لہ العزۃ والثنا یا من لہ الاسماء الحسنٰی احفظ کذا و کذا بما حفظت بہ الارض والسماء الحجات ظہری فی حفظ ذلک الی الحی القیوم فانک قلت وقولک الحق فی کتابک المنزل انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم انتہی

برای صلح بین الزوجین

اس آیت کو لکھدی وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما وقولہ یصلح لکم اعمالکم وقولہ وان امرأۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا فلا جناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا والصلح خیر وقولہ عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ

برای تسہیل ولادت

ایک پاک برتن میں یہ آیات لکھی کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا وقولہ لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیءٍ وھدی ورحمۃ لقوم یومنون۝ کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ اذا السماء انشقت واذنت لربھا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیھا وتخلت پھر اسکو پانی سے محو کرکے پلادے اور کچھ پانی شکم وناف پر چھڑک دی باذن خدا جلد بچہ پیدا ہو جائیگا اسی طرح لٹکانا شب یمانی کا بائیں ران پر سرعت ولادت کی لیے بحکم خدا نافع ہے

ایضا برای تسہیل ولادت

د	ط	ب
ج	ہ	ز
ح	ا	و

ان کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر عورت کے باندھ دے اسکو بعض اہل علم نے مجرب صحیح کہا ہی مجھکو اسمیں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہی کہ ان حروف میں کوئی امر خلاف شرع نہو اسلیے کہ نہ معنی انکے معلوم ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لیکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان علماء عاملین کا ہی جو شرک وبدعت سی ظاہرًا بمراحل دور تھی امید ہوتی ہی کہ موافق حق ہوں وقد جرب وصح باذن اللہ تعالیٰ واللہ اعلم ولہٰذا اس رسالی میں حروف واعداد وادفاق کا ذکر کرنا یکقلم موقوف رکھا ہی اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ شائع سی اختیار کیا ہے

برای تپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ من کل ما یعرض لہ باذن اللہ قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم فارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین۝ او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا الی قولہ قدیر اسکو لکھکر گلے میں محموم کی لٹکا دی انشاء اللہ تعالیٰ صحت ہو جائیگی

برای دفع جن

اس آیت شریف کو لکھ کر مجنون پر لٹکا دی باذن خدا جن بھاگ جائیگا لو انزلنا هذا القرآن على جبل لرايته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا اله الا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم ۝ قل اوحي الي تا شططا ۝

برای دفع وسوسۂ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان وسواس شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے یا الله الرقيب الحفيظ الرؤف الرحيم يا الله الحي الحليم العظيم الرؤف الكريم يا الله الحي القيوم القائم على كل نفس بما كسبت حل بيني وبين عدوك وبالله التوفيق وصلى الله على سيدنا محمد عدد ما احاط به علمك واحصاه كتابك هذا آخر ما ذكره السنوسي رح

فصل بیان میں اذکار و ادعیہ ماثورہ کے کتاب عدة الحصن الحصين سے بروایات مرفوعۂ صحیحہ ۔ اللهم حققنا بذلك

دعای صبح و شام

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ۳ بار بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شيء في الارض ولا في السماء وهو السميع العليم ۳ بار اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق ۳ بار قل هو الله احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ۳ بار اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيي وبك نموت واليك النشور وقت شام کے اليك المصير کہے اللهم اني اسألك العفو والعافية في ديني ودنياي واهلي ومالي اللهم استر عورتي وآمن روعتي اللهم احفظني من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتي ۷ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك و

له الحمد وهو على كل شيء قدير ۱۰ بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا ۳ بار يا حي يا قيوم برحمتك استغيث اصلح لي شاني كله ولا تكلني الى نفسي طرفة عين اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علي وابوء بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت حسبي الله لا اله الا هو عليه توكلت وهو رب العرش العظيم ۷ بار سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ۔ و بار سبحان الله الحمد لله لا اله الا الله الله اكبر سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله ولا شريك له لا اله الا الله له الملك وله الحمد لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله ہر سہ قل سوای کافرون رات کو تین بار پڑھکر دم کرکے ساری بدن پر ہاتھ پھیری اور آیة الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے استغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه ۳ بار سوتی وقت فاتحہ و سورہ اخلاص و کافرون پڑھکر سوئی جب جاگی کہے الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور بستر پر کروٹ لی تو کہے لا اله الا الله الواحد القهار رب السموت والارض وما بينهما العزيز الغفار دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لا اله الا الله ما قدير ولا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا ذا الجلال والاكرام يا ارحم الراحمين لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين اسم اعظم الله لا اله الا هو الاحد الصمد الذي لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد اللهم احسن عاقبتنا في الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة

ادعیۂ بلا قید صبح و شام

برای ہم و غم و حزن لا اله الا الله العظيم الحليم لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموات ورب العرش الكريم توكلت على الحي الذي لا يموت والحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا يا حي يا قيوم برحمتك استغيث اللهم رب جبرئيل وميكائيل

واسمٰعیل وآل ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق عافنی ولا تسلطن احدا من خلقك علی بشئ لا طاقة لی به
اللّٰھم اکفنی بحلالك عن حرامك واغننی بفضلك عمن سواك سبحان الله وبحمده عدد خلقه و
رضا نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته اللّٰھم اغفر للمؤمنین والمؤمنات اللّٰھم انا نعوذبك من
جھد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء اللّٰھم انی اسئلك المعافاة والعافیة
فی الدنیا والآخرة اللّٰھم اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ۔

ختم حصن حصین

شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعی رح متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نے بلایا تھا وہ بھاگ کر اس کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے حضرت کو خواب میں بجانب دست راست بیٹھا دیکھا فرمایا تو کیا چاہتا ہے عرض کیا میرے اور مسلمانوں کے لیے دعا کیجیے حضرت نے ہاتھ اٹھا کر دعا کر کے ہاتھ موںھ پر پھیرا شب پنجشنبہ کو یہ واقعہ ہوا شب یکشنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے تفریج کرب مسلمین فرمائی ۷۹۱ھ میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا دروازے شہر کے پتھروں سے چن دیے گئے تھے رسد آب ودانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان ومال پر خوف تھا ہاتھ واسطے دعا کے طرف آسمان کے مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا اور خلق کو لوٹ چکے تھے اس کتاب کی برکت سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے ع اِن نابكَ الامرُ المهولُ + اذكر الٰه العالمینا
واذا بغی باغٍ علیك + فذ وتك الحصن الحصینا + یہ کتاب تالیف کے دن سے اس دم تک شرقا و غربا وظیفہ اہل علم میں ہے اسکی تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اسکی دعوت کا بعض علماء راسخین سے اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت پر درود بھیجے شب یکشنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کر کے روز یکشنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوے پہلے دن اول کتاب سے کیفیت صلوۃ تک پڑھے دوسرے دن وہاں سے تا آخر الاذکار یا کوثرۃ تمرۃ تیسرے دن

فصل الادعیۃ التی ھی غیر مخصوصۃ تک چوتھے دن تا آخر کتاب پھر اول کتاب سے شروع کرے اور ہر چار دن میں پورا کرے حصص مذکورہ پر خواہ یہ ختم ایک بار کرے یا سات بار یا چالیس بار اور یہ تمام ہے اجابت میں لیکن ساتھ حضور دل اور یقین اجابت کے اور حروف علامات کو انہیں حرکات سے جو اسامی اصلیہ میں واقع ہوئے ہیں پڑھے حال اس کتاب کے شروح کا اتحاف النبلاء میں لکھا ہے اس کتاب کا ایک ملخص ہے جو خود جزری رح نے کیا ہے اور اسکا نام عدۃ الحصن الحصین رکھا ہے اسمیں التزام روایات صحیحہ قویہ کا کیا ہے فی الحال وہ ملخص حسب فرمایش میرے طبع ہونیوالی ہے ملحق بقرآن شریف اگر کسی سے ختم اصل کتاب کا نہو سکے تو پھر اسی ملخص پر اکتفا کرے انشاء اللہ تعالی منافع بیشمار اور رفع کرب وبلایا میں اثر عظیم پائیگا میرا جہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو تھا حصن حصین کو ایک بار ختم کیا وہ بھی بلا رعایت اس دعوت کے اللہ نے مجھکو صحیح سالم مکہ معظمہ پہنچا دیا ولله الحمد والمنة

دلائل الخیرات

یہ کتاب ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رح کے صیغہای صلوۃ میں تالیف ہے اور اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نے اسکے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہے لیکن اکثر لوگ اسکی شیوخ سے لیتے ہیں اور ایک ہفتہ میں اوسکا وظیفہ ختم کرتے ہیں مولف رح نے چودہ برس خلوت میں عبادت کی ایک خلق کثیر نے انکے ہاتھ پر توبہ کی تھی انکی کرامات مشہور ہیں شارح دلائل محمد مہدی لکھا ہے
وکان واقفا عند حدود الله عاملا بکتاب الله وسنة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم توفی مسموما فی صلوۃ الصبح اما فی السجدۃ الثانیۃ من الرکعۃ الاولی او فی السجدۃ الاولی من الرکعۃ الثانیۃ سادس عشر ربیع الاول عام سبعین وثمانمائة ثم بعد سبع وسبعین سنة من موته نقل من سوس الی مراکش فدفنوه بریاض العروس منها ولما اخرجوه من قبره فوجدوه کهیئته یوم دفن ولم تبدل الارض ولم یغیر طول الزمان من احواله شیئا واثر الحلق من شعر راسه ولحیته ظاهر کحالة یوم موته فکان

قریب عہد بالحلو وقبرہ بمراکش علیہ جلالۃ عظیمۃ ومھابۃ کبیرۃ وسطوۃ ظاھرۃ والناس یزدحمون علیہ
ویکثرون من قراءۃ دلائل الخیرات عندہ وثبت ان رائحۃ المسک یوجد من قبرہ من کثرۃ صلوتہٖ
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وطریقتہ شاذلیۃ ولکلام کثیر فی الطریق انتھی ملخصاً من شرحہ المسمی
مطالع المسرات ھکذا وجدت بخط سیدی الوالد المرحوم حسن بن علی الحسینی البخاری القنوجی
رحمہم اللہ تعالیٰ والد مغفور کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل اللہ رحؒ سے حاصل تھی اس
قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں جیسے جواہر مضیئہ اور شفاء الاسقام وغیرہ لیکن شہرت وقبول میں
یہ کتاب مشار الیہ ہے اسمیں شک نہیں ہے کہ صیغ ماثورہ کی قراءت افضل واکمل ہے صیغ غیر ماثورہ سے اگرچہ
انمیں صیغ صحیحۃ المعانی فصیحۃ المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہے تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب
نزل الابرار میں ہے میں نے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قراءت کیا تھا بعض الفاظ اس کتاب
کے ہرچند ماؤل ہوں لائق اسقاط کے ہیں جیسے کہ قندیل عرش اللہ ونحوہا قاری کو چاہیے کہ
عوض انکے الفاظ ماثورہ اختیار کرے تاکہ ضیق خلاف سے عافیت میں رہے وباللہ التوفیق۔

برای دفع سحر وحرز از شیطان ودزدان ودرندھا

الٓمّٓ ذٰلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ ومما رزقناھم
ینفقون والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اولئک علی
ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات
وما فی الارض من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعلم ما بین ایدیھم وما خلفھم ولا یحیطون بشیء
من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہ حفظھما وھو العلی العظیم لا اکراہ فی
الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی
لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم اللہ ولی الذین اٰمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور والذین کفروا

اولیاؤھم الطاغوت یخرجونھم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون للہ ما
فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملٰئکتہ
وکتبہ ورسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر
لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا لھا ما کسبت وعلیھا ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ
ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق
والامر تبارک اللہ رب العالمین ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ انہ لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد
اصلاحھا وادعوہ خوفا وطمعا ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما
تدعوا فلہ الاسماء الحسنی ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد للہ الذی
لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتالیات ذکرا ان الھکم لواحد رب السموات والارض وما بینھما ورب المشارق انا زینا السماء الدنیا
بزینۃ الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملا الاعلی ویقذفون من کل جانب
دحورا ولھم عذاب واصب الا من خطف الخطفۃ فاتبعہ شھاب ثاقب فاستفتھم اھم اشد خلقا ام
من خلقنا انا خلقناھم من طین لازب یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار
السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای اٰلاء ربکما تکذبان یرسل علیکما شواظ
من نار ونحاس فلا تنتصران لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ
وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم یتفکرون ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم

هو الله الذی لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما فی السموات والارض وهو العزيز الحكيم قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدی الی الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا

تمت

اس رسالہ میں باب اول سے تا آخر باب پنجم جو آیات و ادعیہ و اعمال لکھے گئے ہیں صورت انکی اجازت کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہے کہ آیات کتاب عزیز و احادیث سنن مطہرہ کے لیے اعمال و استعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہے اسلیے کہ اللہ و رسول کا کلام حسب مقصود و کام کے لیے عمل میں آئیگا بہمراہ رعایت آداب و حسن اعتقاد کے اثر کامل عاجلاً و آجلاً بخشیگا مسند الاجازت تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بنص حدیث ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ رواہ مالک فی الموطا مرسلاً ثابت ہے اور یہی حدیث اجازت استعمال و اعمال سنن پر بھی دلیل ہے بلکہ جتنے احادیث صحیحہ دربارہ اعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں اور کتب حدیث مین لکھی ہوئی ہیں وہ سب دلیل ہیں اسی اجازت پر حدیث جابر میں مرفوعاً آیا ہے خیر الحدیث کتاب اللہ و خیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الخ رواہ مسلم اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہے فعلیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا و عضوا علیہا بالنواجذ الحدیث رواہ احمد و اہل السنن الا النسائی یہ نص ہے تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہے عمل بالحدیث پر اور حدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہے یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاہلین رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلاً اس حدیث میں حاملان علم قرآن و حدیث کو عدول ٹھیرایا ہے اور نشان انکی عدل کا یہ فرمایا کہ وہ

نافی تحریف و انتحال و تاویل ہیں پس جس عالم میں یہ وصف موجود ہوگا وہ زبان نبوت سے عدل معدول ہے اور جب وہ عادل ٹھیرا تو اسکا عمل سراپا اثر و نصفت ہوگا و للہ الحمد الحاصل قرآن و حدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمے کی حدیث میں آئی ہے اسکے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے یا لکھنے میں وہ تاثیر ہر دم موجود ہوتا ہے اور ہمکو حکم ہے کہ جو بات ہمکو حضرت سے پہنچی ہم اسکو دوسرے تک اسی طرح بلا کم و بیش پہونچا دیں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا و وعاہا و اداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ و رب حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ الخ رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل و رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ والدارمی عن زید بن ثابت دوسرے لفظ انکے یہ ہیں نضر اللہ امرأ سمع منا شیئا فبلغہ کما سمعہ فرب مبلغ اوعی لہ من سامع رواہ الترمذی و ابن ماجۃ و رواہ الدارمی عن ابی الدرداء ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ امر شامل ہے ہر امر و نہی و موعظت و ذکر و دعا و عمل کو و لہذا حدیث ابن عمرو میں آیا ہے بلغوا عنی ولو آیۃ رواہ البخاری اور جو شخص کسی کو کسی طرح کا نفع پہنچائے اسکو خیر الناس کہا ہے اسلیے جو فوائد و منافع دار فانی و دار آخرت کی آیات و احادیث سے صحیح و ثابت ہوئی ہیں انکو اس جگہ لکھا گیا اور بجا آوری ابلاغ کی عمل میں آئی ہے ع دلو تیرا ز گنج مقصود نشان گر نمانہ رسیدیم تو باری برسی علاوہ اسکے علمای محدثین میں اتصال سند و اجازت کتب سنن کا طریقہ قدیماً و حدیثاً مروج رہا تو ہمکو اجازت کتب صحاح و سنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلۃ العسجد میں لکھی گئی ہے باقی وہ اعمال جو مشائخ طریقہ سے اس جگہ نقل کیے گئے ہیں منجملہ انکی ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری کے ہے انھوں نے یہ تجرید ہجری مین لکھی ہے شرجی اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سن کتاب سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و شفاء قاضی عیاض و سلاح المؤمن و مشکوۃ المصابیح و احیاء العلوم

وغیرہ ذلک میں نام انکا ضمن سند میں آتا ہی اسلیے اعمال جو انکی کتاب سے لکھی ہیں داخل دائرہ اجازت ہیں اور جو
اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں انکی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہی اور وہ اعمال جو
مرزا مظہر جانجاناں سے نقل کیے گئے ہیں وہ غالبًا موافق قول جمیل یا موافق بعض احادیث ہیں الا ما شاء اللہ تعالی اور جو
دو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کیے ہیں انکی اجازت مجھکو نہیں ہی لیکن وہ بھی دائرہ اذن سے باعتبار
اخذ کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتے ہیں اور جس صورت میں کہ تعامل اعمال کتاب و سنت کا بلا اجازت خاصہ
جائز ہے تو اعمال وعزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہی گو اجازت نہو ہاں اتنی بات درکار ہی کہ شیخ کا مرتبہ معلوم
ہو اور طریقہ مقررہ پر وہ عزیمت عمل میں لائی جاوی ورنہ جب احتیاط و رعایت آداب کی طرف سے عازم و
معمول لکی نہیں ہوتی ہی تو پھر عمل کتاب و سنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ قصور اپنی طرف کا ہی نہ دوسری
طرف کا اس رسالہ میں جسقدر اعمال لکھی گئی ہیں غالبًا وہ مجربات ہیں قدماء علماء و مشائخ نے انکا تجربہ کیا ہی اور بعض کا
تجربہ مجھکو بھی حاصل ہوا ہی اور ایسے اعمال جنکے تجربے کا حال معلوم نہیں ہی وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آسکتے
ہیں اسلیے انکا ذکر ترک کردیا اسی طرح وہ تعاویذ و تعالیق و اوفاق وعزائم جنکی صورت شرعی موافق
ظاہر سنت کی نہیں تھی گو نفس الامر میں جائز العمل و دافع الخلل ہوں انکو بھی چھوڑ دیا ہی اصح الصحیح و
النفس نفیس و روح الروح کو اس جگہ ضبط کیا ہی میں ان ادعیہ و اعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد
و احفاد کو ذکرانا و اناثا دیتا ہوں کہ وہ اوقات حاجات میں ان اعمال کو اپنی لیے اور اپنی اولاد کے لیے
ضرور عمل میں لایا کریں یا جب کسی مسلمان کو طرف انکی حاجت ہو اسکے لیے یہ عمل کردیا کریں کہ خیر الناس
من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و قیمت سمجھیں انشاء اللہ تعالی برکات و منافع عجائب انکو ظاہر ہونگی
و باللہ التوفیق و ھو المستعان و خیر رفیق و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی
خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین روز یکشنبہ وقت نیم روز ایک ہفتہ کے اندر یہ رسالہ ۱۹ صفر سنہ ۱۳۰۵ ہجری
کو ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی ان ختم اللہ بغفرانہ فکل ما لاقیتہ سہل

تمت